ملن
لیکن جن کا ملن اوپر والے نے لکھا ہو، وہ مل کر ہی رہتے ہیں!
ناولز کلب
از وریشہ آفریدی
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

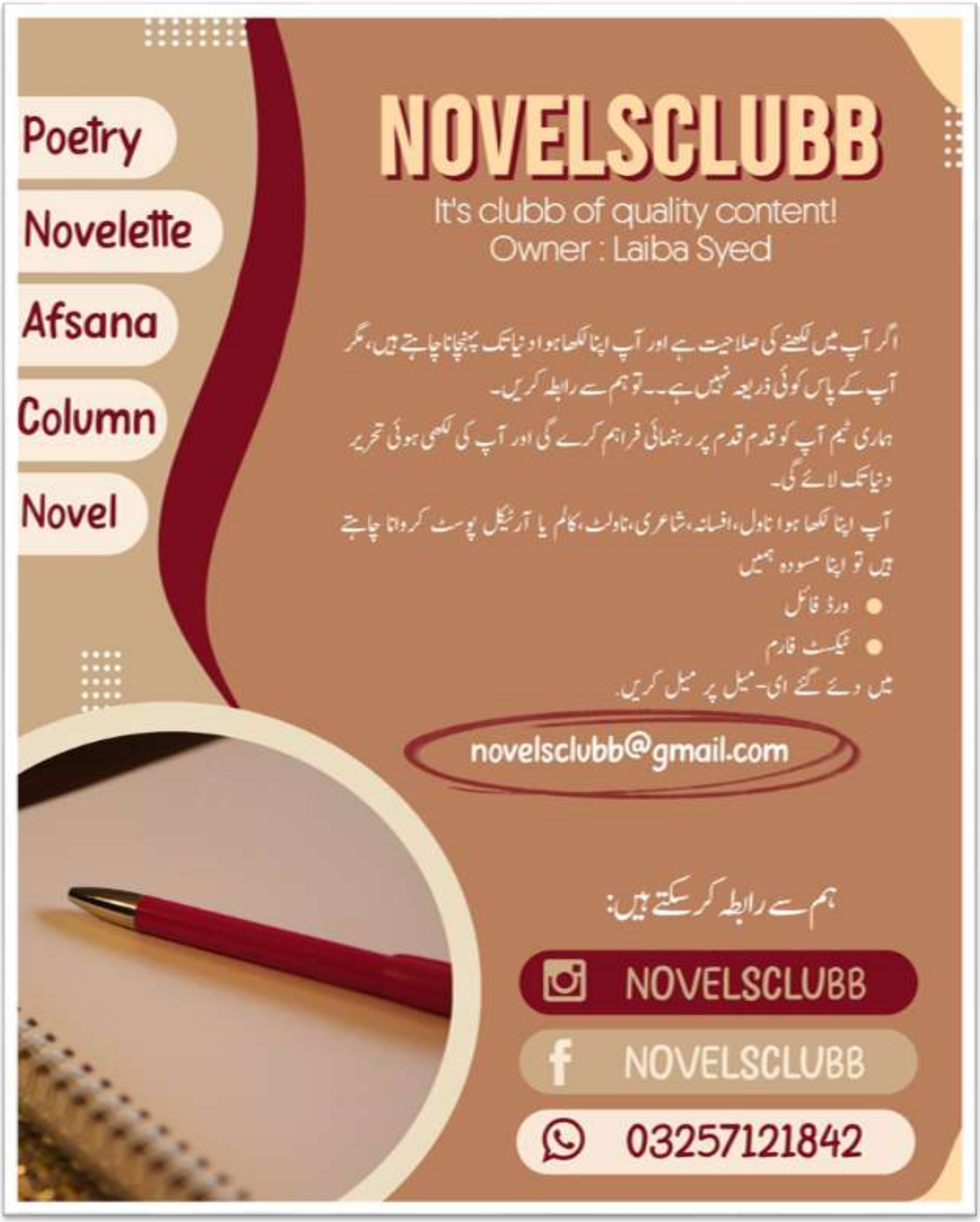

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

ملن

از قلم

وریشہ آفریدی

www.novelsclubb.com

ملن

معمول کی طرح آج بھی زمان صاحب کے گھر خاموشی کا راج تھا زمان صاحب کی بیوی کچن میں کھڑی ناشتہ بنانے کی تیاری کر رہی تھی اور ان کی بڑی بیٹی زہرا ابھی ابھی کچن میں آئی تھی دوپٹہ اسکارف کی طرح چہرے کہ گرد پھیلا ہوا تھا ایسا لگتا تھا نماز پڑھ کہ آئی ہے۔

زہرا کو غور سے دیکھو تو وہ ایک پیاری لڑکی ہے کالی آنکھیں، لمبی تیکھی ناک، بھرے بھرے ہونٹ، اور سفید رنگت۔

"امی آپ جائے نور کو اٹھائیں میں باقی کا ناشتہ بنالونگی "

زہرا نے ماں کو دیکھ کر کہا اور چولہے کی جانب بڑھ گئی۔ماں نے اسے شکر گزار نظروں سے دیکھا اور مڑ گئی۔اب ان کا رخ اوپر کی جانب تھا جہاں نور اور زہرا کے کمرے تھے۔

اوپر آکر وہ نور کے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی جو دائیں جانب تھا دروازہ کھول کہ وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی سامنے ہی نور کمبل سر تک تانے بے خبر سو رہی تھی۔ کیونکہ نورالعین وہ لڑکی تھی جو چاہے دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے وہ اپنی نیند پوری کرے گی۔

" یہ لڑکی بھی نہ کوئی فکر نہیں ہے اسکو کالج جانا ہے لیکن نہیں نیند تو اسکی پوری نہیں ہوتی۔ "

سیدہ بیگم اسکے قریب جاتے جاتے خود کے ساتھ بڑبڑا رہی تھی۔

نور آٹھ جاؤ کالج نہیں جانا؟ سیدہ بیگم نے اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن نہیں اس پر کوئی اثر "

" ہی نہیں ہوا

(ڈھیٹ نہ ہو تو)

" نور آٹھ جاؤ نہیں تو میں تمہارے ابا کو بلاوں؟؟ "

اور یہ دھمکی واقعی کام کر گئی کیونکہ گھر میں واحد ایک ابا ہی تھے جن سے وہ ڈرتی تھی۔

امی اٹھ رہی ہوں ناں اس طرح سے کون اٹھاتا ہے؟" نیند میں ڈوبی آواز، سرخ آنکھیں "

رات دیر تک جاگنے کی وجہ اور صبح جلدی اٹھنے کا)

اثر)

" امی ایسے کیا دیکھ رہی ہیں؟ "

نور میں نے تمہیں کتنی دفعہ منع کیا ہے کہ رات دیر تک نہ جاگا کرو۔اپنی آنکھوں کو دیکھو کیا " حال کر لیا ہے۔"

ماں نے اسکی آنکھوں کو دیکھا جو نیند پوری نہ ہونے سے لال ہو رہی تھی۔۔۔

" اچھا اچھا نہیں جاگوں گی امی آپ جائے میں کالج کے لئے ریڈی ہو جاؤ۔ "

نور نے جان چھڑانے کی کوشش کی تھی۔

"اچھا جلدی آجانا ناشتہ تیار ہو چکا ہو گا۔ "

ماں کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ باتھ روم میں گھس چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

" اسلام علیکم۔۔ "

نور کالج کے لئے تیار ہو کر نیچھے ناشتے کے لئے آچکی تھی اور اب اپنی کرسی پہ بیٹھ کہ سب کو سلام کر کے ناشتہ کر رہی تھی سب نے سر کے خم سے سلام کا جواب دیا تھا۔معمول کی طرح آج بھی ناشتے کی ٹیبل پہ خاموشی تھی۔

سب سے پہلے زمان صاحب اٹھے تھے۔اور دروازے کی طرف بڑھ گئے اور نور کو بلند آواز سے اپنے پیچھے آنے کا کہا۔

"نور بچے جلدی ناشتہ کر کے آو لیٹ ہو رہے ہیں۔ "

ہاں ابا بس ابھی آئی"۔ "

جلدی جلدی ناشتہ کر کے وہ باپ کے پیچھے بھاگی تھی۔

کالج پہنچنے تک وہ خاموشی سے گاڑی میں بیٹھی تھی کھڑکی سے باہر نظر آنے والے منظروں کو دیکھتی رہی۔

گاڑی کے کھڑکی سے صبح صبح کے منظروں کو جی بھر کے دیکھنا اسکا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

جیسے ہی وہ لوگ کالج پہنچے نور نے جلدی سے گاڑی سے اتر کر باپ کو خدا حافظ کہا اور کالج کے اندر داخل ہو گئی۔

اندر داخل ہوتے ہی سامنے اسکی کزن جو کہ اسکی دوست بھی ہے کھڑی اسکے انتظار میں ملی۔ وہ دونوں ہمیشہ ایک ساتھ کلاس کے اندر جاتی تھی۔

" اتنی دیر کیوں کر دی آنے میں نور میں کب سے انتظار کر رہی تھی اور کلاس بھی بس شروع ہونے والی ہے "

وہ دونوں سلام دعا کے بعد اب کلاس کے اندر جا رہی تھی مائدہ اس سے دیر سے آنے کی وجہ پوچھ رہی تھی

گھر کے حالات پوچھ رہی تھی۔۔

وہ اسے ہلکے پھلکے جوابات دے رہی تھی۔۔۔

جیسے جیسے وہ دونون دور ہوتی گئی انکی آوازیں سرگوشیوں میں بدلنے لگی۔

www.novelsclubb.com

زمان اور کمال دو ہی بھائی تھے ان کا تعلق پٹھان خاندان سے تھا رہتے بھی پشاور کے ایک پوش علاقے میں تھے اور دونوں کے گھروں میں اتنا فاصلہ نہیں تھا۔ بڑے کمال صاحب تھے جبکہ چھوٹے زمان صاحب ان دونوں کی شادیاں خاندان میں ہی ہوئی تھی۔ دونوں بھائیوں کے بیچ بہت محبت تھی زمان عالم کی دو بیٹیاں تھی زہرا زمان انکی بڑی بیٹی جو خاموش طبع اور اپنے کام سے کام رکھنے والی اور جسکی بات بچپن سے اپنے ماموں زاد سے طے تھی۔

اور دوسری "نورالعین زمان تھی، بہت گہری ایک پہیلی جیسی، جیسے سلجھاتے سلجھاتے تمہاری انگلیاں الجھ جائیں"۔

وہ فلحال کالج کے سیکنڈ ایئر میں تھی۔۔۔

جبکہ ارمان صاحب کے دو بیٹے اور ایک بیٹی، سب سے بڑا بیٹا مصطفیٰ کمال "جو کھلی کتاب تھا جیسے تم جب چاہے پڑھ سکتے ہو" جو کے گریجویشن کرنے کے بعد باپ اور چچا کا بزنس سمبھال رہا تھا

--

اس سے چھوٹا حمدان کمال سب سے ملنے جلنے والا پیارا سا۔۔۔یونیورسٹی کے سیکنڈ لاسٹ سیمیسٹر میں تھا اور سب سے چھوٹی مائدہ کمال حسین، خاموش اور ضرورت کے وقت ہی کچھ بولنے والی نور کا کہنا تھا کہ وہ پتھر دل ہے اس پر کسی چیز کا اثر ہی نہیں ہوتا۔۔۔جو نور العین کے ساتھ ہی کالج میں پڑھتی تھی۔۔۔

نور العین چلو جلدی آو حمدان لالا آ گئے ہونگے لینے

مائدہ اسے کہہ رہی تھی جو نجانے اب کس کے ساتھ کھڑی ہو گئی تھی۔

لیکن نور نے تو مائدہ کو ایسے نظر انداز کیا جیسے اسکا کوئی وجود ہی نہیں۔۔۔

نور چل رہی ہو یا میں جاؤ۔مائدہ نے آخری بار کہا لیکن نور پہ اثر نہیں ہوا۔

او کے فائن میں جا رہی ہوں۔مائدہ نے اسے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔جیسے ہی وہ گاڑی میں بیٹھی حمدان کے بجائے مصطفیٰ کو دیکھ کہ حیران ہو گئی۔کیونکہ وہ اس وقت عموماً اپنے آفس میں ہوتا ہے

مصطفیٰ لالا آپ۔۔مائدہ نے زرا حیران ہو کے پوچھا۔

ہاں وہ حمدان کو کچھ کام پڑ گیا تھا اور میں ویسے بھی گھر جا رہا تھا سر میں درد تھا تو حمدان نے کہا تم لوگوں کو بھی پک کرلوں۔۔نورالعین کہاں ہے۔مصطفیٰ نے تفصیل سے بتا کہ آخر میں نور کا پوچھا تھا۔

وہ آرہی ہے۔۔لو آگئی۔۔مائدہ نے اسے کالج کہ گیٹ سے باہر نکلتے دیکھا تو کہا۔

مصطفیٰ نے اسے دیکھا سفید کالج کا یونیفارم پہنے لمبا چادر اوڑھے وہ گاڑی کی طرف آرہی تھی ۔آنکھوں پر سورج کی کرنیں پڑنے سے اسکی نیلی آنکھیں چمک رہی تھی۔۔۔

نور جیسے ہی گاڑی میں بیٹھی حمدان کے بجائے مصطفیٰ کو دیکھ کے خون کھول اٹھا تھا۔

اس نے مصطفیٰ کو کچھ نہیں کہا ہاں مائدہ کی طرف ایسے دیکھا جیسے ابھی کھا جائیں گی اسکو۔۔

مائدہ تم نے تو کہا تھا حمدان لینے آئے گا۔۔۔اس نے مصطفیٰ کو ایسے نظر انداز کیا جیسے کوئی شخص گاڑی میں بیٹھا ہی نہیں۔

وہ ان کو کوئی کام تھا تو اس لیے مصطفیٰ لالا آ گئے لینے

مائدہ نے اسے ڈرتے ڈرتے بتایا تھا کیونکہ جانتی تھی اسکی مصطفیٰ زرا سے نہیں بنتی۔۔

مصطفیٰ ان دونوں کو اگنور کر کے گاڑی سٹارٹ کر کے مین روڈ پر لا چکا تھا۔

ہاں بڑا آیا لینے والا۔۔نور نے منہ چڑھا کر کہا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی گاڑی اور اسے نظر انداز کرنے لگی تھی۔۔۔

یہی تو وہ کرتی تھی۔ جسے پسند نہ کرتی ہو اسے نظر انداز کرنا اور کسی کو نظر انداز کرنے سے بڑی اور کون سی سزا ہے؟؟

گاڑی میں خلاف معمول خاموشی تھی ورنہ جہاں نور العین اور مصطفیٰ ہو وہاں لڑائی نہ ہو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔لیکن شاید اس خاموشی کی وجہ نور العین کا تھکنا تھا اور مصطفیٰ کا سر درد۔

اور مائدہ تو ویسے بھی خاموش ہی رہتی تھی۔

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تو نور العین خیالوں سے جاگی اس نے مائدہ کو سوالیہ دیکھا کہ کیا ہوا ہے۔

مائدہ نے اسے ایسے دیکھا جیسے اسکا دماغ چل گیا ہو۔

کیا ہوا گھر آ گیا ہے اترنا نہیں ہے؟ مائدہ نے اس سے کہا اور اسے دیکھا۔

نورالعین نے ایک دم ادھر ادھر دیکھا تو وہ لوگ گھر کہ سامنے کھڑے تھے۔

اووو۔۔۔زبان سے بے اختیار اووو نکلا۔

اس نے مائدہ کو دیکھا اور خدا حافظ کہہ کر گاڑی سے اتر گئی۔

نور جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی اسکی امی سامنے لاونج میں بیٹھی ٹی وی پہ کچھ دیکھ رہی تھی۔

اسلام علیکم امی بہت بھوک لگی ہے میں نماز پڑھ کر آتی ہوں تب تک کھانا دیدے۔۔

اسنے ماں کو سلام کیا ان کے سامنے سے گزر کر اوپر اپنے کمرے میں آ گئی۔ کمرہ ویسا نہیں تھا جیسے چھوڑا گیا تھا۔ مطلب زہرا آپی نے سمیٹا ہے وہ سوچ رہی تھی اور باتھ روم میں گھس گئی جیسے ہی

باہر آئی سر پہ اچھی طرح سے دوپٹہ اسکارف کی صورت جما کر نماز پڑھنے لگی نماز پڑھ کہ باہر آئی تولاونج میں امی کے ساتھ اب زہرا بھی بیٹھی ہوئی ملی۔

کیسی ہو زہرا آپی۔اسنے زہرا کو دیکھ کہ کہا اور کھانا کھانے لگی

ٹھیک ہوں زہرا کی جان۔تم بتاؤ کالج میں دن کیسا رہا۔

زہرا نے اسکو دیکھ کہ کہا

بس اچھا تھا،ٹھیک تھا نور نے کہا تھا اور زہرا کو دیکھا۔۔جس دن اسکا سامنا مصطفٰی سے ہوتا وہ دن اسکا برا گزرتا تھا

! اچھا لیکن تمہارا چہرہ تو کچھ اور ہی کہہ رہا ہے

زہرا نے اسکو دیکھ کہ کہا تھا۔

کچھ نہیں آپی بس ایسے ہی تھکی ہوئی ہوں شاید۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسنے بات کو ٹالا اور واقعی بات ٹل گئی ابھی وہ کوئی اور بات کرتے کہ انکی امی کہ فون پہ کال آنے لگی۔ کس کی کال ہے امی۔ نور نے بے چین ہو کے پوچھا۔

ایک تو ماں کہ موبائل پر آنے آلے فون بچوں کے لئے اتنی بے چینی والی کیوں ہوتی ہے۔۔

آمنہ بھابھی کی کال ہے اللہ کرے خیریت ہو۔ سیدہ بیگم نے دعا کر کے کال اٹینڈ کیا۔ اور اب وہ دونوں ماں کے جزبات دیکھ رہی تھی۔ جو بے یقینی سے اپنی بھابھی سے اتنی جلد بازی کا پوچھ رہی تھی۔

لیکن بھابھی اتنی جلدی بھی کیا ہے ابھی تو ہم نے کوئی تیاری ہی نہیں کی۔ دوسری طرف سے شاید دلاسہ دیا گیا تھا۔ ہاں بات تو صحیح ہے چلیں ایسا کریں آپ لوگ گھر آجائے آج شام ڈنر یہی کر لینگے سب مل کے ہم کمال بھائی اور بھابھی کو بھی بلا لینگے۔ ہاں ہاں چلیں ہم انتظار کرینگے بھابھی خدا حافظ۔ انہوں نے یہ کہہ کہ کال کاٹ دی اور دونوں بیٹیوں کو دیکھا جو سوالیہ نظروں سے ماں کو دیکھ رہی تھی۔

امی کچھ بتائیں کیا کہا ممانی نے جو آپ نے ڈنر پہ بلالیا ہم نے تو کوئی تیاری ہی نہیں کی۔ یہ پوچھنے والی نورالعین تھی جبکہ زہرا کی آنکھوں میں بھی یہی سوال تھا۔۔

ماں نے دونوں بیٹیوں کو دیکھا اور آرام سے انہیں شام میں اپنی بھابھی اور بھائی کے آنے کا بتایا

۔۔

" کہ وہ لوگ شادی کی تاریخ مانگنے آرہے ہے "

اور شام کے ڈنر کی تیاری کرنے کچن کی طرف بڑھ گئی اور ساتھ میں نور اور زہرا کو بھی کچن میں لگالیا

"اللہ زہرا آپی مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہی یہ سب اتنا اچانک۔۔"

نورالعین کو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا جبکہ زہرا اور اسکی امی دونوں کچن میں کھڑے ہو کر ڈنر کی تیاری کررہی تھی اور زمان صاحب کو بھی کال کرکے اطلاع کردی تھی کہ جلدی آجائے۔

امی آپ جائے تایا لوگوں کو تو کال کریں میں ہوں تب تک کچن میں اور نور ساتھ ہے میرے "
"

زہرا نے ماں کو کہا

" اررے میں تو بھول ہی گئی تھی "

سیدہ بیگم نے کہا اور کچن سے چلی گئی۔

زہرا نے نور کو دیکھا جسکا چہرہ اتر چکا تھا۔

" تمہیں کیا ہوا"

زہرا نے پوچھا حالانکہ اسے پتا تھا۔۔

" اپکو پتا ہے کہ مجھے کیا ہوا "

کم آن نور ناٹ اگین پلیززز میں اس وقت بہت مصروف ہوں تمہیں لیکچر دینے کے موڈ "
میں نہیں ہوں اگر امی کو میں نہ کہتی تب بھی ابا انہیں بلاتے کیونکہ یہ بہت اہم موقع ہے سارے

خاندان کا ہونا ضروری ہے۔۔اور تمہارا مسئلہ کیا ہے اسکے ساتھ مائدہ اور تائی پہ تو تم جان چھڑکتی ہو اور حمدان تو تمہارا کرائم پارٹنر ہے "

زہرا نے اسکو لمبا سا جواب دے کر کہا تھا اور پھر سے کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی۔

مسئلہ مجھے مائدہ، تائی یا حمدان سے نہیں مسئلہ اس اکھڑ، مغرور اور بد تمیز مصطفیٰ کمال سے ہے "
"

نور نے زہریلے لہجے میں کہا۔ تو زہرا اسے دیکھ کہ رہ گئی۔

یار اس بے چارے نے بگاڑا کیا ہے تمہارا نور جو اسکو اتنا کوس رہی ہو۔ بچپن سے وہ تمہارے " ساتھ اتنا اچھے طریقے سے بات کرتا ہے اتنا خیال رکھتا ہے اور ایک تم ہو "

نور نے بے یقینی سے اپنی بہن کو دیکھا

آپی۔۔۔ کیا بگاڑا ہے سیریسلی۔۔ میرے باپ پہ قبضہ کیا ہوا ہے اسنے سمجھتا کیا ہے خود کو ابا " کے آگے پیچھے پھرتا ہے جیسے میرا نہیں اسکا باپ ہو اور مجھ پر بے وجہ پابندیاں جو لگاتا ہے "

نور نے زہر خند لہجے میں کہا تھا

" یاد ہے آپکو ایک دفعہ میرا ٹرپ تھا کالج کی طرف سے بابا راضی تھے انہوں نے اجازت دے دی لیکن پتہ نہیں رات ورات اس گھٹیا شخص نے ابا کو کیا کہا اور ابا نے مجھے منع کر دیا ٹرپ پر جانے سے۔۔۔ "

اسکی طرف دیکھتے نور بول رہی تھی

" اور یاد ہے ایک دفعہ مہک کے بھائی کی شادی تھی اسنے مجھے مہندی پہ بلایا تھا میں جیسے ہی بابا کہ سٹڈی میں گئی وہ پہلے سے وہاں پر موجود تھا اور میں نے جیسے ہی ابا کو بتایا تو ابا سے پہلے اسنے منع کیا کہ نہیں تم نہیں جاؤ گی اللہ کی قسم اس وقت دل چاہ رہا تھا میں اس بندے کا قتل کر دوں اور اسکے کہتے ہے ابا نے بھی منع کر دیا "

بولتے بولتے اسکا سانس چڑھنے لگا تو زہرا نے اسکو پانی کا گلاس دیا کہ لو پی لو ورنہ مر جاؤ گی

اورہاں یاد ہے آپکو ایک دفعہ ہم فیملی پیکنیک پر گئے تھے اور کیسے وہ وہاں پہ مجھ پر ابا کے "
سامنے حکم چلاتا تھا، نور دوپٹہ سہی سے اوڑھ لو، نور اتنا تیز نہ ہنسو، نور یہ نا کرو نور وہ نہ کرو اور اسی
" کی وجہ سے مجھے بابا سے کتنی ڈانٹ پڑی تھی

وہ شروع ہوگئ تھی تو چپ ہی نہیں ہو رہی تھی اب جب چپ ہوگئ تو اپنی بہن کو دیکھا اور کہا

کہ لو اب بتاؤ میں سہی یا وہ۔

زہرا نے اسکو دیکھا اور آرام سے کہنا شروع کیا۔

نور تمھیں پتہ ہے میں تمھیں کبھی نہیں سمجھ سکتی کیونکہ تم ایک پہیلی ہو مجھے نہیں پتہ "
" تمھارے دماغ میں یہ ساری باتیں کیسے آتی ہے اور کیوں آتی ہے

زہرا آرام سے بول رہی تھی اور نور اسے دیکھ رہی تھی

" حالانکہ وہ تمھارے ساتھ شروع سے اچھا ہے تمھارا خیال رکھتا ہے "

اورہاں ایک اور بات اس نے نہ تو بابا پہ قبضہ کیا ہے نا وہ یہ سب تمھیں ڈانٹنے کے لئے کرتا ہے "

وہ یہ سب اس لئے کرتا ہے کیونکہ وہ بڑا ہے تم سے تمھارا خیال کرتا ہے اور ٹرپ پر جانے سے

بھی تمہارے بھلے کے لیے منع کیا تھا کیونکہ تم جانتی ہوں بنا مرد کے ہماری ہاں کے عورتیں کہیں نہیں جاتی اور وہ تو تمہارے کالج کا ٹرپ تھا اگر وہاں کچھ گڑبڑ ہوتی تو پھر کون زمہ دار ہوتا ؟؟ "

زہرا نے کہتے ہوئے اسکے چہرے کو دیکھا تھا جسکے تاثرات ویسے ہی تھے۔۔

اور پھر وہ بھی تو یاد کرو جب وہ ہمیں مری اور اسلام آباد لیکر گیا تھا اور وہاں پکنیک پہ تمہیں " اس لئے ٹوکتا تھا کیونکہ وہاں پرائے مرد تھے اور تم جانتی ہوں کہ اگر تمہارا ایک بال بھی مرد کی نظروں میں آجائیں تو کتنا بڑا گناہ ہے "

اور جہاں تک بات ہے مہک کہ بھائی کی مہندی کی تو وہ رات کا فنکشن تھا اور رات کی فنکشنز " میں ابا ہمیں نہیں جانے دیتے وہ کہتا یا نہ کہتا ابا تمہیں کبھی اجازت نہیں دیتے "

زہرا اسے سمجھا سمجھا کہ تھک چکی تو چپ ہو گئی اور اسے دیکھا جسکا چہرہ ویسا ہی تھا۔۔ وہی تاثرات

اور زہرا اندازہ نہیں لگا سکی کہ وہ سمجھ گئی ہے یا نہیں کیونکہ وہ نورالعین کو نہیں سمجھ سکتی تھی۔۔

نورالعین جتنا چاہتی خود کو لوگوں پہ آشکار کرتی اگر وہ نہ چاہے تو کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا کہ اسکے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔۔۔

نور نے زہرا کو دیکھا اور بنا کچھ کہیں اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی اور آکر اپنے بیڈ پہ گرنے کہ انداز میں لیٹ گئی۔۔

اور پھر اسے پتا نہیں چلا کب لیکن اسکی آنکھ لگ گئی تھی۔۔۔

نور کی آنکھ کسی کے اٹھانے پر کھلی تھی۔اس نے زرا سی آنکھیں کھول کر دیکھا سامنے مائدہ کھڑی تھی۔اور اسے کچھ کہہ رہی تھی لیکن وہ نیند میں تھی کچھ سمجھ نہیں رہی تھی۔مائدہ نے اسے بے بس نظروں سے دیکھا اور سائیڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے جگ میں سے سارا کا سارا ٹھنڈا پانی اس کے منہ پہ الٹ دیا۔

(اب آئیگی میڈم ہوش میں)

نور نے ہڑبڑا کر پوری آنکھیں کھولیں اور مائدہ کو ایسے دیکھا جیسے ابھی کھا جائیں گی۔

مائدہ نے اسے دیکھا اور اتنا کہا۔

" تم اٹھ نہیں رہی تھی نیچھے سارے مہمان آچکے ہے تو مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا "

یہ سب کہتے کہتے وہ دروازے تک پہنچ چکی تھی۔اب مائدہ آگے اور نور اسکے پیچھے جیسے ہی وہ کمرے سے نکلی کسی کے مضبوط سینے سے ٹکرا کر گرتے گرتے بچی۔

" مر گئی میں"

اسکے لبوں سے بس یہی الفاظ نکلے جیسے ہی اسنے سامنے دیکھا مصطفٰی کو دیکھ کہ اسکا پارہ چڑھ گیا۔ مائدہ کے پانی پھینکنے کا غصہ، کچی نیند سے اٹھانے کا غصہ اور اب سامنے کھڑا آدمی۔

" دیکھ کہ نہیں چل سکتے کیا آنکھوں پہ بٹن لگائے ہوئے ہے؟ "

نورالعین نے اسے غصے سے دیکھ کہ کہا۔

اچھا میں دیکھ کہ نہیں چلتا؟ محترمہ خود پہ بھی زرا نظر کرم فرمائیں تو پتہ چلیں بٹن میری نہیں " آپکی آنکھوں پہ لگے ہوئے ہے وہ بھی ہر وقت سونے کی وجہ سے۔

مصطفیٰ نے اسے چھیڑا تھا اور ہلکا سا مسکرا کہ اسکی دائیں جانب سے نکل گیا تھا۔۔

نورالعین اسکی طرف مڑتی اور جواب دیتی کہ مائدہ نے اس کو ہاتھ سے اپنی طرف کھینچ کر اسے اسکے کمرے میں دھکیل کر واشروم کا دروازہ دیکھایا اور کہا تو صرف اتنا ہی۔۔۔

" اگر تم پانچ میں منٹ میں نہ نکلی تو اپنا ہشر دیکھنا "

اور پھر تقریباً پندرہ منٹ میں نور تیار ہو کر نیچے آگئی تھی اور سب سے مل رہی تھی۔۔۔

پورا خاندان بیٹھا ہوا تھا اور اب زہرا کی شادی کی تاریخ رکھی جا رہی تھی۔

" ایک مہینے میں شادی کی تیاریاں کیسے ہو گی "

سیدہ بیگم نے اپنی بھابی کو کہا تھا جو ایک مہینے میں شادی کی تاریخ مانگ رہی تھی۔

تو ہم کونسا غیر ہے اور ویسے بھی جہیز تو چاہیے نہی بس آرام سے جو چیزیں زہرا اپنی پسند سے اپنے لئے لے وہ ہی کافی ہے "

آمنہ بیگم نے خوشدلی سے انہیں کہا تھا سب خوشدلی سے باتوں میں مصروف تھے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس سارے میں نور کچھ نہیں بولی تھی بس خاموشی سے مصطفیٰ کو گھور رہی تھی کیونکہ اسکو تگڑا جواب جو نہیں دیا تھا۔اور خائف تو مصطفیٰ بھی تھا اسکی نظروں سے لیکن نظرانداز کر رہا تھا۔

اور پھر واقعی ایک مہینے بعد کی تاریخ رکھ دی گئی تھی۔تاریخ رکھنے کہ بعد خوشدلی سے کھانا کھایا گیا اور سب کچھ خوش اسلوبی سے طے کر کے انکو رخصت کر دیا گیا تھا۔۔

اب لاونج میں بس نور العین مائدہ زہرا اور حمدان رہ گئے تھے کیونکہ سیدہ بیگم اور آمنہ تائی کمرے میں چلی گئی تھی زمان اور کمال صاحب دونوں سٹڈی روم گئے تھے تھے اور مصطفیٰ کو بھی اپنے پیچھے بلا لیا تھا۔

اور اب نور کو اپنے شاپنگ کی پڑی ہوئی تھی کہ اتنے وقت میں اتنا سارا کام ہو گا کیسے ؟؟

زہرا آپی آپ ہی ارتضیٰ بھائی سے کہتی کہ کچھ ماہ تاریخ پیچھے کر دیتے اب اتنے تھوڑے سے " عرصے میں اتنا شاپنگ اللہ سمجھ ہی نہیں آ رہی "

نور نے بے بسی سے زہرا کو دیکھا تھا۔۔۔

" اور ہمیں شاپنگ پہ کون لیکے جائے گا مانا کہ گاڑیاں ہے لیکن یہاں کوئی فارغ ہی نہیں ہوتا '

نور کراہی تھی اور مائدہ بھی اسکے ہاں میں ہاں ملا رہی تھی۔

حمدان جو کب سے خاموش بیٹھا اپنے موبائل پہ لگا ہوا تھا دونوں کو دیکھا اور کہا تو بس اتنا۔

" میں ہوں نا تم دونوں فکر کیوں کرتی ہو جب دل چاہے گا میں شاپنگ پہ لیکے جاؤں گا اوکے اب ٹینشن نا لو بس اور آرام کرو "

حمدان نے دونوں کو کہا اور پھر سے اپنے فون پہ جھک گیا۔

نور نے اسے دیکھا اور اپنا ہاتھ اسکے آگے کیا۔ حمدان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

" پرامس؟؟ "

حمدان ہلکا سا مسکرایا اور اسکے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

"پرامس۔۔۔ "

" کیا ہو رہا ہے؟؟ "

مصطفیٰ کی آواز پہ نور نے مڑ کر اسے دیکھا اور پھر سے حمدان اور مائدہ کہ ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی تھی۔۔

جبکہ مصطفیٰ زہرا آ کر زہرا کے ساتھ تھوڑے فاصلے پر بیٹھ کر اسکے سوالوں کے جوابات دینے گا ۔۔

زہرا اس سے شادی کی تیاریوں کے بارے میں سوالات پوچھ رہی تھی۔وہ مسکرا کر زہرا کو سب تفصیل سے بتا رہا تھا ہلکی نظر نور پر بھی ڈالتا۔۔

جو آج مائدہ کو گھر رکنے کا کہہ رہی تھی اور وہ اسے کہہ رہی تھی کہ مصطفیٰ لالا سے پوچھ کہ بتاتی ہوں اگر رکنے کی اجازت دیتے ہے تو رک جاؤ گی ورنہ نہیں رک سکتی۔۔

اور مائدہ کی اس بات پہ نور کو غصہ آ گیا۔۔

" کیوں مصطفیٰ کمال تمہارا باپ ہے جو تم اس سے اجازت لیکے ٹھہرو گی "

نور نے زرا بلند آواز میں کہا تا کہ مصطفیٰ سن لے اور مصطفیٰ اب واقعی اسکی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔

" ہاں کیا ہوا مائدہ ؟؟ '

مصطفیٰ نے سن تو لیا تھا لیکن بہن سے دوبارہ پوچھا۔

" وہ لالا میں آج یہی ٹھہر جاؤں ؟؟ "

" کیوں ؟؟ "

مصطفیٰ نے پوچھا باقی سب خاموش تھے

اور تم کون ہوتے ہو یہ "کیوں "پوچھنے والے ؟"مائدہ کہ جواب دینے سے پہلے نور بولی تھی "
۔۔

" !! میں اسکا بھائی ہوں "

مصطفیٰ نے آرام سے جواب دیا۔۔مائدہ کو لگا تھا اب جنگ عظیم چھڑنے والی ہے۔۔

" لیکن اسکے ماں باپ ابھی زندہ ہے تو یہ انہی سے پوچھے گی۔۔ "

آگے بھی نورالعین زمان تھی

www.novelsclubb.com

ہاں ہاں پوچھ لیں میں نے کب منع کیا ہے اسکو؟؟' مصطفٰی ابھی بھی پر سکون تھا۔۔مائدہ نے "
کب سے رکی ہوئی سانس اندر کھینچی تھی۔۔

"ہاں بس بات ختم۔۔تم ایسے ہی ڈر رہی ہوں مائدہ۔۔ "

نور نے مائدہ کو دیکھ کہ ہلکا سا مسکرا کے کہا تھا۔۔۔

" ویسے نورالعین ایک بات پوچھوں؟؟ "

مصطفٰی نے اسکی طرف دیکھ کہ پوچھا۔۔

" اگر میں کہوں نہیں تو؟؟ "

نور نے طنزیہ سا کہہ کر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہا تھا۔۔۔

" میں تو پھر بھی پوچھوں گا "

مصطفٰی ہنوز مسکرا رہا تھا۔۔۔اور باقی سب خاموش تھے

"ہاں ڈھیٹ اور بد تمیز جو ٹھہرے۔۔ "

نور بھی ہنوز اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

" میں تم سے چھ سال بڑا ہوں نورالعین عزت کیا کرو میری تھوڑی؟؟ "

مصطفی نے اسے دیکھ تھوڑے سخت لہجے میں کہا تھا۔۔

اچھا اگر یہ بات ہے تو میں بھی تم سے چھ سال چھوٹی ہوں شفقت سے پیش آیا کرے میرے " ساتھ۔۔ "

نور نے بھی اسی کی طرح اسکو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

" تم بات پوچھ رہے ہو یا میں اپنے روم میں جاؤں؟؟ "

نور نے اس سے پوچھا تھا اور کھڑی ہو گئی۔۔

" کیا تم صرف میرے ساتھ ہی بدتمیزی سے پیش آتی ہو یا تم واقعی اتنی بدتمیز ہو؟؟ "

مصطفی واقعی جاننا چاہتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

میں بدتمیز بالکل بھی نہیں ہوں ہاں بس جیسے لوگ ہوتے ہے انکے ساتھ ویسے ہی پیش آتی "

"ہوں۔۔

اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسنے کہا تھا۔۔

اورہاں ایک اور بات مجھے بلکل بھی پرواہ نہیں کہ کوئی میرے بارے میں کیا سوچتا ہے اور کیا "

" نہیں اور جہاں تک بات ہے تمیز اور تہذیب کی تو میں اس میں آپ سے کئی میل آگے ہو۔۔

یہ کہتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔اور مصطفیٰ نے بے بسی سے گردن جھکائی تھی

۔۔

اس لڑکی سے چاہے نرمی سے پیش آو یا سختی سے یہ نہیں بدلے گی۔۔ مصطفیٰ نے سوچا تھا۔۔۔

وہ اوپر جانے لگی۔۔کچھ سیکنڈ بعد اسنے اپنے پیچھے آہستہ سے کسی کے قدموں کی چاپ سنی اور وہ

یہ چاپ پہچانتی تھی۔۔۔

آج اتوار تھا اور گھر میں سب سے پہلے اٹھنے والی نور تھی۔

ایک تو پتہ نہیں جو نیند کالج جانے والے دنوں میں آتی ہے وہ اتوار والے دن کیوں نہیں آتی "
" ؟؟

بڑبڑاتی ہوئی بستر سے نکل کر اٹھی ساتھ میں مائدہ کو بھی اٹھادیا اور اب وہ دونوں کچن میں سیدہ بیگم کے ساتھ ناشتہ بنانے میں مدد کر رہی تھی کچھ وقت بعد زہرا بھی آگئ تھی اب وہ تینوں ٹیبل پہ ناشتہ سیٹ کر رہی تھی

جیسے ہی سب سیٹ ہوا سب ناشتے کی ٹیبل پہ آکر ناشتہ کرنے لگے تھے۔۔

" آج سے تیاری شروع کرو تم لوگ کپڑے وغیرہ کیونکہ شادی میں وقت بہت کم ہے "

زمان صاحب ناشتہ کرے ہوئے آہستہ سے نور اور زہرا کی طرف دیکھ کر بولے تھے۔۔

" میں حمدان یا مصطفی میں سے کسی کو بھیجتا ہوں وہ تم لوگوں کو شاپنگ پہ لے جائے گا "

اور پھر ناشتہ کرنے کہ بعد کمپنی جانے کے لئے نکل گئے۔۔

چلو نور اور مائدہ تم دونوں بھی ریڈی ہو جاؤ اپنا کمرہ سمیٹ کر نیچے آو میں بھی اپنا کمرہ سمیٹ کر "

" آتی ہوں ریڈی ہو کر ہو سکتا ہے کچھ دیر میں حمدان یا مصطفیٰ میں سے کوئی ایک آجائیں

زہرا نے دونوں کو کہا اور خود بھی چلی گئی کمرے میں۔۔۔

" اللہ کرے مصطفیٰ نہ ہی آئے "

رات کی لڑائی کا اثر ابھی تک تھا خود کے ساتھ بڑبڑاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی اور اسکے

پیچھے مائدہ بھی بھاگی تھی۔۔

تینوں کب سے انتظار کر رہی تھی کسی کے آنے کا لیکن نہ مصطفیٰ کا اتا پتہ تھا اور نہ ہی حمدان کا۔۔

آپی مجھے تو لگتا ہے مصطفیٰ نے بابا کو منع کیا ہو گا کہ ہم نہ جائے شاپنگ پہ اور بابا نے اسکی بات "

" مان لی ہو گی

نور نے تلخی سے کہا تھا

" اور وہ ایسا کیوں کریگا وہ بھی اس وقت جب شادی سر پر ہے "

زہرا نے نور کو دیکھ کہ کہا تھا۔۔

" کیونکہ وہ ہے ہی ایسا دوسروں کی خوشیاں نہیں دیکھ سکتا "

نور بول رہی تھی۔۔

" نہیں میرا لالا ایسا بلکل بھی نہیں ہے نور "

مائدہ نے اپنے لالا کی سائیڈ لی تھی

اور ابھی زہرا کوئی جواب دیتی کہ گھر کے سامنے گاڑی آ کے رکی تھی اور مصطفیٰ باہر آیا تھا۔۔

نک سک سے تیار سفید شرٹ پہ بلیک کوٹ پہنے ان تینوں کی طرف آ رہا تھا جیسے ہی قریب آیا

تینوں کو دیکھا زہرا اور مائدہ سے حال چال پوچھا تھا۔۔

نور نے اسے غور سے دیکھا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

بال جیل سے سیٹ کیئے بیش قیمتی گھڑی بائیں ہاتھ پہ پہنے ہلکا سا مسکرا کر زہرا سے کچھ کہتا ہوا۔۔ مسکرانے سے اسکی بھوری آنکھیں چھوٹی ہو جاتی تھی اور اسکی لمبی تیکھی ناک۔۔اٹھی ہوئی گردن چھ فٹ سے نکلتا ہوا قد بے شک وہ پیارا تھا۔۔

"چلیں۔۔۔"

مصطفیٰ کی آواز نے اسے خیالوں سے نکالا تھا جیسے ہی وہ لوگ گاڑی میں بیٹھے مصطفیٰ نے گاڑی میں روڈ پہ ڈال دی تھی۔۔مائدہ آگے بیٹھی تھی جبکہ زہرا اور نور پیچھے۔۔

جیسے ہی وہ لوگ شاپنگ مال پہنچے سب سے پہلے نور اتری تھی اور مال کے اندر داخل ہو گئی تھی اسکے پیچھے مائدہ زہرا اور پھر مصطفیٰ۔۔

اب وہ تینوں ایک ایک شاپ کہ اندر جا کے چیک کر رہی تھی لیکن پسند کچھ نہیں آرہا تھا۔۔

آخر تنگ آکر مصطفیٰ ان لوگوں کو ایک ہی شاپ کہ اندر لے گیا جو کافی بڑا تھا اور جہاں ہر قسم کہ کپڑے موجود تھے۔۔

اب ان تینوں نے اپنے لئے ایک ایک جوڑا پسند کر لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

شاپ سے نکل کر کچھ جیولری وغیرہ لے کہ وہ لوگ ایک ریسٹورنٹ آ گئے تھے اور اپنے لئے آرڈر کر کے سب تھکے سے بیٹھے آرڈر آنے کا انتظار کر رہے تھے شام ہو چکی تھی۔۔

جیسے ہی کھانا آیا مصطفیٰ کو ایک کال آ گئی وہ اٹھ کر ریسٹورنٹ سے باہر چلا آیا اور وہ تینوں کھانا کھا رہی تھی کہ ایک لڑکا انکی ٹیبل سے گزرتا ہوا نور کے ساتھ جان بوجھ کہ ٹکرایا اور مسکراہٹ اچھالتا بڑھ گیا۔۔ مصطفیٰ نے باہر کھڑکی سے یہ منظر دیکھا اور اسکا خون کھول گیا۔۔۔

ابھی وہ لڑکا آگے بڑھتا کہ پیچھے سے ایک آدمی نے اسکا رخ اپنی طرف کر کے زوردار مکا اسکے منہ پہ مارا اور کالر سے پکڑ کر سرخ غصے سے بھری آنکھیں لئے اسکی طرف دیکھ کہ بولا تو صرف اتنا۔۔

" اگر آئندہ کسی عورت پہ ایسی نظر ڈالنے کی کوشش بھی کی تو ابھی تو صرف مکا مارا ہے اگلی دفعہ یہ جتنے دانت ہے نا اور جسے نکال کر عورتوں کو دیکھ کہ مسکراتے ہو یہ دانت بھی نہیں بچے گے سمجھ گئے؟ "

مصطفیٰ نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس لڑکے نے نور کو دیکھا اور زرا سا گردن ہلا کر اس کی جانب سے نکلتا ہوا اسکے کان میں فقط اتنا بولا

" تمہیں اسکا حساب دینا پڑیگا "

اس کی بات نے نور کے جسم سے سارا خون نچوڑ لیا تھا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا تھا زہرا اور مائدہ تو کانپ رہی تھی خوف سے۔۔

" دور رہو اس سے ورنہ نہیں بچو گے "

مصطفیٰ اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا تھا

اور پھر ان تینوں کو دیکھا اور خاموشی سے بل رکھ کہ تینوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے نکل گیا۔۔

وہ تینوں جیسے ہی گاڑی میں آکر بیٹھی گاڑی میں خاموشی تھی چاروں اپنی اپنی جگہ چپ تھے اور ان تینوں نے تو مصطفیٰ کا یہ روپ پہلی دفعہ دیکھا تھا کہاں آرام اور تحمل سے مسکرا کر بات کرنے والا مصطفیٰ اور کہاں یہ والا تینوں لڑکیاں اپنی اپنی جگہ شاکڈ تھی۔۔

مصطفیٰ بھی جانتا تھا کہ تینوں کو جھٹکا لگا ہے۔۔ سو گلا کھنکار کر بس اتنا ہی کہا۔۔

جو بھی آج ابھی ہوا ہے گھر میں کسی کو بھی پتہ نہیں لگنی چاہیے یہ بات ورنہ سب کہ لئے مسلہ " بن سکتا ہے "

"کیوں نہ بتائیں ہاں ابھی جو حرکت تم نے کی ہے میں وہ بابا کو بتاؤ گی۔۔۔ "

نور نے غصہ میں آکر کہا تھا۔۔۔اتنے عرصے بعد کچھ ایسا نور کہ ہاتھ لگا تھا جیسے وہ استعمال کر کے اسکی پارسائی پاش پاش کر سکتی تھی۔

تم ایسا کچھ نہیں کرو گی نور العین ورنہ پچھتاؤ گی !" مصطفیٰ نے بھی غصے میں آکر کہا تھا ورنہ وہ " نور سے آرام سے بات کرتا تھا۔۔

" اچھا تو کیا مجھ پہ بھی ہاتھ اٹھاؤ گے مصطفیٰ کمال صاحب۔۔ "

نور نے طنزیہ نظروں سے اسے بیک ویو مرر میں دیکھ کہ کہا تھا۔۔

اس سارے میں زہرا اور مائدہ چپ بیٹھی تھی۔

اچھا تو کیا بتاؤ گی چچا کو؟؟ یہ کہ تم ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھی کھانا انجوائے کر رہی تھی اور ایک " "لڑکا آیا اور تمہارے ساتھ زبردستی ٹکرا کر تمہیں آنکھ مارتا ہوا چلا گیا۔۔؟؟

مصطفیٰ نے بھی ویسی ہی طنزیہ انداز میں اس سے پوچھا تھا۔۔

اور یہاں نور کا پورا جسم سنسنا اٹھا تو کیا مصطفیٰ نے اسے بچایا تھا فلحال وہ مصطفیٰ کمال کے آگے لاجواب ہو گئی تھی اور خاموشی سے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔

اور سوچنے لگی کہ واقعی اگر وہ باپ کو مصطفیٰ کی شکایت لگائے تو کس بات پہ لگائے یہ سب بتا کہ جو ابھی مصطفیٰ نے کہا۔۔انہوں۔۔۔۔پھر اسنے سر جھٹک دیا اور بس آرام سے باہر دیکھتی رہی ۔۔

جب گاڑی رکی تو وہ خیالوں سے جاگی اور گاڑی سے اتر کر بنا کسی سے بات کئے اپنے کمرے کی طرف جا ہی رہی تھی کہ پیچھے سے ماں کی آواز پہ رکی اور بس اتنا ہی کہا۔

"امی تھکی ہوئی ہوں اور سر میں بھی درد ہے زہرا آپی دیکھادی گی آپ کو شاپنگ۔۔ "

اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

نیچھے سے زہرا اور اسکی ماں کی باتوں کی آوازیں آرہی تھی زہرا انہیں شاپنگ کی چیزیں دیکھارہی تھی اور اسکی ماں تعریفیں کررہی تھی۔۔

اسکے سر میں درد تھا رونا بھی آرہا تھا رہ رہ کہ ریسٹورنٹ والی بات یاد آرہی تھی مصطفیٰ کا رویہ یاد آرہا تھا۔۔

اسنے اپنے سائیڈ ٹیبل کے دراز میں رکھی ہوئی سر درد کی گولی لی اور سو گئی۔۔

" ان سب خیالوں سے نکلنے کا بس ایک راستہ ایک ہی فرار تھا" نیند

ایک پر سکون نیند۔۔راہ فرار۔۔۔

اس واقعے کو ہوئے کئی دن ہو گئے تھے کالج بھی مائدہ اور نور جا رہی تھی شاپنگ پہ بھی کبھی امی اور زہرا جاتے کبھی امی اور اسکی تائی جاتی بہت کچھ ہو گیا تھا ہوٹلز بھی بک ہو چکے تھے شادی میں بس ایک ہفتہ رہ گیا تھا بس اب زہرا کی کچھ شاپنگ رہ گئی تھی اور نور کے دو جوڑے اور کچھ چیزیں رہ گئی تھی۔۔

آج بھی اسکی امی اور زہرا جا رہی تھی اور اسکا بلکل بھی دل نہیں چاہ رہا تھا جانے کو لیکن امی اسکے پیچھے پڑی ہوئی تھی۔۔

امی میں نہیں جاسکتی تھکی ہوئی ہوں نا بس آپ کو جو کپڑے پسند آجائیں میرے لئے لے "
آیئے گا۔۔"

"لو تم کب سے میری پسند کہ کپڑے پہننے لگی۔۔ "

سیدہ بیگم نے حیران ہو کے اسے دیکھا اور پوچھا تھا۔

"امی میں واقعی پہن لو نگی اور پسند بھی آئینگے بس آپ لے ائے۔۔ "

اسنے جان چھڑاتے کہا تھا۔۔

" اچھا پھر میں چینج نہیں کرونگی اگر تمہیں پسند نا آئے میں کہہ رہی ہوں۔۔ "

سیدہ بیگم نے آخری بار اس کہا تھا اور اسکے کمرے سے نکل گئی تھی۔۔

وہ تھکی ہوئی نہیں تھی بس ڈری ہوئی تھی کہ کہیں پھر سے ایسا کچھ نا ہو اور اب وہ اپنے کمرے میں بیٹھی اس واقعے کو سوچ رہی تھی وہ ایسی ہی تھی، چیزیں آسانی سے نہیں بھول سکتی تھی ایک واقعہ زہن میں بیٹھ جائے تو اس کے بارے میں بار بار سوچنا، بار بار اس واقعے کو اپنے زہن میں دہرانا، زہن پہ زور ڈالنا۔۔اوور تھینکینگ کرنا اگر اس وقت مصطفیٰ نا دیکھتا اور وہاں آ کے اس لڑکے نے کوئی دوسری حرکت کی ہوتی۔۔۔

سوچ سوچ کہ وہ پاگل ہو گئی تھی لیکن ہاں اسنے مائیدہ اور زہرا کو مطمئن کر دیا تھا کہ وہ بھول چکی ہے کیونکہ وہ دونوں جانتی تھی وہ حادثوں کو اتنی جلدی نہیں بھولتی۔۔۔

اور جن لوگوں کو باتیں اور حادثے نہیں بھولتے وہ لوگ سب سے زیادہ اذیت میں رہتے ہے "
"

اور یہ ازیت اب نورالعین محسوس کر رہی تھی۔۔

سب کچھ چھوڑ کر بستر سے نکل کر واشروم میں گھس گئی اور تیار ہو کے اب وہ تائی کہ گھر جا رہی تھی اسنے مائدہ کو میسج کر دیا تھا۔۔

جیسے ہی وہ اپنے دروازے سے نکلی تائی کہ دروازے پہ مصطفیٰ کھڑا تھا۔۔

"یہ کیا کر رہا ہے "

نور خود کے ساتھ بڑبڑائی اور مصطفیٰ کی طرف بڑھ گئی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ جیسے ہی اسکے قریب پہنچی مصطفیٰ دروازے سے زرا سا ہٹتا اسے راستہ دیتے ہوئے خود بھی اسکے پیچھے اندر آیا تھا معمول سے ہٹ کہ سفید شلوار قمیض پہنے اچھا لگ رہا تھا لیکن نور کو زہر لگا تھا۔

مسکرا کر اسے راستہ دیتا ہوا۔

خیر تو ہے مصطفیٰ کمال صاحب کہیں پی کر تو نہیں بیٹھے ہوے گھر میں پہلے سے بتا دو تا کہ میں "دوبارہ چلی جاؤں۔۔۔"

نور نے طنزیہ سا مسکرا کر اسے دیکھ کہ کہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں بلکل بھی نہیں نورالعین زمان صاحبہ آپ بلکل محفوظ ہے۔۔ "

اسکے چہرے پہ ابھی تک مسکراہٹ تھی۔۔تو ثابت ہوا وہ واقعی امن پسند شخص تھا۔۔

" تمہارے اندازاور باتوں سے تو نہیں لگتا۔۔ارادے بہت ہی خطرناک لگ رہے ہے "

نور نے ایک اور وار کیا۔۔

اسکی بات پہ وہ ہلکا سا مسکرایا اور اسکی طرف جھک کر اسکے کان میں بس اتنا ہی کہا۔۔

میرے ارادے بہت صاف ہے یہ وقت بتائے گا اور اندازے لگانے والی تم کون ہوتی ہو "

نورالعین زمان۔۔آیندہ ایسی فضول بکواس کرنے سے پہلے دس دفعہ سوچنا۔۔کیونکہ جان تو تم

"مجھے گئی ہو اس ریسٹورنٹ والے واقعے کہ بعد۔۔۔

اسکے کانوں میں زہر انڈیل کر وہ اس سے دور ہوا جو سن ہوئی کھڑی تھی۔۔

جیسے ہی وہ دور ہوا ہوش میں آئی اور اسے دیکھتے ہوئے غصے سے بولی تھی۔۔

" آئندہ میرے قریب بھی آئے تو میں لحاظ نہیں کرونگی مصطفیٰ کمال "

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

" اچھا تو تم بھی اپنی زبان کو قابو رکھا کرو "

" اور اگر میں نہ رکھوں تو؟؟ "

اسکی طرف دیکھتے ہوئے طنزیہ سا بولی تھی۔۔

" تو مجھے اچھے طریقے سے لڑکیوں کی زبان قابو میں رکھنا آتی ہے"

" اچھا واقعی آپ کو لگتا ہے آپ میری زبان قابو میں کر لینگے؟

"میں تو تمہیں بھی قابو میں کر سکتا ہوں نور العین "

اور ابھی وہ جواب دیتی کہ مائدہ نیچے آگئی تھی دونوں کو دیکھتی ان کے قریب آئی تھی۔۔۔

" کیا ہوا ہے؟؟ "

کچھ نہیں بچے میں جا رہا ہوں تم دونوں اپنا خیال رکھنا۔۔ حمدان اپنے روم میں ہے اوپر کچھ "

چاہیے ہو تو اس سے کہنا اللہ حافظ۔۔"

دونوں پر ایک نظر ڈالتا ہوا وہ چلا گیا اور مائدہ آکر نور کے ساتھ لپٹ گئی۔۔

تم ٹھیک ہو میری جان دن کیسا گزرا؟؟ مائدہ نے اسے گلے لگاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

" ٹھیک ہوں اور جس دن تمہارے بھائی سے سامنہ ہو وہ دن کب اچھا ہوتا ہے؟؟ "

" اچھا اچھا اب شروع نہ ہو جانا چلو اب۔۔۔ "

مائدہ اسکی باتوں کو نظرانداز کرتی اندر کی طرف لے گئی تھی۔۔

اور پھر وہ دونوں اندر کی چلی گئی۔۔ آہستہ آہستہ انکی آوازیں ڈوبتی جارہی تھی۔۔

شام میں جیسے ہی وہ اپنے گھر آئی امی اور زہرا شاپنگ سے واپس آچکی تھی اور اب اسے اسکے کپڑے دیکھا رہی تھی ایک دم سے اسکی نظر سفید نکاح کے جوڑے پر پڑی تھی۔۔۔

امی یہ سفید غرارہ میرے لئے کیوں یہ تو نکاح کا جوڑا ہے نا اور آپی کے نکاح کا جوڑا تو پہلے ہی " ممانی لوگ بھیج چکے ہے "

ماں کو سوالیہ نظروں سے دیکھتی وہ بولی تھی۔۔

اور میرا نہیں خیال کہ یہ جوڑا میرے لئے صحیح ہے" نکاح والا جوڑا اٹھا کر ماں کی آنکھوں کے "

سامنے کیا اور انسے پوچھا تھا۔۔

یہ تمہارا ہی ہے تمہاری صائمہ تائی نے تمہارے لئے لیا ہے نا کیونکہ نکاح کا جوڑا تو سسرال "

سے ہی آتا ہے

"جیسے زہرا کا آیا ہوا ہے

ماں نے اسکو خفیف نظروں سے دیکھ کہ کہا اور نور کھٹک گئی کیونکہ کچھ تو تھا جس سے وہ ابھی تک

بے خبر تھی۔۔

میرے لئے تائی نے نکاح کا جوڑا لیا ہے ؟؟؟ لیکن کیوں میرا نکاح تو نہیں ہو رہا آپی کی شادی "

" ہے آپی کا نکاح ہو گا۔۔

نور نے بے چینی سے کہا تھا سمجھ نہیں آرہا تھا ہو کیا رہا ہے۔۔

" زہرا کے ساتھ تمہارا ابھی نکاح ہے اس جمعے کو۔۔۔ "

لو نکل آئی بات تھیلے سے۔۔

نور کو لگا اسنے غلط سنا ہے۔۔

کیا مطلب امی۔۔ میرا نکاح؟؟ آپ مزاق کر رہی ہے" اسنے مزاق اڑانے والے انداز میں " اپنی ماں کو دیکھا تھا جو اسکو ہی دیکھ رہی تھی۔۔

سیدہ بیگم نے ہلکا سا سر ہلا کر اسے سچائی کا یقین دلایا تھا۔۔

" نور امی سچ کہہ رہی ہے تمہارا ابھی نکاح ہے۔۔ "

اور زہرا کے بات کی تصدیق کرنے سے اور بتانے سے کہ یہ سچ ہے اسکا دماغ بھک سے اڑا۔۔

پہلے تو شاکڈ ہو گی کہ یہ ہو کیا رہا ہے ماں کو دیکھا جیسے پوچھ رہی کو کہ ہے کون۔۔

" مصطفی "

اسکی ماں نے فقط یہ نام لیا تھا اور نور سن ہو گئی۔۔

اسکی زندگی میں یہ آخری شخص بھی ہوتا تو وہ اسے قبول نہ کرتی۔۔

امی !!!!! آپ ایسا کیسے کہہ سکتی ہے۔۔ آپ مزاق کررہی ہے نا۔۔ مصطفیٰ آپ کو پتہ بھی " ہے میں اسے پسند نہیں کرتی۔۔ آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہے "

ایک دم سے وہ چیخنے لگی باقاعدہ رونے لگی۔۔

میں نے نہیں کیا یہ فیصلہ میرے بچے تمہارے ابا نے کیا ہے۔۔ "

"اور تمہیں اعتراض کس بات پہ ہے وہ اچھا لڑکا ہے تمہارا خیال رکھے گا بھروسہ رکھو "

اسکی ماں نے سے ٹھنڈا کرنا چاہا تھا۔۔

"اور اگر تمہیں اعتراض ہے تو تم اپنے ابا سے کہہ سکتی ہو "

لیکن وہ ابھی تک رو رہی تھی اور بے یقینی سے بس یہی دہرا رہی تھی۔۔

" ایسا کیسے ہو سکتا ہے "

ماں نے اسے بہت سمجھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ نہیں سمجھ رہی تھی اسکا دماغ خالی ہو چکا تھا

www.novelsclubb.com

اور اسے پتا تھا کہ یہ فیصلہ اسکے ابا نے کیا ہے اب یہ فیصلہ نہیں بدلے گا کیونکہ ابا کے فیصلے پتھر پہ لکیر ہوتے ہے۔۔

" زہرا میرے بچے تم اسے سمجھاؤ میری نہیں سن رہی "

زہرا جو امی کے لئے چائے بنانے گئی تھی اور کچن میں سب سن کے اب واپس آئی تھی امی کو انکی چائے دیکر انہیں آرام کرنے کو انکے کمرے میں بھیج دیا اور سارا شاپنگ کا سامان کا سمیٹ کر اپنی اپنی جگہوں پہ کر کے رکھ دیا۔۔اس سب میں وہ نور کا رونا نظر انداز کر رہی تھی اور اب اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکو اپنے کمرے میں لیکر آ گئی تھی۔۔

کیونکہ زہرا جانتی تھی یہ سب اسکے لئے ناقابل یقین ہے اب نور خاموشی سے اسکے پیچھے آرہی تھی۔۔ جیسے ہی وہ دونوں زہرا کے کمرے میں پہنچی زہرا نے اسکو بیڈ پہ بیٹھایا اور خود بھی اسکے ساتھ بیٹھ گئی۔۔

" تمہیں اعتراض کس بات پہ ہے نور؟؟ "

زہرا نے اسکے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کے آرام سے تھاما اور سہلانے لگی جو ابھی تک سڑ سڑ کر رہی تھی۔۔

"کسی ایک بات پہ ہو تو بتاؤں آخر مصطفٰی ہی کیوں کیا صرف وہی بچا ہے میرے لئے "

گیلی آنکھیں زہرا پر گاڑھے وہ کہہ رہی تھی۔۔

میں اسے پسند نہیں کرتی آپی۔۔اور وہ بھی مجھے پسند نہیں کرتا ہماری لائف تباہ ہو جائے گی "

"

اور مجھے پڑھنا ہے۔۔یہ سب شادی یہ سب کہاں سے آگیا۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہی ابا یہ سب "کیوں کر رہے ہے۔۔

یہ سب کہتے ہوئے وہ پھر سے رونے لگی۔۔

دیکھو نور ہر کام میں اللہ کی بہتری ہوتی ہے اور تمہیں کس نے کہا وہ تمہیں پسند نہیں کرتا؟؟ "

"

www.novelsclubb.com

تمھیں پڑھنے کی فکر ہے نا۔۔تور خصتی تو ابھی نہیں ہو رہی ایک سال بعد ہو گی۔۔اور ابا یہ " سب نہیں کر رہے اللہ کروا رہا ہے ابا سے اس میں تمہاری بہتری ہے اور تم دونوں اچھے لائف پارٹنر بنو گے اچھی زندگی گزریگی تم دونوں کی۔۔ "

زہرا اسے آرام سے بتا رہی تھی۔۔۔

ایسا صرف آپ کو لگتا ہے کہ ہماری زندگی اچھی گزریگی اور ہم اچھے پارٹنرز بنے گے۔۔سوچ " ہے آپکی میں اس سے نفرت کرتی ہوں۔۔میں اسے مرتے دم تک قبول نہیں کرونگی۔۔یہ سن لے آپ بھی اور باقی لوگوں کو بھی بتائیں۔۔ "

زہرا کو دیکھتی وہ تیز لہجے میں بولی تھی۔۔

باقی آپ لوگوں کی مرضی جو چاہے کریں لیکن میں یہ شادی یا نکاح جو بھی ہے کبھی قبول " نہیں کرونگی۔۔"

نور نے باقاعدہ غصے اور بدتمیزی سے کہا تھا اور یہ پہلی دفعہ تھا جو وہ زہرا کے ساتھ اتنی تیز اور ترش لہجے میں بولی تھی۔۔

" اور آپ۔۔آپ کو سب پتا تھا اور آپ نے مجھ سے چھپایا۔۔۔کیوں؟ "

اور آخر میں نور نے تیز لہجے میں اس سے پوچھا تھا۔۔

ہاں مجھے پتا تھا اور میں نے اس لئے چھپایا کیونکہ "

میں جانتی تھی تم ایسی طرح ہائپر ہو جاؤ گی اور کسی کی کوئی بات نہیں سنو گی تو سب نے کہا کہ

"نکاح سے کچھ دن پہلے تمہیں بتا دیں گے۔۔۔

زہرا نے بھی تھوڑے غصے سے کہا تھا۔۔۔

ہاں چاہے اس میں میری زندگی تباہ ہو جائیں چاہے اس میں میری انا ہرٹ ہو جائیں میری "

" سیلف ریسپکٹ کو ختم کر دیا آپ لوگوں نے

نور اب باقاعدہ چیخ رہی تھی۔۔

" تمہاری زندگی تباح نہیں ہو گی تمہیں لگتا ہے مصطفٰی تمہاری زندگی تباح کرے گا؟؟ "

www.novelsclubb.com

نور ہم تمہارے لئے یہ کر رہے ہے۔۔وہ تمہیں پسند کرتا ہے خوش رکھے گا تمہیں میرا یقین کرو ۔۔"

زہرا اسے سمجھا رہی تھی لیکن وہ نہیں سن رہی تھی۔۔

" یہ سب کب طے ہوا تھا؟؟ "

زہرا کی طرف دیکھتی وہ اسی انداز میں بولی تھی۔۔

" یہ سب اس دن طے ہوا تھا جس دن میری شادی کی تاریخ رکھی گئی تھی ہاں بات بہت پہلے سے چل رہی تھی۔۔اور اب بات طے ہو چکی ہے نکاح کے بارے میں سب خاندان والوں کو پتہ لگ چکا ہے سب انوائیٹیڈ ہے اور تم انکار نہیں کر سکتی کیونکہ یہ ابا کا فیصلہ ہے اور تم انہیں اچھے طریقے سے جانتی ہو وہ اپنے فیصلے سے نہیں پھرتے "

زہرا نے اسے یہ ساری بات آرام سے سمجھائی اور پھر اٹھ کر واشروم چلی گئی اسے ابھی نماز بھی پڑھنی تھی۔۔۔

زہرا کے جانے کے بعد نور کچھ دیر بے یقینی سے بیٹھی رہی اور پھر زہرا کے کمرے سے نکل گئی۔۔تو اتنے دن پہلے بات طے ہوئی ہے اور اس کو آج پتہ چل رہا ہے اسکو ایک دم سے مصطفیٰ کی وہ بات یاد آگئی جو اسنے اسکے کان میں کہی تھی کیونکہ وہ اتنی بے وقوف بھی نہیں تھی۔۔اور وہ بات یاد آتے ہی اسکا خون کھول اٹھا۔۔

مطلب وہ جانتا تھا۔۔غلیظ انسان، بد تمیز ایک دم سے اسکے منہ سے مصطفیٰ کے لئے کئی گالیاں نکلی تھی۔۔

"یہ زہرا کی شادی کی تاریخ رکھنے کے بعد کا قصہ ہے"

مصطفیٰ جیسے ہی چچا کے سٹڈی روم میں داخل ہوا اپنے باپ کو پہلے سے وہاں موجود دیکھ کر اسے کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اسنے سلام کیا اور خالی پڑی کرسی پہ آرام سے بیٹھ کر پہلے اپنے باپ اور پھر چچا کو دیکھا جیسے پوچھنا چاہتا ہو کہ کیا بات ہے۔۔

" تو تم نے کیا سوچا ہے۔۔ "

پوچھنے والے اسکے باپ تھے۔

" کس بارے میں ؟؟ "

" تمہارے اور نور کے رشتے کے بارے میں "

کمال صاحب آرام سے اسکی طرف دیکھ کر بولے تھے

مصطفیٰ نے باپ کو دیکھا اور اطمینان سے بس اتنا کہا۔

" نور العین نہیں مانے گی اگر میں مان بھی گیا۔۔"

" تم راضی ہو؟؟ "

اب پوچھنے والے اسکے چچا تھے

" اگر میں راضی ہو بھی گیا تو اسے کیسے منائیں گے وہ مجھے پسند نہیں کرتی اور "

ابھی اسکا جملہ پورا ہوتا کہ بیچ میں زمان صاحب بول پڑے۔۔

"اگر تم راضی ہو تو نور کو مجھ پہ چھوڑ دو۔۔ "

" لیکن چچا آپ اسکے ساتھ زیادتی نہیں کرینگے وہ جیسا چاہیں گی ویسا ہی ہو گا۔۔ "

اسنے چچا کو خبر دار کیا تھا۔۔

" میں اسکا باپ ہوں تم سے بہتر اسے جانتا ہوں۔۔ "

زمان صاحب نے آہستگی سے کہا تھا۔۔

تو تم راضی ہو؟؟"آخری بار اسکے باپ نے اس سے پوچھا تھا۔۔ "

"میں راضی ہوں۔۔اگر نور راضی ہوئی تو بس صحیح ہے پھر جیسے آپ لوگ چاہے۔۔ "

اسکے کہنے پہ دونوں بھائیوں کے چہروں پر مسکراہٹ دوڑ گئی تھی اور سب سے پہلے زمان صاحب نے اسے گلے سے لگایا تھا۔۔پھر کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ سٹڈی سے نکل گیا تھا۔۔

پر صبح کی طرح آج بھی وہ لیٹ اٹھی تھی کالج سے چھٹی کی ہوئی تھی۔۔واشروم جا کر ہاتھ منہ دھو کر جیسے ہی نیچے آئی زہرا لاونج میں بیٹھی اپنے فون پر کچھ دیکھ رہی تھی نظر اٹھا کہ اسے دیکھا

۔۔

ہلکے نیلے رنگ کی شرٹ کے ساتھ نیلے ہی رنگ کا ٹراؤزر پہنے بالوں کا جوڑا بنائیں وہ نیچے آرہی تھی۔۔نور آکر زہرا کے ساتھ بیٹھ گئی لیکن دھیان کہیں اور تھا

" نور؟؟ "

زہرا نے اسکو ہلکا سا ہلا کر پکارا تو وہ خیالوں سے نکلی۔۔

" ہاں۔۔ "

نور نے زہرا کو دیکھا۔۔

" کیسی ہو؟؟ "

" کیسی لگ رہی ہوں ؟؟ "

جاب کے بجائے سوال کیا تھا۔۔

" الجھی ہوئی۔۔ "

زہرا نے اسے دیکھ کہ کہا تھا۔

" اچھا۔۔۔۔ "

نور نے نیلی آنکھیں اٹھا کر اپنی بہن کو دیکھا تھا اور ہلکا سا مسکرائی۔۔

زہرا نے بھی ہلکا سا مسکرا کر اسے دیکھا اور بس اتنا کہا۔۔

"دیکھو نور جمعے کو ہم دونوں کا نکاح ہے پلیز کچھ گڑبڑ نہیں کرنا۔۔ "

" جو ہو چکا وہ ہو چکا اب میں کیا کر سکتی ہوں ؟ "

نور نے ہلکی آواز میں کہا تھا اور اپنی بہن کو دیکھا تھا زہرا نے بھی اسے دیکھا اور ہلکا سا مسکرا کر اٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔

میں تمہارے لئے ناشتہ بنانے جا رہی ہوں اگر تم ابا سے بات کرنا چاہتی ہو تو جا کے کر لو وہ "

" سٹڈی میں

زہرا نے اسے دیکھ کہ کہا اور اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

وہ اٹھی اپنے کمرے میں جا کے دوپٹہ اچھی طرح اوڑھ کر ابا کی سٹڈی روم کی طرف بڑھ گئی وہ ایک کوشش کرنا چاہتی تھی کیا پتہ ابا اپنا فیصلہ بدل لے۔۔

جیسے ہی وہ سٹڈی میں داخل ہوئی اسکے ابا کسی کتاب کے مطالعے میں غرق تھے جیسے ہی نور پہ نظر پڑی کتاب کو سائیڈ پہ رکھ کر کرسی کی طرف اشارہ کیا اور بیٹھنے کو کہا۔۔

وہ خاموشی سے بیٹھ گئی اور اپنے باپ کو دیکھا۔۔ جو اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔

'کیسا ہے میرا بچہ ؟؟ '

انہوں نے پوچھا تھا۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔ "

اسنے مختصر جواب دیا تھا کیونکہ وہ اپنے باپ سے اتنا قریب نہیں تھی بس کام کی بات ہی کرتی تھی۔۔

"چلو شکر ہے۔۔ "

زمان صاحب بولے تھے اور اسے دیکھا جیسے کہہ رہے ہو وہ بات کرو جو کرنے آئی ہو۔۔

"ابا آپ کو پتہ تھا کہ میں اسے پسند نہیں کرتی پھر بھی آپ نے میرا رشتہ اسی سے کیا۔۔ "

آخر کار اسنے کہہ ہی دیا۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آواز رندھ گئی رونا آرہا تھا اسے بہت سارا رونا۔۔

نور میرے بچے یہ رشتہ میری مرضی سے ہوا ہے اور مجھے پتہ ہے مصطفی کیسا لڑکا ہے میں اسکے رگ رگ سے واقف ہوں۔۔ "

اور میں یہ اس لئے نہیں کہہ رہا کہ وہ میرا بھتیجا ہے میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ میں نے اسے بڑا کیا ہے اپنے ہاتھوں سے۔میں نے اسکی تربیت کی ہے "

" کیا اب بھی تم کہو گی کے وہ تمہارے لئے صحیح نہیں ہے اور میں نے غلط کیا ہے؟ "

اسکے ابا نے آرام سے اسے کہا تھا اور اب سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

" میں یہ نہیں کہہ رہی ابا کہ وہ اچھا نہیں ہے وہ اچھا ہوگا لیکن میرے لئے نہیں ہے "

باپ کی طرف دیکھتی وہ ہلکی آواز میں بولی تھی۔۔

" وہ تمہارے لئے ہی اچھا ہے "

" ابا مجھے ابھی آگے پڑھنا ہے۔۔ "

اسنے ایک اور جواز پیش کیا تھا۔۔

تو ابھی رخصتی نہیں ہو رہی تم جب تک چاہے پڑھ سکتی ہو اور ویسے بھی مصطفیٰ کو کوئی اعتراض "

" نہیں تمہارے پڑھنے پر۔۔

اسکے ابا نے بھی وہی جواب دیا تھا جو زہرا نے دیا تھا اسے اور رونا آنے لگا تھا۔۔

"لیکن ہم ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتے ابا۔۔ آپ بے شک اس سے پوچھ لے۔۔ "

www.novelsclubb.com

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی ایسی کیا بات کہیں جس سے یہ رشتہ ختم ہو جائے۔۔

مصطفٰی سے پوچھ کر ہی یہ سب ہو رہا ہے نور بچے تمہیں لگتا ہے ہم اس سے بنا پوچھے یہ سب کر رہے ہے۔۔۔ "

تو صرف اسے ہی بے خبر رکھا گیا اس ڈرامے سے صرف مجھ سے ہی چھپایا گیا۔۔۔

آخر کیوں نہیں سمجھ رہے آپ لوگ مجھے نہیں کرنی مصطفٰی سے شادی ابا وہ اس دنیا کا آخری مرد بھی بچے میرے لئے میں تب بھی اس سے شادی نہیں کرونگی پلیز آپ رکوائیں یہ نکاح ابا آپ رکوا سکتے ہے۔۔ "

نور نے ایک آخری کوشش کی تھی اس نکاح کو رکوانے کی۔۔

غصہ بھی آرہا تھا رونا بھی، بے بس سی ہو گئی تھی وہ۔۔

" لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ جنکا ملن اوپر والے نے لکھا ہوتا ہے وہ مل کہ ہی رہتے ہے۔۔ "

"نور تمہیں پتہ ہے بچے ایک بار ہمارے ہاں جو بات پکی ہو جائے وہ نہیں ٹوٹتی پھر۔۔۔ "

اسکے ابا اسے آرام سے کہہ رہے تھے لیکن نور کو انکی بات میں غصے کی جھلک صاف محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اور نہ ہی یہ نکاح رو کے گا کیونکہ ہم سب کو انوائیٹ کر چکے ہے اور اس جمعے کو تم دونوں کا " نکاح ہے۔۔اب اس بارے میں اور کوئی بات نہیں ہو گی۔۔جاؤ اور تیاری کرو نکاح کی میں کوئی " اور رونا دھونا دیکھوں اور نہ کچھ اور سنوں۔۔بس بات ختم۔۔

زمان صاحب بات ختم کر کے جا چکے تھے اور وہ تنہا بیٹھی رہ گئی تھی سب کچھ اس کے ہاتھ سے پھسلتا جا رہا تھا اور وہ کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔

ایک دم سے سٹڈی میں اسے گھٹن محسوس ہوئی تھی سانس لینے کے لئے اسے لگا ہوا نہیں آ رہی۔۔

تو اس نے خاموشی سے کرسی چھوڑی اور سٹڈی کے دروازے کی طرف بڑھ گئی اور پھر سیدھا اپنے کمرے میں گئی تھی اور پوری رات اسنے سوگ مناتے ہوئے گزاری تھی۔۔

اگلی صبح اسکی آنکھ زہرا کے اٹھانے سے کھلی تھی زہرا کو نظر انداز کر کے واشروم گئی اور جب باہر آئی تو زہرا انہیں تھی وہ اب نیچھے آگئی تھی اور ناشتہ کر رہی تھی ناشتہ کر کے وہ پھر سے اپنے کمرے میں بند ہو گئی اور پھر دوبارہ رات کے کھانے پہ جب اسنے آنے سے انکار کیا تو ابا خود اسکے پیچھے آئے تھے اسے منا کر نیچھے لے آئے اور سب نے مل کر کھانا کھایا تھا۔۔

کھانے کہ بعد سب لاونج میں بیٹھے تھے کہ ایک دم سے ڈور بیل بجی۔۔

"میں دیکھتا ہوں۔ "

زمان صاحب اٹھنے ہی لگے تھے کہ نور نے انہیں بیٹھنے کا کہہ کر خود دیکھنے گئی۔۔

جیسے ہی اسنے دروازہ کھولا سامنے مصطفیٰ کھڑا تھا۔اور مصطفیٰ کو دیکھ کہ نورالعین کا دل کیا اسکا یہ خوبصورت چہرہ بگاڑ دے تاکہ کسی کو منہ دیکھانے کہ قابل نہ رہے۔۔

" آئیں مصطفیٰ کمال صاحب بہت سے حساب نکلتے ہے میرے آپ کی طرف "

اس نے مصطفیٰ کو راستہ دیتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا جیسے ہی مصطفیٰ اندر آیا وہ اسکے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔

جی بتائیں نورالعین زمان صاحبہ تاکہ میں آپ کے "

" سارے حساب سود سمیت چکتا کر دوں۔۔

مصطفیٰ کو بھی زہرا نے بتا دیا تھا کہ نور کو پتہ چل چکا ہے آگے سے مصطفیٰ نے آرام سے اسے کہا تھا۔۔

" اسے پتہ تو چلنا تھا زہرا ساری عمر تھوڑی چھپا سکتے تھے ہم اس سے "

اور اب وہ تیار تھا اسکے گولہ باری کے لئے۔۔

" تو تمہیں پتہ تھا اس سارے میس کہ بارے میں؟؟"

نور نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا تھا۔

"ہاں میں جانتا تھا۔"

مصطفیٰ نے آرام سے کہا تھا۔۔

" تم نے منع کیوں نہیں کیا؟؟ "

www.novelsclubb.com

" کیوں منع کرتا میں ؟؟ "

" کیونکہ میں تمہیں پسند نہیں کرتی اور نہ تم مجھے پسند کرتے ہو۔۔۔ "

نور نے اسے غصے سے کہا تھا۔۔

مجھے پتہ ہے تم مجھے پسند نہیں کرتی۔۔ لیکن تم سے کس نے کہا کہ میں تمہیں پسند نہیں کرتا؟؟"

"

مصطفیٰ نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا تھا یقیناً اسے چھیڑ رہا تھا۔۔

" مصطفیٰ کمال میرا صبر مت آزماؤ اور یہ نکاح رکواؤ۔۔ "

نورالعین نے اسے آخری وارننگ دی تھی۔۔

اگر اتنا ہی یہ نکاح رکوانے کا شوق ہے تو تم رکواؤ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں محترمہ "

۔۔۔"

مصطفیٰ کا سکون ابھی تک ویسا ہی تھا۔۔

میں نے کیا ابا کو انکار وہ نہیں مان رہے میری بات تمہاری بات مان لینگے مجھ سے زیادہ وہ "
"تمہیں پسند کرتے ہے۔۔

نورالعین نے بے بسی سے کہا تھا۔۔

" لیکن مجھے کوئی اعتراض نہیں تو میں کیوں انکار کروں ڈیئر نورالعین۔۔"

" مصطفیٰ کمال میں تمہاری زندگی جہنم بنادو گی۔۔ "

نور نے آنکھوں میں بے تحاشہ غصہ لیئے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا۔۔

" تمہارے ساتھ جہنم میں بھی رہ لونگا نورالعین زمان "

اور یہ آخری بات مصطفیٰ نے بہت سنجیدگی اور عجیب انداز میں کہی تھی نور خود بھی شاکڈ رہ گئی

۔۔

مصطفیٰ نے نور کے شاکڈ چہرے کو دیکھا اور ہلکا سا مسکرا کر اسکے آگے سے نکل کر اندر داخل ہو گیا

۔۔

پیچھے نورا ابھی تک شاکڈ کھڑی تھی جب ہوش میں آئی تو بہت سارا غصہ دباتی اندر کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

نکاح سے ایک دن پہلے مائدہ نور سے ملنے آئی تھی اور اب وہ نور کے سامنے سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی کیونکہ جو بھی تھا خبر تو مائدہ نے بھی چھپائی تھی اس سے۔۔

دیکھو نور سب نے کہا تھا کہ ایسی میں تمہاری بہتری ہے کہ تمہیں نہ بتائیں اور پھر وقت آنے " " پہ بتادیں گے ورنہ میں تمہیں بتانا چاہتی تھی کب سے لیکن سب نے کہا تھا کہ نا بتاؤ۔۔

مائدہ نے اسے آرام سے بتایا تھا۔۔اور نور چپ چاپ اسکے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔

تم نے بہت غلط کیا مائدہ تمہیں مجھے بتانا چاہیئے تھا اگر مجھے پہلے پتا ہوتا تو اب تک میں یہ سب " " رکوا چکی ہوتی۔۔

نور نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا۔۔

لیکن اب جو ہونا تھا ہو گیا اور تمہارے بھائی کو تو شوق ہے نا میرے ساتھ جہنم میں بھی رہنے کا "
تو اب اسے پتا لگے گا کہ نور العین زمان ہے کیا چیز اسے نہیں پتہ وہ کس دلدل میں خود کو دھکیل
رہا ہے۔ "

نور نے مائدہ کو دیکھا اور آرام سے چبا چبا کہ ایک ایک لفظ بولا تھا اور کمرے سے نکل گئی۔۔مائدہ
بھی حیران ہو کے اسکے پیچھے گئی تھی۔۔

اور پھر آخر کار نکاح کا دن بھی ان پہنچا۔۔

نور العین اور زہرا دونوں پارلر میں تھی انکے ساتھ مائدہ بھی تھی۔

اور جیسے ہی زہرا کا میک اپ مکمل ہوا وہ نور کی طرف مڑی جو آلریڈی تیار ہوئی بیٹھی تھی۔۔۔

"ماشاءاللہ نور تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔ "

سفید نکاح کا جوڑا جس پہ ہلکا ہلکا گولڈن کام ہوا تھا ہلکا سا میک اپ اور نازک جیولری پہنے ہاتھوں پہ مہندی لگائے

(جو مائدہ نے اسے رات کو ہی زبردستی لگائی تھی ورنہ وہ کہہ رہی تھی کہ کونسا پسندیدہ شخص سے نکاح ہو رہا ہے جو مہندی لگاؤں اسکے لئے) بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

" آپ بھی کم نہیں لگ رہی آپی۔۔ "

نور نے خود کی تعریف نظر انداز کر کے زہرا کو دیکھا جس پہ آج الگ ہی روپ آیا تھا۔۔

دونوں بہنوں کو نظر بھر کہ دیکھتی مائدہ آگے آئی اور دونوں کو گلے لگا کر ساتھ لگایا۔

" میں آپ دونوں سے بہت پیار کرتی ہوں۔۔ "

مائدہ نے بس اتنا ہی کہا اور زہرا اور نور نے اسکا گھیرا تنگ کیا۔۔

تینوں جیسے ہی الگ ہوئی مائدہ کے فون پہ حمدان کی کال آنے لگی جو کہہ رہا تھا کہ اگر وہ لوگ تیار ہے تو باہر آجائیں کیونکہ وہ آچکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اور پھر وہ تینوں باہر آگئی تھی۔۔ حمدان نے انکو دیکھ کہ گاڑی کہ دروازے کھولے اور خود بھی گاڑی میں آکر بیٹھ گیا۔۔

"ماشاءاللہ تینوں بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔ "

حمدان نے تینوں کی کھلے دل سے تعریف کی تھی اور گاڑی گھر کی طرف موڑ دی۔۔ کیونکہ نکاح کا فنکشن چھوٹا سا تھا اتنے لوگ نہیں تھے بس خاندان والے ہی مدعو تھے۔۔

" تم بھی بہت پیارے لگ رہے ہو پارٹنر۔۔ "

نور نے اسے مسکرا کر دیکھ کہ کہا تھا جو نیلے رنگ کہ شلوار قمیض میں واقعی بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔

میں کب پیارا نہیں لگتا پارٹنر؟؟"اس نے بھی مسکرا کر نور کو دیکھا تھا۔۔ "

اب وہ لوگ ہلکی پھلکی گفتگو کر رہے تھے اور گھر کی طرف جا رہے تھے۔۔ نور ان سے بات تو کر رہی تھی لیکن اسکا دماغ آج کے فنکشن کی وجہ سے الجھا ہوا تھا۔

بے دھیانی سے کسی نہ کسی بات کا جواب دیتی جاتی۔۔

جیسے ہی گاڑی گھر کے پاس آ کے رکی سب سے پہلے مائدہ اتری تھی اور پھر نور اور اسکے بعد زہرا ۔۔دروازے میں ہی سیدہ بیگم اور باقی لوگ بھی کھڑے تھے انکے استقبال کے لئے۔۔

ان دونوں کو اندر لایا گیا اور لان کی طرف لے گئے جہاں سارے انتظامات کیے گئے تھے نکاح کے فنکشن کے مطابق ہلکا سا سفید پھولوں کا ڈیکوریشن بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔

اور اب دونوں کو سٹیج پر بیٹھایا گیا تو کئی لوگوں کے منہ سے بے ساختہ ماشاءاللہ نکلا تھا بہت سارے لوگوں نے مصطفیٰ اور ارتضیٰ کی قسمت پہ رشک کیا تھا۔۔

وہ دونوں لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔۔

سیدہ بیگم دونوں کے قریب آئی اور دونوں کے ماتھے چوم کر انکو دعائیں دے کر نیچے اتر آئی ۔۔۔

کمال صاحب کی فیملی آچکی تھی عورتیں ساری لان میں تھی جبکہ مردوں کے لئے الگ سے انتظام کیا گیا تھا۔۔

اب بس زہرا کی سسرال والوں کا انتظار تھا جو راستے میں ہی تھے۔۔اور ان کے بعد نکاح کا فریضہ انجام دیا جائے گا۔۔

اور اب زہرا کے سسرال والے بھی آچکے تھے اور نکاح کی تیاری ہو رہی تھی پہلے زہرا کا نکاح تھا اور پھر نور کا۔۔

اور اب کچھ مرد اندر آچکے تھے زہرا کا نکاح پڑھوانے۔۔

اور اسکی دائیں جانب بیٹھی نور تر تر کانپ رہی تھی۔۔کہ جس سے وہ ساری زندگی چھڑتی رہی جس سے نفرت کرتی رہی ساری زندگی،اب ساری زندگی اسی کے نام کرنے جا رہی تھی۔۔

زہرا کا نکاح ہو چکا تھا اور اب نورالعین کا نکاح پڑھوانے والے تھے۔۔

جیسے ہی مولوی نے اس سے اسکے حقوق کسی اور کے نام کرنے کا پوچھا۔۔اسے اپنے جسم سے ساری توانائی نکلتی محسوس ہوئی اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔ایسے لگا جیسے مولوی نے اس سے اسکی ساری توانائی اپنے ان کچھ لفظوں سے چوس لی ہو۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اسکا دماغ کہیں اور تھا جب کسی نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کہ تسلی دی تھی کہ ہاں کرلو۔۔

مولوی صاحب نے دوبارہ پوچھا تھا۔

نورالعین زمان ولد زمان عالم آپ کا نکاح مصطفیٰ کمال کے ساتھ حق مہر ایک لاکھ روپے سکہ "رائج الوقت طے کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے۔۔"

" قبول ہے۔۔۔ "

اسنے آہستہ سے کہا تھا۔۔اور اپنے کہے الفاظ اسکے کانوں میں گونجنے لگے۔۔۔

" اگر میرے لئے وہ آخری شخص بھی ہوا تب میں اس پر تھوکوں گی بھی نہیں "

مولوی صاحب نے دوبارہ پوچھا۔

اسنے دوبارہ وہی جوب دیا۔۔

اپنا آپ اس شخص سے منسوب کردیا تھا۔۔جس سے اسنے ساری زندگی پناہ مانگی تھی جس کہ وہ منہ بھی نہیں لگنا چاہتی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اوراب مولوی صاحب نے آخری دفعہ پوچھااوراسنے

" قبول ہے۔۔۔ "

کہاتھااورایسالگا جیسے جسم سے آج صحیح معنوں میں جان نکلی ہو۔۔ جیسے اسے آج پتا چلا ہو کہ بے بسی صحیح معنوں میں کیا ہوتی ہے اس پر قیامت گزری تھی اوراسنے سہہ لی تھی اوراسے لگا تھا کہ اگر خود کو مصطفیٰ کے نام سے منسوب ہو کے بھی کچھ نہیں ہوا تو آگے اور بہت بڑے کارناموں سے بھی لڑ لیگی۔۔

اور پھر اسنے نظر اٹھا کر اپنے بائیں جانب ساتھ کھڑے باپ کو دیکھا جو شکر گزار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اپنی ماں کو دیکھا جو مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔

اپنے ساتھ بیٹھی زہرا کو دیکھا جو اسکو گلے سے لگا کر اب پیار کر رہی تھی اور دعا دے رہی تھی۔۔

اوراسنے سوچا کہ اب اسکا امتحان شروع ہوا ہے۔۔۔

کیونکہ وہ ایسے انسان سے منسوب ہو گئی تھی جیسے اسنے سب سے زیادہ نفرت تھی اوراب تو اسکا چہرہ بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔

اور پھر جب اسکی نظر اٹھی تو سامنے منظر کو دیکھ کہ ٹھہر گئی۔۔

مصطفٰی اور ارتضٰی دونوں اندر آگئے تھے اور اب سٹیج کی طرف ہی آرہے تھے۔۔

نور نے مصطفٰی کو دیکھا جو سفید شلوار قمیض پہنے اور اس پر کالا چادر کندھوں پر ڈالے سامنے سے آرہا تھا۔۔

مسکرا کر ارتضٰی سے کچھ کہتا ہوا۔۔آج کچھ بدلا ہوا الگ رہا تھا۔۔اسکے سامنے آیا اور اب اسکے سنگ بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اور اب لگا تھا کہ منظر مکمل ہو گیا ہے۔۔

مصطفٰی نے زرا سا رخ موڑ کہ نور کو دیکھا۔۔اور نور کو لگا جیسے اگر اسنے نظریں نہیں ہٹائی تو وہ اسکے دل کے سارے راز جان لیگی اور وہ تھا بھی کھلی کتاب۔۔

" آج تو بجلیاں گرا رہی ہو محترمہ "

مصطفی اسکے قریب ہو کے اسکے کان میں ہلکا سا کہا تھا اور وہ سن ہو گئی تھی۔۔ایک تو اتنا قریب بیٹھا تھا بد تمیز۔۔اوپر سے اسکے جملے۔۔

" افف مصطفی مجھ سے دور رہو نہیں تو بہت برا پیش آونگی ابھی تم مجھے جانتے نہیں۔۔ "

نور نے اسے ہلکا سا کہا تھا۔۔

اچھا اب تو مجھے پرمٹ مل چکا ہے تمہارے قریب رہنے کا اب تو تم کچھ نہیں کہہ سکتی۔۔ "

" میری عورت ہو گئی ہو اب تم۔۔۔

مصطفی ہنوز ویسے ہی بیٹھا ہلکے سے آواز میں کہہ رہا تھا حالانکہ دیکھ سامنے رہا تھا۔۔

اور مسکراہٹ تو اسکے لبوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے پوری کائنات پالی ہو اسنے

۔۔

تمہیں کیا لگ رہا ہے یہ سب کہتے ہوئے تم اچھے لگ رہے ہو ہاہ یہ سب کہتے ہوئے اتنے چیپ "

"لگ رہے ہو کہ میں تمہیں بتا نہیں سکتی تو تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم چپ رہو۔۔۔

" اور آئندہ مجھ پر رعب ڈالنے کی کوشش کی تو اچھا نہیں ہوگا تمہارے لئے۔۔ "

نور نے غرا کر اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا اور ایک دم سے اسنے بھی اسے دیکھا تھا۔۔ دونوں کی نظریں ملی تھی۔۔ مصطفیٰ کی نظریں جیسے کچھ کہہ رہی ہو جیسے کہہ رہی ہو کہ مجھے پڑھو نور العین زمان۔۔ جانو کہ تم میرے لئے کیا ہو۔۔۔ نور نے بے ساختہ نظریں پھیر لی تھی اور سامنے دیکھنے لگی۔۔

کچھ بھی ہو وہ فلحال اپنے مقصد سے نہیں ہٹ سکتی تھی اور نہ اسکی اس باتوں میں آنے والی تھی۔۔

لوگ آجا رہے تھے مبارک باد دے رہے تھے دونوں جوڑوں کو سراہ رہے تھے تعریف کر رہے تھے۔۔

کچھ دیر بعد کھانا کھل جانے کی خبر آئی تھی تو لوگ کھانا کھانے چلے گئے جسکا انتظام الگ سے کیا گیا تھا۔۔

اب صرف گنتی کہ کچھ ہی لوگ لان میں بچے تھے۔۔

مائدہ کبھی ادھر بھاگ رہی تھی تو کبھی ادھر۔۔

زہرا ارتضیٰ کی کسی بات پہ چھینپ کہ مسکرا رہی تھی جو اب اسے ایک خوبصورت انگوٹھی پہنا رہا تھا۔۔

" اب تم ایسے کبھی نہیں اتارو گی میری محبت کی نشانی ہے یہ۔۔ "

ارتضیٰ مسکرا کہ اسے بتا رہا تھا جتا رہا تھا۔

اور وہ مسکرا کر سر ہلا رہی تھی۔۔

"تمہارے لئے کچھ لایا ہوں محترمہ۔۔ "

مصطفیٰ نے نور کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

" مجھے نہیں چاہیے۔۔ "

نور نے ناک کی سیدھ میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

" دیکھ تو لو میڈم "

" نہیں دیکھنا میں نے "

" لیکن میں نے تو تمہارے لئے لیا ہے "

مصطفٰی نے آہستہ آواز میں کہا تھا۔۔

" میں نے تو نہیں کہا تھا "

نور نے بے نیازی سے کہا تھا۔

" ہاں تم نے نہیں کہا تھا میں نے تمہارے لئے اپنی مرضی سے لیا ہے۔ "

وہ اب بھی اسے دیکھ رہا تھا۔

اور میں کب سے تمہاری مرضی کی چیزیں "

" پہننے لگی؟؟

نور نے غصے میں اسکی طرف دیکھ کہ طنزیہ سا کہا تھا۔۔

لیکن تمہں لیناہو گا چاہے تم پہننا چاہو یا نہیں۔۔"مصطفی نے بھی اسکی آنکھوں میں آنکھیں " ڈال کر کہااور جیب سے ایک خوبصورت بریسلٹ جس پہ انفینٹی کا سائن بنا ہوا تھااور اس سائن کے ساتھ ایک خوبصورت سوان بھی لٹک رہا تھا۔۔

مصطفی نے وہ بریسلٹ اسکے ہاتھ پہ رکھ دیااور اسے دیکھا۔

" ایک بار کہہ دیا نہیں چاہیے تو نہیں چاہیے نا میرا دماغ کیوں کھا رہے ہو؟؟ "

نور نے بریسلٹ دوبارہ اسکے ہاتھ پر رکھ دیا تھا۔۔

تم اسے پہننا نہیں چاہتی مجھے پتا ہے لیکن رکھ لو ہو سکتا ہے کسی دن تمہارا اسے پہننے کا دل " کرے۔۔

مصطفی دھیرے دھیرے بول رہا تھا۔۔

اور جس دن تم نے اسے پہنا اس دن مجھے یقین ہو جائے گا کہ جس سفر پہ میں نکلا ہوں اس پر " " میں اکیلا نہیں ہوں نور العین زمان میرے ساتھ ہے۔۔

www.novelsclubb.com

مصطفی نے بریسلٹ اب اسکی گود میں رکھ کہ کہا تھا اور چہرہ پھیر لیا تھا۔۔

اور اب وہ بریسلٹ نورالعین کے گود میں رکھا ہوا تھا اس نے لے لیا تھا لیکن یہ طے تھا وہ یہ بریسلٹ نہیں پہننے والی تھی اس زندگی میں تو کبھی نہیں۔۔

شام ہو چکی تھی اندھیرا چھا چکا تھا کچھ لوگ جا چکے تھے کچھ ابھی تک تھے وہ لوگ بھی لان سے اندر آ گئے تھے نکاح کا فنکشن ہو چکا تھا زہرا کہ سسرال والے بھی جا چکے تھے کیونکہ کل بارات تھی اور سب نے تیاری کرنی تھی۔۔

اب صرف کمال صاحب کی فیملی تھی نور لوگوں کہ گھر اور کچھ خاندان والے جو زہرا کی شادی اٹینڈ کرنے آئے تھے۔۔

مائدہ نور کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی نور نے نکاح کا جوڑا بدل لیا تھا اور سادہ سے کپڑے پہن لئے تھے اور اب وہ صوفے پر مائدہ کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی زہن میں بہت کچھ چل رہا تھا سب کے سوالوں کے جوابات ہوں، ہاں میں دے رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"اکثر ہماری زندگی میں ایسے فیصلے ہو جاتے ہے جنکے بارے میں ہم نے سوچا بھی نہیں ہوتا ہم چاہے جتنا بھی ان فیصلوں کو روکنے کی کوشش کرے انہیں نہیں روک پاتے کیونکہ وہ فیصلے پہلے سے لکھے ہوتے ہے ہم چاہے بھی تو نہیں بدل سکتے"

"نور تم ٹھیک ہو؟؟"

مائدہ نے اسکا کندھا ہلایا تو وہ ہوش میں آئی اور اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

"میں پوچھ رہی تم ٹھیک ہو؟؟ اگر تھکی ہوئی ہو تو چلو ویسے بھی بہت لیٹ ہو گیا ہے سونے چلتے ہے۔۔"

نور نے اسے دیکھا اور پھر ہاں میں سر ہلا کے وہ دونوں نور کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔ آج کا دن بہت بھاری تھا بہت زیادہ۔۔۔

وہ دونوں کمرے میں آ کے نور کے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

"اب کیا ہو گا مائدہ؟"

نور نے اسے عجیب انداز میں پوچھا تھا۔۔

" کچھ نہیں ہو گا جو ہونا تھا ہو گیا۔۔ مصطفیٰ لالا بہت اچھے ہے تمہارا خیال رکھے گے۔۔ "

مائدہ نے آرام سے کہا تھا۔۔

" مائدہ تمہیں پتہ ہے لوگ کہتے ہے کہ نکاح کے بعد لڑکیوں کے دل بدل جاتے ہے چاہے شادی انکی پسند سے ہو یا نا ہو لیکن بعد میں انہیں اپنے شوہر سے محبت ہو جاتی ہے۔۔ تو کیا مجھے بھی تمہارے لالا سے۔۔۔ "

نور العین نے عجیب انداز میں بات شروع کی تھی اور بے بسی سے ادھوری چھوڑ دی۔۔

"تو تمہیں کیا لگتا ہے ؟؟ "

مائدہ نے پوچھا تھا۔۔

" مجھے نہیں پتہ۔۔ "

نور کے آواز اتنی آہستہ تھی کہ بمشکل ہی مائدہ سن پائی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

تمہیں ڈر لگ رہا ہے نور العین زمان کہ کہیں تمہیں مصطفیٰ کمال سے محبت نہ ہو جائے "

"۔۔۔

مائدہ نے اسے دیکھ کہ کہا تھا اور اسکا سر اٹھا کہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کہ کہا۔۔

تم چاہے ساری دنیا کے لئے ایک پہیلی ہو نور العین زمان لیکن میرے لئے نہیں میں تمہیں " جانتی ہوں آنکھیں بند کر کے تمہارا چہرہ پڑھ سکتی ہوں۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے مجھے نہیں معلوم تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔۔" مائدہ آہستہ آواز میں اس سے کہہ رہی تھی اور وہ سن ہوئی بیٹھی اسے سن رہی تھی۔۔۔

" مجھے سب پتہ ہے نور کیونکہ میں صرف مائدہ کمال مصطفیٰ کمال کی بہن نہیں ہوں۔۔ "

ہلکا سا سانس اندر کھینچ کر مائدہ دوبارہ بولنا شروع ہوئی تھی۔۔۔

میں تمہاری دوست ہوں تمہاری بچپن کی دوست تمہاری ساتھی، تمہاری ہمراز، ہمارا بچپن " ایک ساتھ گزرا ہے، ایک ہی گھر میں ہم دونوں بڑی ہوئی ہے، میں تمہارا ہر قدم پہچانتی ہوں

۔۔بس میں تمہیں یہی کہوں گی کہ جو جیسے ہو رہا ہے اسے ویسے ہی ہونے دو سب کچھ وقت اور حالات پہ چھوڑ دو۔۔۔۔"

اسکی طرف دیکھتی مائدہ بول رہی تھی۔۔

" وقت سب صحیح کر دیتا ہے ہر گھاؤ بھر دیتا ہے ہر چیز بدل دیتا ہے جزبات، تعلقات، رشتے، خود کو وقت کے اور اللہ کے حوالے کر و اپنے ہر فیصلے پر خوش ہو جاؤ دیکھنا سب سہی ہو جائے گا ""۔۔

مائدہ نے اسے بہت کچھ سمجھایا تھا اور وہ سنتی رہی سر ہلاتی رہی۔۔ بہت دیر تک وہ دونوں باتیں کرتی رہی اور پھر نور کو پتا نہیں چلا کہ کب وہ سو چکی ہے۔۔ ہاں اسکو مائدہ کی بس آخری بات یاد تھی جو اسنے کہی تھی۔

" یہ نکاح لالا کی پسند اور رضامندی سے ہوا ہے نور اور وہ ہمیشہ تمہارا خیال رکھے گے بس انکا دل نہیں دکھانا "

اسکی آنکھ مائدہ کے اٹھانے پہ کھلی تھی۔۔

تم نے تیار نہیں ہونا نور کیا کرتی ہو یار اٹھو بارات ہے آج کیا بھول گئی ہو؟؟ بارہ بج چکے ہے "

اور تم ہو کہ آٹھ ہی نہیں رہی۔۔۔'

"۔ہاں ہاں اٹھ رہی ہو میری ماں۔۔"

نور نے کسمسا کر آنکھیں کھولیں تھی جیسے ہی وہ واشروم کی طرف بڑھتی۔۔۔

"یہ کپڑے تو لے لو پاگل عورت۔۔۔"

مائدہ نے اسکے کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

"نور کپڑے اٹھا کر واشروم کی طرف بڑھ گئی۔۔ "

پیچھے مائدہ پوری طرح تیار ہو کر اب کانوں میں ٹاپس ڈال رہی تھی۔۔اور اپنا دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی جب نور واشروم سے باہر نکلی ہلکے گلابی رنگ کا ٹخنوں تک آتا فراک،چوڑی دار پاجامہ پہنے اسکی طرف دیکھ کہ مسکرائی تھی۔۔

" مائدہ بیگم تم تو تیار بھی ہو گئی ہو۔۔ "

نور نے اسے چھیڑا تھا۔۔

"ہاں اب تم بھی شرم کر کے تیار ہو جاؤ سب شادی ہال کے لئے نکل چکے ہے۔۔ "

مائدہ نے اسے دیکھ کہ کہا تھا۔۔

"اچھا میں بس ہوتی ہوں ریڈی۔۔۔ "

"اوکے تم تب تک تیار ہو جاؤ میں تمہارے لئے کھانے کو کچھ لاتی ہوں۔۔ "

اور ہلکا میک اپ نہیں کرنا تم بھی ایک دن کی دلہن ہو۔۔ مصطفیٰ لالا کہ بھی کچھ ارمان ہونگے "

---"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

باہر نکلتی مائدہ نے اس سے فقط یہی کہا اور بھاگ گئی۔۔

مصطفیٰ کے یاد آتے ہی اسکے حلق میں گرہیں پڑنی لگ گئی تھی جیسے حلق میں کچھ تلخ اٹک گیا ہو۔۔

مائدہ جا چکی تھی اور وہ اب تیار بھی نہیں ہونا چاہتی تھی لیکن تیار ہونا تو تھا۔۔

آنکھوں پہ ہلکا گلابی شیڈ لگا کے آئی لائنر لگا کے مسکارا لگایا اور ہلکی براؤن لپ سٹک اور گالوں پہ ہلکا سا بلش لگا کے تقریباً پندرہ منٹ میں وہ تیار ہو چکی تھی اور اتنی سی تیاری میں بھی وہ کوئی اپسرا لگ رہی تھی اسکی نیلی آنکھیں چمک رہی تھی۔۔ جیسے گہرا سمندر۔۔

مائدہ نے نیچے سے اسے پکارا اور وہ ہیل پہن کر نیچے چلی آئی۔۔ تقریباً سب لوگ جا چکے تھے کچھ بوڑھی عورتیں رہ گئی تھی جو جانا نہیں چاہتی تھی۔۔

وہ کچن میں کھڑی سینڈوچ اور چائے پی رہی تھی جب مصطفیٰ اندر آیا تھا اور اسے دیکھ کہ ٹھہر گیا تھا۔۔

گلابی فراک، ہاتھوں پہ لگی مہندی، بال کھلے چھوڑے کچھ پیچھے ڈال رکھے تھے کچھ آگے تھے اور کانوں میں پیارے جھمکے ڈالے وہ کوئی اور ہی نور العین لگ رہی تھی۔۔ اسنے ہلکا سا کھنکار کر اسے

متوجہ کیا نور نے اسے دیکھا جو کالی شلوار قمیض پہ کالی چادر کندھوں پہ ڈالے، بال جیل سے پیچھے جمائے بڑا ڈیشنگ لگ رہا تھا (ہونہہ مجھے کیا جیسے بھی لگے) نور نے نظر انداز کر دیا اور اپنے کھانے کی طرف دیکھنے لگی۔۔

" لالا ہم تیار ہے بس نور ناشتہ کرلیں۔۔ '

مائدہ نے مصطفیٰ کو کہا تھا۔۔

'چلو ٹھیک ہے میں گاڑی میں دونوں کا انتظار کر رہا ہوں جلدی آنا۔۔ "

مصطفیٰ نے مائدہ کی طرف دیکھا اور کچن سے باہر نکل گیا۔۔

پانچ منٹ انتظار کے بعد وہ دونوں گھر کے گیٹ سے باہر نکلتی ہوئی دیکھائی دی۔۔ نور مائدہ کی کسی بات پہ مسکرا رہی تھی مصطفیٰ نے اسے نظر بھر کہ دیکھا تھا۔

اور پھر وہ جیسے ہی گاڑی کے نزدیک آئی مائدہ نے اسے آگے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

'نہیں مائدہ بلکل نہیں۔۔ '

نور نے اسکی نفی کی تھی ابھی وہ پیچھے بیٹھتی کہ مصطفیٰ کی بات پہ ٹھہر گئی۔۔۔

محترمہ آپ میرے ساتھ آگے بیٹھ سکتی ہے۔۔یقین کرے میری کمپنی کافی اچھی ہے آپ "

انجوائے کریگی۔۔"

"میں تمہارے ساتھ کسی سیر سپاٹوں پر نہیں جارہی جو میں تمہاری کمپنی کو انجوائے کرونگی۔۔"

نور نے غصے سے کہا تھا۔۔

" توبس پھر تو واقعی ٹھیک ہے دس منٹ کا راستہ ہے جلدی کٹ جائے گا۔۔ "

ابھی نور کوئی جواب دیتی کہ مائدہ بول پڑی۔۔

" کیا ہے لالا مڑا آپ لوگ بیچ سڑک پہ بچوں کی طرح لڑ رہے ہے۔۔ "

" میں تو نہیں لڑ رہا تمہاری دوست اور میری بیوی لڑ رہی ہے۔۔ "

نور اسے دیکھ کہ رہ گئی کس استحقاق سے وہ اسے میری بیوی کہہ رہا تھا اللہ۔۔۔۔

اور نور کی بس ہو گئی تھی آگے والی سیٹ کا دروازہ کھول کہ اندر بیٹھ گئی اور دروازہ زور سے بند کیا

--

مصطفیٰ ہلکا سا مسکرایا اور مائدہ کے بیٹھنے کے ساتھ ہی گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔۔ باقی کے راستے میں کوئی کچھ نہیں بولا تھا۔۔ جیسے ہی وہ شادی ہال پہنچے سب سے پہلے اترنے والی نور تھی۔۔ جیسے ہی مائدہ اترنے لگی مصطفیٰ نے اسکو زرا مسکرا کے دیکھ کہ شکریہ ادا کیا تھا اور وہ بھی اندر کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

دونوں کے اترنے کے بعد مصطفیٰ گاڑی پارک کر کے مردوں والی جگہ جا چکا تھا۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

ہال میں داخل ہوتے ہی وہ مائدہ پر برس رہی تھی کہ کیوں اسے آگے بڑھادیا تھا اور مائدہ اسے سمجھا رہی تھی جیسے ہی وہ دونوں سٹیج پہ پہنچی زہرا کو دیکھا سرخ لباس میں دلہن کے روپ میں وہ بہت حسین لگ رہی تھی

سب کچھ بھول کہ نور زہرا کہ گلے لگی اور اسکی تعریف کرنے لگی۔۔

"آپی آپ تو بہت پیاری لگ رہی ہی ماشاءاللہ۔۔ "

"تم بھی تو بہت پیاری لگ رہی ہو اور اتنی دیر سے کیوں آئی؟؟ "

زہرا نے تعریف کے ساتھ ساتھ دیر سے آنے کی وجہ بھی پوچھی تھی۔۔

زہرا آپی یہ سو رہی تھی میں نے کئی بار اسکو جگایا لیکن آگے سے کہتی پانچ منٹ اور۔۔اور پھر "

"سے سو جاتی تھی۔۔

نور کے کچھ بولنے سے پہلے ہی مائدہ بول پڑی تھی۔۔

"ہاں یہ تو ہے ہی نیند کی عاشق۔۔اور کس کے ساتھ آئی ہو دونوں حمدان کے ساتھ؟؟ "

زہرا نے پوچھا تھا۔۔

" نہیں مصطفیٰ لالا کے ساتھ۔۔ "

مائدہ نے کہا تھا۔۔

"اچھا چلو اچھا کیا۔۔ "

وہ تینوں خاموش ہو گئی تھی۔۔

ابھی نور کچھ کہتی کہ آمنہ بیگم آ گئی تھی۔۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ تینوں بہت پیاری لگ رہی ہو اور میری نور بچی پر تو نکاح کے بعد الگ ہی نور "

"آیا ہے ماشاءاللہ اللہ بری نظر سے بچائے۔۔

انہوں نے خلوص دل سے دعا دی تھی اور پھر زہرا کے سر سے اور ان دونوں کے سر سے کچھ

نوٹ وار کر ایک عورت کو دیئے تھے۔۔

"شکریہ ممانی۔۔میں زرا امی سے مل کہ آتی ہوں۔۔ "

نور نے آمنہ بیگم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دور سے ماں کو دیکھا جو اسکے باپ کے ساتھ کھڑی تھی

اور وہاں پہنچ گئی۔۔

"اسلام علیکم امی ابا۔۔ "

نور نے دونوں کو مسکرا کر سلام کیا۔۔

ماں نے اسے دیکھ کہ بلائیں لی اور باپ نے اسے سینے سے لگا کر ہلکا سا سر تھپتھپا کر خود سے الگ کیا
۔۔

" کیسا ہے میرا بچہ ؟؟ "

زمان نے اس سے پوچھا تھا۔۔

"میں ٹھیک ہوں ابا آپ کیسے ہے ؟؟ "

میں بھی ٹھیک میرے بچے بلکہ خوش ہوں دونوں بیٹیوں کو اتنی اچھی جگوں میں دیکھ کہ اب "
"اگر موت آ بھی جائے تو کوئی غم نہیں ہوگا۔۔

"کیسی باتیں کرتے ہے آپ بھی نا۔۔"

نور کی ماں نے اسے کہا تھا اور نور بھی ہول کہ رہ گئی تھی۔۔

"اللہ نہ کریں ابا۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

ابھی وہ کچھ کہتی کہ زمان صاحب کو کسی نے بلایا تھا باہر سے۔۔اور وہ چلے گئے نور بھی امی کے ساتھ آگئی تھی سٹیج پہ بیٹھی زہرا کو دیکھ رہی تھی۔۔جو بہت خوش تھی۔۔اسنے دل سے اپنی بہن کے لئے دعا کی۔۔مائدہ بھی اسکے ساتھ آکر بیٹھ گئی تھی کچھ عورتیں انکے ساتھ دائیں جانب بیٹھی ہوئی تھی۔۔

جو عام سی گھریلوں باتیں کر رہی تھی نور کو کوفت ہونے لگی پھر وہ اور مائدہ وہاں سے اٹھ کہ سٹیج پر آگئی اور زہرا کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی۔۔

کچھ ہی دیر میں کھانا لگ گیا اور اس کے بعد رخصتی کا شور۔۔۔

نور زہرا کے گلے لگی ہوئی رو رہی تھی اور زہرا اسے سمجھا رہی تھی کہ وہ اپنے ماموں کے گھر ہی تو جا رہی ہے۔۔

مائدہ نے نور کو زبردستی زہرا سے الگ کیا تو سیدہ بیگم اور پھر مائدہ کی ماں سب باری باری زہرا کے گلے لگے اور اسے سب کی دعاؤں میں رخصت کیا گیا۔۔

اور اب سب لوگ جا چکے تھے ہال خالی ہو چکا تھا۔۔

زمان صاحب اور سیدہ بیگم بھی اپنی گاڑی کی طرف بڑھے انکے پیچھے نور بھی تھی۔۔

اور پھر سب اپنی اپنی گاڑیوں میں گھر کی طرف بڑھ چکے تھے۔۔

جیسے ہی نور گھر پہنچی امی ابا کو شب بخیر کہتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی کیونکہ بدن دکھ رہا تھا اور وہ بہت تھکی ہوئی تھی منہ دھونے واشروم بھی نہیں جاسکتی تھی اس وقت وہ بس سونا چاہتی تھی

اپنے کمرے میں آکر سب سے پہلے اس نے اپنے لئے الارم لگایا کیونکہ صبح جلدی اٹھنا تھا زہرا کے لئے ناشتہ لیکر جانا تھا اسنے اور مائدہ نے۔۔

اور پھر اپنے پیر جوتوں سے آزاد کروائے جھمکے اتار کر بالوں کی چٹیا بنا کر اپنے بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹ گئی اور تھوڑی دیر میں وہ سو چکی تھی۔۔۔

اسکی آنکھ الارم کے بجنے سے کھلی تھی کھڑکی کی طرف دیکھا تو ہلکی پھلکی سورج کی کرنیں نکلی ہوئی تھی۔۔

جلدی سے بیڈ سے پیر نکال کر نیچے کی طرف بھاگی ابھی تک کل والے فراک میں گھوم رہی تھی

۔۔

جیسے ہی نیچے آئی سامنے سے مائدہ لاونج میں داخل ہوتی ہوئی نظر آئی مائدہ سے مل کر وہ دونوں کچن میں آئی تھی۔۔

مہمان ناشتہ کر رہے تھے جو جلدی اٹھے تھے ورنہ بہت سے ابھی تک سو رہے تھے۔۔

"امی زہرا آپی کا ناشتہ۔۔ "

اسنے ماں کو مخاطب کر کے کہا۔۔

"ہاں تیار ہے تم جا کے کپڑوں بدلو بس پھر آجانا۔۔"

"ٹھیک ہے امی۔ "

وہ کہتی ہوئی کچن سے نکلی اور مائدہ کو پانچ منٹ میں آتی ہوں کہہ کہ اوپر چلی آئی۔۔

جیسے ہی وہ نیچھے آئی سیدہ بیگم نے اسے کہا کہ سارا ناشتہ وہ لوگ گاڑی میں رکھوا چکے ہے بس تمہارا انتظار کر رہے ہے۔۔

اور وہ بھی انکے پیچھے گئی تھی باہر آئی تو حمدان آگے بیٹھا ہوا تھا اور مائدہ اس کے ساتھ اگلی سیٹ پر

۔۔

"شکر ہے مصطفی نہیں ہے۔۔ "

خود کے ساتھ بڑبڑاتی وہ گاڑی کی پچھلی سائیڈ پر بیٹھ چکی تھی اور حمدان گاڑی میں روڈ پر لا چکا تھا

۔۔۔

" ہاں تو بھابھی آئی مین نور کیسی ہو؟؟ نکاح فائیڈ ہو کے کیسا فیل کر رہی ہو؟ "

گاڑی کی خاموشی کو حمدان کی آواز نے توڑا تھا۔۔

سب سے پہلے مجھے بھابھی نا بولو نور ہی ٹھیک ہے اور ویسا ہی فیل ہو رہا ہے جیسا پہلے فیل ہوتا تھا "

"کیونکہ مجھے لگ ہی نہیں رہا میرا نکاح ہوا ہے۔۔

نور نے بے نیازی سے کہا تھا۔۔

"کیونکہ تم ماننا ہی نہیں چاہتی کہ تمہارا نکاح ہو چکا ہے اس لئے تمہیں ایسا لگ رہا ہے نور العین۔ "

مائدہ نے درمیان میں کہا تھا۔۔

"جو بھی ہو مجھے کچھ بھی فیل نہیں ہوتا مجھے ابھی بھی ایسا ہی لگتا ہے جیسے میں نور العین زمان ہوں"۔۔

اسنے کہا تھا۔۔۔

"تمہیں ایسا اس لئے فیل نہیں ہوتا کیونکہ تم ماننا ہی نہیں چاہتی کہ تم اب نور العین مصطفیٰ کمال بن چکی ہو"۔۔

حمدان نے آرام سے اسے کہا تھا۔۔

" جو بھی ہو میں نے پہلے ہی کہا تھا میں اسے قبول نہیں کرونگی۔۔اور نہ ہی میری نظروں میں اسکی اہمیت ہوگی۔۔۔۔ "

نور نے بے نیازی سے کہا تھا۔۔

" تو کب تک قبول کرنے کا ارادہ ہے آپ کا؟؟ "

مائدہ نے اس کی طرف رخ موڑ کہ پوچھا تھا۔۔

" اس جنم میں تو مجھے ناممکن ہی لگ رہا ہے کیونکہ جیسے اسکے تیور لگ رہے ہے نا۔۔ "

حمدان نے مسکرا کہ کہا تھا

" کتنا سمجھتے ہو نا تم مجھے حمدان۔۔ "

نور نے اس کو دیکھ کہ کہا تھا تو حمدان نے زرا سا سر خم کرکے داد وصول کی تھی۔۔

اچھا زیادہ بولو نہیں تم دونوں جلدی چلو لیٹ "

" ہو رہے ہے

مائدہ نے دونوں کو ٹوک دیا تھا۔۔ مصطفی سے زیادہ وہ حمدان کہ قریب تھی۔۔

"ہاں بس پہنچنے والے ہے۔۔ "

حمدان نے کہا اور گاڑی ایک گلی میں موڑدی جہاں زہرا کا گھر تھا۔۔

جیسے ہی وہ دونوں اتری حمدان نے گاڑی سائیڈ پہ کھڑی کر کے ساتھ حجرے میں چلا گیا۔۔۔

وہ دونوں اندر آئی تو گھر میں ہل چل تھی سب ولیمے کی تیاری کر رہے تھے۔۔

کسی کا دوپٹہ نہیں مل رہا تھا تو کسی کے کپڑے استری نہیں ہوئے تھے۔۔۔ کسی کو کنگھی چاہیے تھی تو کسی کا ایک جھمکا نہیں مل رہا تھا۔۔

نور جلدی سے اپنی ممانی کی طرف گئی اور اسکے پیچھے مائدہ بھی گئی تھی۔۔

"اسلام علیکم ممانی۔۔ "

نور نے انکے قریب پہنچ کر انہیں سلام کیا۔۔مائدہ نے بھی سلام کیا۔

" وعلیکم السلام میری بچیاں کیسی ہو کس کے ساتھ آئی ہو۔۔ "

ہم ٹھیک ہے ممانی اور حمدان کے ساتھ آئے ہے وہ حجرے میں گیا ہے سارا ناشتے کا سامان "
" گاڑی میں ہے آپ کسی کو بھیجے تاکہ وہ اندر لے آئے۔۔

نور نے سلام دعا کہ بعد پوری بات انہیں بتادی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں ملازمہ کو بھیجتی ہوں تم دونوں جاؤ زہرا سے ملو۔۔وہ جاگ گئی ہے۔۔ "
" بیوٹیشن اسکا میک اپ کروا رہی ہے۔۔

آمنہ بیگم نے ان دونوں کو کہا تھا اور خود ملازمہ کو آواز دے کر باہر کی طرف چلی گئی تھی۔۔

وہ دونوں جیسے ہی اندر آئی زہرا کو بیوٹیشن تیار کر رہی تھی۔۔سلور کلر کا ڈریس پہنے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

" آپی !!!!! "

دونوں ایک ساتھ چیخی تھی۔۔۔

" نور مائدہ تم دونوں۔۔۔ "

زہراان دونوں سے زیادہ خوش ہوئی تھی پھر دونوں کو گلے لگا کے پیار کیا اور گھر کے حال احوال پوچھنے لگی۔۔

"امی کیسی تھی اور مائدہ تائی کیسی تھی۔۔ابا، چچا سب کیسے تھے؟؟:"

دونوں سے ایک ساتھ سوالات کئے تھے اس نے۔۔۔۔

"سب ٹھیک تھے آپی آپ کیسی ہے۔۔ "

اب کی بار مائدہ بولی تھی۔۔

" میں بھی ٹھیک تم لوگوں کے سامنے ہوں اور بہت خوش ہو بتا نہیں سکتی۔۔۔ "

ماشاءاللہ۔۔۔اللہ کا شکر ہے بس کہ آپ ٹھیک اور خوش ہے ہم ناشتہ لیکر آئے تھے اور اب " چلتے ہے۔۔ حمدان باہر کھڑا ہمارا انتظار کر رہا ہے کیونکہ اس کو بھی کسی کام سے جانا ہے۔۔اور ہم نے ریڈی ہونا ہے۔۔۔ "

نور زہرا کے گلے لگتے ہوئے بولی تھی اور پھر مائدہ بھی اسکے گلے لگتے ہوئے خداحافظ کہہ کر نکل گئی۔۔

وہ دونوں باہر آکر گاڑی میں بیٹھی اور مائدہ نے حمدان

کو کال کر کے باہر آنے کا کہا تھا۔۔

اور پھر حمدان کے آتے ہی وہ لوگ واپس گھر کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔۔

جیسے ہی وہ دونوں گھر پہنچی ماں سے مل کر زہرا کا حال بتا کے وہ دونوں نور کے کمرے کی طرف بھاگی۔۔

کیونکہ وہاں پر ان دونوں کے کپڑے اور جیولری وغیرہ سب پہلے سے سیٹ کر رکھا تھا۔۔

نور اپنے واشروم چلی گئی کپڑے چینج کرنے جبکہ مائدہ زہرا کہ واشروم جا چکی تھی۔۔

نور جیسے ہی نکلی واشروم سے مائدہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنا میک اپ کر رہی تھی۔۔

نور بھی آکر اسے دائیں جانب کھڑی ہو گئی اور میک اپ کرنے لگی۔۔

وہ دونوں جیسے ہی تیار ہوئی نیچے آگئی تھی کیونکہ سیدہ بیگم دونوں کو کب سے آوازیں دے رہی تھی۔۔

" ماشاءاللہ ماشاءاللہ تم دونوں تو پہچاننے میں ہی نہیں آ رہی ہو۔۔ "

سیدہ بیگم نے دونوں کو دیکھ کر بے ساختہ کہا تھا

نور ہلکے آسمانی رنگ کے لمبی شرٹ پہنے جس پر ہلکا ہلکا گولڈن کام ہوا تھا اور ساتھ میں کھلا اسی رنگ کا ٹراؤزر پہنے بالوں کو کرل کر کے کندھوں پر پھیلائے ہوئے تھے ہلکا میک اپ آنکھوں پر آج بس مسکارا اور صرف آئی لائنز بنائی تھی اور ہلکا براؤن لیپ شیڈ لگائے نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی

صائمہ تائی نے بھی دونوں کو دیکھ کہ ماشاءاللہ بولا تھا۔۔

"ماشاءاللہ مائدہ کو تو دیکھو کتنی پیاری لگ رہی ہے۔۔ "

سیدہ بیگم نے مائدہ کو دیکھ کہ کہا تھا۔۔

جسنے سفید رنگ کا فراک پہنا ہوا تھا ساتھ میں کھسا پہنے بالوں کو سٹریٹ کر کے آدھے آگے آدھے پیچھے چھوڑے ہوئے تھی ہلکا میک اپ کر کے وہ بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

"امی چلیں گی یا ہمیں ہی دیکھتی رہیں گی آپ۔۔ "

نور نے ماں کو مسکرا کر مخاطب کیا تھا۔۔ کیونکہ آج کہ دن جو ہوٹل بک کیا تھا وہ بہت فاصلے پر واقع تھا۔۔

" ہاں ہاں چلو چلتے ہے۔۔ "

اور پھر ماؤں کے پیچھے وہ دونوں بھی نکل گئی تھی۔۔۔

جیسے ہی وہ لوگ ہال پہنچے سب لوگ لڑکی والوں کے استقبال کے لئے کھڑے تھے نور سب سے آخر میں تھی مائدہ اسے سے دو چار قدم آگے تھی۔۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ آگے جاتی کہ کسی نے اسکا ہاتھ پکڑ کے اسکا رخ اپنی جانب کیا تھا۔۔

" ہم دونوں کو ایک ساتھ اندر جانا چاہیے۔۔ کیا کہتی ہو محترمہ۔۔ "

مصطفی کو دیکھ کہ اسکا خون کھول گیا اور اسنے اسکا ہاتھ پکڑا تھا اور ایک ساتھ اندر جانے کا کہہ رہا تھا

۔۔

"تمہاری اتنی ہمت مصطفی کمال میرا ہاتھ چھوڑو اور دور کھڑے ہو میرے سے ورنہ۔۔ "

ابھی وہ بات مکمل کرتی کہ مصطفی نے اس سے پوچھا

" ورنہ کیا محترمہ؟؟ "

"ورنہ میں یہاں سب بتا دوں گی کہ تم میرے ساتھ بدتمیزی کر رہے ہو۔۔ "

نور نے غرا کر کہا تھا لیکن اس پر تو اثر ہی نہیں ہوا ہنوز مسکرا رہا تھا۔۔۔

اچھا سب کو بتاؤ گی کے مصطفی کمال یعنی میں تمہارا شوہر تمہارے ساتھ بدتمیزی کر رہا ہے واہ "

" نورالعین صاحبہ واہ۔۔۔ کتنی عقلمند خاتون ہے آپ

مصطفیٰ نے اسکا مزاق اڑاتے ہوئے اسے چھڑا تھا

اسکا ہاتھ ابھی تک مصطفیٰ کے ہاتھ میں تھا جیسے وہ چھڑانے کی کوشش میں ہلکان ہوئے جا رہی تھی۔۔

" مصطفیٰ کمال میں آخری دفعہ کہہ رہی ہو میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔ "

نور کی آنکھیں بھی اب غصے سے لال ہو گئی تھی۔۔

ابھی مصطفیٰ کچھ کہتا کہ مائدہ ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

" آہم آہم یہاں کیا ہو رہا ہے۔۔ "

"تمہارا لالا میرے ساتھ بدتمیزی کر رہا ہے دیکھ نہیں رہی یا آندھی ہو گئی ہو۔۔ "

نور نے سارا غصہ مائدہ پہ نکال دیا۔۔۔

ہائے ہائے نور کیا کہہ رہی ہو۔۔ یہ صرف میرے لالا تھوڑی ہے تمہارے شوہر بھی ہے۔۔ "

"

www.novelsclubb.com

مائدہ نے نور کو خفیف نظروں سے دیکھ کہ ہلکی آواز میں کہا تھا اور ان دونوں کو ویسے ہی چھوڑ کہ اندر کی طرف چلی گئی۔۔

" چلیں محترمہ "

مصطفیٰ نے اسے دیکھا اور اسکا ہاتھ چھوڑتا ہوا اندر کی جانب اشارہ کر کے اسے آگے چلنے کا اشارہ کیا جو غصے سے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

اور کہا تو بس اتنا۔۔

" آئندہ میرے ساتھ یہ بدتمیزی مت کرنا مصطفیٰ کمال ورنہ تم ابھی تک مجھے جانتے نہیں ہو۔۔ "

"مجھ سے بہتر تمہیں اور کون جان سکتا ہے محترمہ۔۔ "

مصطفیٰ نے اسکے پیچھے جاتے ہوئے ہلکی آواز میں کہا تھا۔۔۔

وہ لوگ ہال کے اندر جا چکے تھے ہر طرف روشنیاں رنگ برنگ لباس پہنے تیار لوگ ہر کوئی اپنے آپ میں مست لگ رہا تھا عورتیں اپنی اپنی دوستوں اور خاندان والوں کے ساتھ بیٹھی باتوں میں مصروف تھی۔۔

نورالعین پورے ہال پر نظر ڈال کے اسٹیج کی طرف آئی مائدہ کہیں پیچھے کسی عورت سے مل رہی تھی۔۔

نور آ کے زہرا سے مل کہ باتیں کر رہی تھی۔۔

سیدہ بیگم بھی آ کے سٹیج پہ زہرا کے ساتھ بیٹھ چکی تھی حال احوال پوچھا تھا، باتیں کی تھی اسکی ماں تھوڑی دیر بیٹھی رہی پھر سٹیج سے اتر گئی اور خاندان کی دوسری عورتوں سے ملنے لگی۔۔

اب سٹیج پر صرف نورالعین اور زہرا بیٹھی ہوئی تھی۔۔

ارتضیٰ زہرا کے دائیں جانب بیٹھا تھا جبکہ نورالعین زہرا کے بائیں جانب اب وہ دونوں آہستہ آواز میں باتیں کر رہی تھی۔۔۔

" نور تم نے آگے کا کیا سوچا ہے ؟؟ "

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زہرا نے کچھ دیر بعد اس سے آہستہ آواز میں پوچھا تھا۔۔

"کیا مطلب کیا سوچا ہے۔۔ "

نور نے بھی اسی طرح آہستہ آواز میں کہا تھا۔۔ شور بہت زیادہ تھا اور دونوں اتنی آہستہ آواز میں بات کر رہی تھی کہ دائیں جانب بیٹھا ارتضیٰ بھی نہیں سن پا رہا تھا۔۔

" مطلب آگے کیا کرو گی؟؟ "

" کرنا کیا ہے پڑھنا ہے ابھی تین ماہ بعد میرے پیپرز ہے اسکی تیاری کرونگی اور بس۔۔ '

نور نے آہستہ سے کہا تھا وہ جان بوجھ کہ وہ سوال نظر انداز کر رہی تھی جو زہرا پوچھ رہی تھی۔۔۔

" اور اسکے بعد؟؟ "

اسکے بعد جو ہوگا دیکھا جائے گا وقت اور حالات بتائیں گے میں نے خود کو وقت اور حالات پر "

" چھوڑ دیا ہے

نور بے نیازی سے بولی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

" نورالعین زمان کب سے خود کو حالات پر چھوڑنے لگی؟ "

زہرا نے کچھ حیران ہو کے پوچھا تھا

جب سے اسنے اللہ کے فیصلوں کو قبول کیا ہے اور مان لیا ہے کہ اب جو ہو گا دیکھا جائے گا اللہ "

" بہتر جانتا ہے ہم کچھ نہیں جانتے

زہرا ہنوز حیران ہو کے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

میں تمہیں کبھی سمجھ نہیں سکتی نور لیکن چلو شکر ہے تم نے مان لیا کہ جو ہوتا ہے ہمارے بھلے "

" کے لئے ہی ہوتا ہے۔۔اور آگے بھی جو ہو گا سب بہتر ہو گا۔۔

زہرا نے مسکرا کہ اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا اور تسلی دینے والے انداز میں مسکرا دی۔۔

اب انکے ساتھ مائدہ بھی شامل ہو گئی تھی اور سائیڈ والی کرسی پہ بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔۔۔

" تم بدل گئی ہو مائدہ "

مائدہ کو دیکھتی نور ہلکے آواز میں بولی تھی۔۔

" لو میں نے کیا کیا ہے نور العین بیگم ؟؟ "

مائدہ نے حیران ہو کر اس سے پوچھا تھا۔۔

" اپنے لالا کی طرف داری کرنے لگی ہو آج کل "

" اچھا واقعی مجھے ایسا نہیں لگتا "

اسکی طرف دیکھتی مائدہ مسکرا کر بولی تھی۔۔

" پوچھوں گی میں تم سے صبر کرو ذرا بس یہ شادی گزر جائیں۔ "

نور نے بھی مسکرا کر اسے کہا تھا۔۔

اور کچھ ہی دیر میں کھانا کھل چکا تھا اور لوگ کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے تھے۔۔

کوئی ادھر بھاگ رہا تھا تو کوئی ادھر۔۔

پھر سب لوگ کھانا کھانے کے بعد آہستہ آہستہ جانے لگے تھے بہت سارے خاندان والے بھی نکل چکے تھے۔۔

اب کچھ ہی لوگ تھے ہال میں نور اور اسکی فیملی بھی جانے کی تیاریوں میں تھی۔۔ عصر کا وقت نکل چکا تھا شام ہو چکی تھی اور اب سب اپنی اپنی گاڑیوں میں اپنے اپنے گھروں کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔

نور جیسے ہی زہرا سے مل کر ہال سے نکلی مصطفیٰ اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیگ لگائے کھڑا تھا۔۔ ہاتھ سینے پر رکھے اسکے بال ماتھے پر گر رہے تھے۔۔ دور سے اسے آتا دیکھ کہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔

نور جیسے ہی اسکے قریب پہنچی اسے دیکھا اور پوچھا تھا۔۔

" باقی سب کہاں ہے؟؟ "

" بہت دیر کر دی آنے میں محترمہ"

" !! مصطفیٰ باقی سب کہاں ہے "

نور نے بے بسی سے دوبارہ پوچھا تھا ایک تو وہ تھکی ہوئی تھی دوسرا صبح جلدی اٹھی تھی اور اب سکا سر گھوم رہا تھا نیند کی وجہ سے۔۔

وہ سب نکل چکے ہے راستہ لمبا ہے تو اسی لئے سب جلدی نکل گئے چچا نے کہا میں تمہیں لے " آوں اپنے ساتھ۔۔تو چلیں؟؟"

مصطفی نے اسے بتایا اور اسکے تاثرات دیکھے جو شاید نہیں یقیناً تھکی ہوئی تھی اور آنکھیں بھی نیند کی وجہ سے لال ہو رہی تھی۔۔

"ہاں چلو۔۔۔ "

نور نے بس اتنا ہی کہا تھا اور مصطفی کو جھٹکا لگا تھا۔

اسنے کوئی اعتراض نہیں کیا او خدا وہ بنا لڑے بنا اسکے ساتھ بحث کیئے راضی ہو گئی تھی۔۔

وہ اسے سوچتا ہوا چھوڑ کے گاڑی میں آکر اگلی سیٹ پر بیٹھ چکی تھی۔۔۔

" چلنا ہے یا نہیں مصطفی؟؟ "

اسکے دماغ میں چلتی باتوں کو نور العین کی آواز نے خاموش کروایا تھا۔۔سب باتوں کو نظر انداز کرتا ہوا وہ آکر ڈرائیونگ سیٹ پر سمبھال چکا تھا اور گاڑی روڈ پر لا چکا تھا۔۔۔۔

" یہاں سے گھر کافی فاصلے پر ہے نور العین اگر سونا چاہتی ہو تو سو جاؤ۔۔۔ "

مصطفی نے اسکو دیکھا سیٹ سے پشت لگائے وہ خاموش بیٹھی تھی تو اسنے اس سے کہا تھا۔۔

"ہاں فاصلہ تو کافی زیادہ ہے دو گھنٹوں کا راستہ ہے۔۔ "

نور نے ہلکی آواز میں کہا تھا۔۔

" تو سو جاؤ کوئی مسلئہ نہیں ہے "

مصطفی نے اس مسکرا کر دیکھ کہ کہا تھا اور چہرہ واپس موڑ لیا تھا۔۔

" میں نے کب کہا مسئلہ ہے؟؟ "

نور نے بھی اسے دیکھ کہ سپاٹ انداز میں کہا تھا۔۔

" اچھا جیسے تمہیں ٹھیک لگے محترمہ "

میں تم سے اچھے طریقے سے بات کر رہی ہوں اسکا یہ مطلب نہیں کہ میں نے تمہیں معاف "

" کیا یا قبول کر لیا ہے میں بس تھکی ہوئی ہوں۔۔۔

نور نے تھوڑے تلخ انداز میں کہا تھا۔۔

" تمہارا مجھے کب قبول کرنے کا ارادہ ہے؟؟ "

مصطفی نے زرا سا رخ موڑ کے پوچھا تھا۔۔۔

"اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے میں تمہیں قبول کر لونگی "

نور نے طنزیہ سا پوچھا تھا۔۔

" تو کیا تم مجھے کبھی قبول نہیں کرنے والی؟؟ "

مصطفی سامنے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

" پتہ نہیں "

نور نے بے نیازی سے کہا تھا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔

" سیریسلی؟؟ پتہ نہیں۔۔۔ نور العین؟؟؟؟ "

مصطفی کو یہ دوسرا جھٹکا لگا تھا۔۔ اتنی بڑی بات پر وہ کہہ رہی تھی پتہ نہیں۔۔

www.novelsclubb.com

نور نے اسے دیکھا تھا ہلکا سا مسکرائی تھی اور دوبارہ سے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی

اور مصطفٰی کو اپنا دل اسکی مسکراہٹ میں کہیں کھوتا ہوا محسوس ہوا تھا اسکا دل بے اختیار کر لایا "

تھا۔۔اسنے چہرہ کیوں موڑا وہ اسے تھوڑی دیر اور دیکھنا چاہتا تھا اسکی مسکراہٹ اور اسکی آنکھیں

حفظ کرنا چاہتا تھا "

اور پھر مصطفٰی نے بھی چہرہ موڑ لیا تھا اور سامنے دیکھ کہ ڈرائیونگ پر فوکس کرنے لگا تھا۔۔۔

باقی کا راستہ خاموشی سے کٹا تھا دونوں میں سے کوئی بھی کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔

راستے میں ایک جگہ رک کر مصطفٰی نے اسکے لئے سر درد کی گولی لی تھی کیونکہ وہ مسلسل سر کو

اپنے ہاتھوں سے دبا رہی تھی۔۔

اسنے خاموشی سے گولی لیکر کھالی تھی بولی کچھ نہیں تھی۔۔

اور پھر گھر پہنچتے ہی وہ گاڑی سے اتر کر اندر کی جانب بڑھ گئی اور مصطفٰی نے بھی گاڑی اپنے گھر

کے سامنے کھڑی کر کے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اندر داخل ہوتے ہی اسنے ماں کو آواز دی جو اپنے کمرے میں تھی۔۔

" ہاں کیا ہوا میرے بچے؟؟ "

انہوں نے اس سے پوچھا تھا۔۔

"امی ایک کپ چائے ملے گی؟؟ بہت تھک گیا ہوں "

وہ واقعی تھکا ہوا تھا ذہنی بھی اور جسمانی بھی۔۔۔

ہاں بیٹے کیوں نہیں میں ابھی بنا کے دیتی ہوں تم اپنے کمرے میں جاؤ اور نور کو چھوڑ دیا گھر؟؟ "
"

انہوں نے کچن کی طرف جاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

" جی امی چھوڑ دیا ہے اسے گھر۔۔ "

اسنے مختصر جواب دیا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

نور جیسے ہی گھر کے اندر آئی اسکی امی کچھ عورتوں سے گھر کی صفائی کروا رہی تھی اسکو دیکھ کے اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

" کیا ہوا نور بچے طبیعت ٹھیک ہے؟؟ "

سیدہ بیگم نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

" جی امی ٹھیک ہے بس تھکی ہوئی ہوں بہت زیادہ سونا چاہتی ہوں۔۔۔ "

اسنے ماں کو دیکھ کہ کہا تھا اور مسکرا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔

دل عجیب ہو رہا تھا۔۔ مصطفیٰ کی آنکھیں اور چہرہ بار بار سامنے آ رہا تھا۔۔

وہ کمرے میں داخل ہو کر جوتے اتار کر بال باندھ رہی تھی پھر واشروم جا کر ہلکے پھلکے کپڑے لیکر باہر نکلی اور بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں لیٹ گئی۔۔

آنکھیں بند کر کے جٹ سے مصطفیٰ کا چہرہ سامنے آیا تھا مسکرا کر دیکھتا ہوا۔۔اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتا ہوا۔۔اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتا ہوا ایک ساتھ اندر کی جانب بڑھنے کی بات کرتا ہوا۔۔۔

اسنے پٹ سے آنکھیں کھول دی تھی دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔

"اللہ مجھے کیا ہو گیا تھا اب میں اس بدتمیز کو خوابوں میں بھی دیکھوں گی استغفراللہ۔۔ "

اسنے بے اختیار کانوں کو ہاتھ لگایا تھا اور دوبارہ سے آنکھیں بند کر کے سکون سے نیند کی دوا پڑھ کے سونے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ سو چکی تھی۔۔۔

یہ ولیمے کے گزر جانے کے کچھ دنوں کے بعد کاز کر ہے مائدہ اور نور دونوں کا لج پھر سے جانا شروع ہو چکی تھی ابھی وہ دونوں کینٹین میں بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھی کہ انکی ایک کلاس فیلو آکر ان دونوں کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

دونوں نے سوالیہ نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر لڑکی کو جو دونوں کو مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔۔

" جی فرمائیں ہم آپ کی کیا مدد کر سکتے ہے؟؟ "

نور نے ہلکے پھلکے انداز میں اس لڑکی کو دیکھ کہ پوچھا تھا۔۔۔

" فلحال مجھے کوئی مدد نہیں چاہیئے بلکہ میں یہ بتانے آئی ہوں کہ تم کتنی چھپی رستم نکلی "

اس لڑکی جس کا نام سفینہ تھا نے دونوں کا دیکھ کر کہا تھا۔۔

" ارے میں نے کیا کیا ہے؟؟ کیا کہہ رہی ہو؟؟ "

نور نے حیران ہو کر اس سے پوچھا تھا۔

اچھا نکاح کر کے آگئی ہو اور کہہ رہی ہو کچھ نہیں کیا۔ "

" بھئ مجھے تو تم بہت پسند تھی اپنے بھائی کے لئے

سفینہ نے ہلکے آواز میں کہا تھا۔۔

مائدہ جو اس سارے میں خاموش تھی ایک دم بول پڑی۔

' لیکن اب یہ میرے بھائی کی بیوی ہے تو اب اس سے نظریں ہٹا لو۔۔ "

سفینہ نے مائدہ کو دیکھا تھا اور طنزیہ سا مسکرا کر بس اتنا بولی تھی۔۔

کیا نور العین کی مرضی سے ہوا ہے نکاح؟؟ میں نے تو سنا ہے اس نے بہت واویلا کیا تھا نکاح "

"سے پہلے۔۔ اور اسے تو تمہارا بھائی بلکل نہیں پسند۔۔ ہے نا نور العین زمان۔۔

ان دونوں کو دیکھتی ہوئی وہ زہر اگل رہی تھی۔۔

اور یہاں نور کی بس ہو گئی تھی جو بھی ہو یہ اسکے گھر کا معاملہ تھا مصطفیٰ کے ساتھ اسکے اپنے خلش

تھے۔۔ لیکن یہ کون تھی جو اسکے گھر کے باتوں میں ٹانگ اڑا رہی تھی۔۔

ہاں میں بلکل راضی تھی اس نکاح پر تم سے کس نے کہا میں راضی نہیں تھی اور مصطفیٰ کمال "

" جیسے شخص کو کون انکار کر سکتا ہے

نور نے ہلکا سا مسکرا کر سفینہ کو گھورا تھا۔۔

اور اگر آئندہ تم میرے اور مصطفیٰ کے رشتے کے بارے میں کچھ بولی یا کوئی خبر پھیلانے کی "

"کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔

اسکی آخری بات میں دھمکی تھی۔۔ چہرہ پر اب مسکراہٹ کی شبہ تک نہیں تھی۔۔ اب اسکا چہرہ سپاٹ ہو چکا تھا۔۔

مائدہ نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے اٹھا کر دونوں کینٹین سے نکل گئی تھی۔۔

وہ دونوں ایسی ہی تھی ایک دوسرے کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑنے والی۔۔ جہاں مائدہ کو بولنے کی ضرورت ہوتی وہاں مائدہ بولتی اور جہاں نور کو ضرورت ہوتی وہاں نور بولتی۔۔۔

وہ دونوں جیسے ہی کینٹین سے نکلی مائدہ نے نور کو دیکھا جسکا چہرہ ابھی تک غصے سے تھپتھپا رہا تھا۔۔

" نور تم اتنے غصے میں کیوں آگئی تھی وہ سب سچ ہی تو کہہ رہی تھی۔۔ "

مائدہ نے اسے دیکھتے ہوئے ڈائریکٹ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

ہاں وہ جو بھی کہہ رہی تھی سب سچ کہہ رہی تھی میں مانتی ہوں لیکن یہ ہمارے گھر کا معاملہ " ہے اور مصطفٰی کے ساتھ میرا نکاح بھی میرا ذاتی معاملہ ہے وہ کون ہوتی ہے مجھے کچھ کہنے اور " سنانے والی۔۔۔آئی بڑی بھائی کے لئے پسند ہونہہ۔۔

نور نے مائدہ کو دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا چبا کہ بولا تھا اور آخر میں سر جھٹکتی ہونہہ کہتی ہوئی وہی ایک بینچ پر دونوں بیٹھ گئی تھی۔۔

مائدہ نے اسکے چہرے کو دیکھا تھا۔۔جو ابھی تک ویسا ہی اترا ہوا تھا اور پوچھا تھا۔۔

"جو کچھ تم نے اس سے کہا کیا وہ سب سچ تھا؟؟ "

" تمہیں کیا لگتا ہے؟؟ "

نور نے جوب دینے کے بجائے سوال کیا تھا۔۔

" مجھے تو گڑبڑ لگ رہی ہے۔۔ "

" اچھا بتانا پسند کرو گی کیسی گڑبڑ؟؟ "

نور ہلکا سا مسکرا کر بولی تھی۔۔

" وہی گڑ بڑ جس سے تم ڈر رہی تھی "

نور نے مائدہ کو دیکھا اور کھلکھلا کر ہنسنے لگی۔۔

مائدہ نے اسے حیرانی سے دیکھا تھا جو ابھی تک ہنس رہی تھی۔۔۔۔

او بہن کیا ہو گیا ہے؟؟؟ کوئی لطیفہ نہیں سنایا میں نے۔۔ "

" سچ کہہ رہی ہوں۔۔ تم مانو یا نہ مانو تمہیں مصطفیٰ لالا سے محبت ہو گئی ہے۔۔

ورنہ آج جس طرح تم سفینہ سے لڑی ہو نا اس طرح یا تو لوگ محبت میں لڑتے ہے یا جنگ "

میں "

مائدہ نے بات ختم کر کے اسے دیکھا تھا جس کے چہرے پر ابھی تک مسکراہٹ تھی۔۔۔

" سوچ ہے تمہاری مائدہ کمال "

میں اور مصطفیٰ کمال سے محبت۔۔اور اگر ہوئی بھی تو اس جنم میں نہیں شاید اگلے جنم میں۔۔ "

اور تمہیں لگتا ہے کہ میں نے وہ سب مصطفیٰ کی محبت میں کہا یہ سب میں نے صرف اپنے کردار

"کو بچانے کے لئے کیا۔۔۔

مائدہ کو دیکھتے ہوئے وہ عجیب انداز میں بولی تھی۔۔

کیونکہ میں جانتی ہوں اگر میں اس کے ہاں میں ہاں ملالیتی اور بے چاری بن کے اسکے سامنے "

بیٹھ کر آنسو بہانا شروع کر دیتی تو وہ کل تک مجھے پورے کالج میں بدنام کرتی اور کہتی کہ نورالعین

کو تو کوئی اور پسند تھا اور اسکے باپ نے زبردستی اسکا نکاح اسکے کزن سے کروایا۔۔میں مرنا پسند

" کرتی لیکن اپنے کردار پر ایک بات بھی مجھے نہیں برداشت

اور مائدہ ٹکر ٹکر اسکا چہرہ دیکھتی رہی نور کی آنکھوں میں طنزیہ مسکراہٹ تھی۔۔

اور مائدہ کو جو غرور تھا کہ وہ نورالعین کو صرف وہی سلجھا سکتی ہے اور وہی سمجھ سکتی ہے اسکا غرور

پاش پاش ہو چکا تھا۔۔

نورالعین نے مائدہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اور اپنے ساتھ لے گئی آخری کلاس شروع ہونے والی تھی۔۔

وہ دونوں آخری کلاس لیکے باہر نکلی تھی اور ساتھ ساتھ جا رہی تھی دونوں خاموش تھی۔۔

باہر آکر دونوں نے ادھر اُدھر دیکھا کچھ فاصلے حمدان کھڑا ان دونوں کا انتظار کر رہا تھا۔۔دونوں کی نظر اس پر پڑی تھی اسی وقت حمدان کی نظر بھی دونوں پر پڑی تھی اور اب وہ دونوں اسکی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی حمدان نے دونوں سے حال احوال پوچھا دونوں نے یک لفظی جواب دیا تھا اور خاموشی سے باہر دیکھنے لگ گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

گھر پہنچتے ہی نور پہلے اتری اور گھر کے اندر چلی گئی تھی۔۔

مائدہ اور حمدان بھی اندر کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔

" کیا ہوا ہے تم دونوں کے درمیان ؟؟ "

حمدان نے مائدہ کو دیکھ کہ پوچھا تھا جسکا چہرہ اترا ہوا تھا۔۔۔

" کچھ نہیں۔۔ "

ابھی وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھتی کہ مصطفیٰ کی آواز پر رک گئی تھی جو لاونج میں صوفے پر بیٹھا اپنے لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا۔۔

" کیا ہوا ہے مائدہ؟؟ "

کچھ نہیں لالا بس میرے اور نور کے درمیان تھوڑی سی جھڑپ ہو گئی لیکن ہم ٹھیک ہو "جائے گے بس غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔۔"

www.novelsclubb.com
اسنے بات کو ٹالا تھا۔۔

" یہاں آؤ اور بیٹھ کہ پوری بات بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔ "

مصطفیٰ نے مسکرا کر اسے دیکھ کہ کہا تھا۔۔ہاں حمدان اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔

وہ آ کے مصطفیٰ کے دائیں جانب بیٹھ گئی تھی اور اب اسکا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔

" شروع سے بتاؤ کیا ہوا ہے؟ "

مائدہ نے مصطفیٰ کو دیکھا اور آہستہ آواز میں اسے سب کچھ بتایا تھا کہ کیسے وہ لڑکی بول رہی تھی اور نور اس پر غصہ ہوئی اور پھر اسنے وہ بھی بتایا کہ نور نے کہا کہ وہ سب اپنے لئے کر رہی تھی کسی اور کے لئے نہیں۔

مصطفیٰ خاموشی سے سنتا رہا۔۔ جب وہ خاموش ہوئی تو مصطفیٰ نے اسکے چہرے کو دیکھا جسنے خود کو بمشکل رونے سے روکا ہوا تھا۔۔

ورنہ مائدہ وہ لڑکی تھی جو کبھی کسی کی میت پر بھی نہیں روتی تھی۔۔ نور العین اسے پتھر دل کہتی تھی۔۔۔

مصطفیٰ نے اسے خود کے قریب کیا اور گلے سے لگا کر اسکے سر پہ بوسہ دیا اور اسے حوصلہ دینے لگا

۔۔

www.novelsclubb.com

مائدہ میرے بچے اسنے اس وقت جو بھی کیا صحیح کیا خود کو بچانے کے لئے انسان کچھ بھی کر جاتا" ہے اسنے تو صرف جھوٹ بولا اگر میں اسکی جگہ ہوتا تو میں بھی وہی کرتا اور تم بھی وہی کرتی جو "اسنے کیا ہے۔۔

لالا میں یہ نہیں کہہ رہی کہ اسنے جو بھی کیا غلط کیا "

میں یہ کہہ رہی ہوں کہ اسنے مجھے کہا کہ میں اسے نہیں جانتی مطلب وہ ایسا کیسے کہہ سکتی ہے وہ " میری بیسٹ فرینڈ ہے میں اسے جانتی ہوں

مائدہ کی آواز نا چاہتے ہوئے بھی رندھ گئی تھی۔۔

دیکھو مائدہ میں جانتا ہوں کہ تم اسے سب سے زیادہ جانتی ہو۔۔ تم اس سے سب سے زیادہ " محبت کرتی ہو۔۔

" لیکن تم اسے اتنا ہی جان سکتی ہو جتنا وہ چاہے

" ہم کسی شخص کو اتنا ہی جان سکتے ہے جتنا وہ ہمیں اجازت دیں "

آہستہ آواز میں اسے سمجھاتا ہوا مصطفیٰ اور اسکی طرف ڈبڈبائی آنکھوں سے دیکھتی ہوئی مائدہ۔۔۔

اور باقی سب ٹھیک ہو جائے گا تم دونوں میں ہمیشہ جھگڑا ہوتا ہے اور پھر سب ٹھیک ہو جاتا ہے " تو پریشان نہ ہو اور جا کر کپڑے چینج کر کے آو میں نے پاستا بنایا ہے امی خالہ کے گھر گئی ہے رات کو آئے گی اور ابا کمپنی میں ہے تو آج ہم تینوں مزے کریں گے۔۔ "

مصطفیٰ اسے سمجھا کر اسے اسکے کمرے میں بھیج چکا تھا اور اب وہ کچن کی طرف گیا پاستا اوون میں رکھ کر باہر آیا حمدان اور مائدہ دونوں کو آواز دے کر نیچے بلایا اور پھر سے کچن میں چلا گیا تھا۔۔

" وہ ایسا ہی تھا اپنے بہن بھائی کا خیال رکھنے والا "

وہ دونوں جیسے ہی نیچے آئے مصطفیٰ کھانا ٹیبل پر لگا چکا تھا ان نے دونوں مسکرا کر مصطفیٰ کو دیکھا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئے تھے۔۔۔

" مائدہ تم لوگوں کے پیپرز کب ہو رہے ہے ؟؟ "

مصطفیٰ نے پاستا کھاتے ہوئے مائدہ کو دیکھ کر پوچھا تھا۔۔

" مئی کے اینڈ میں لالا کیوں ؟ "

مائدہ نے بھی اسکو دیکھ کر پوچھا تھا جبکہ حمدان خاموش بیٹھا پاستا کے ساتھ انصاف کر رہا تھا۔۔

"مطلب تین مہینے ہے ابھی بھی۔۔ "

" جی لالا۔۔ "

مائدہ نے مسکرا کر کہا تھا۔۔

اور پھر وہ تینوں آہستہ آواز میں باتیں کرنے لگے مصطفیٰ مسکراتے ہوئے کچھ کہہ رہا تھا مائدہ اسکے ہاں میں ہاں ملا رہی تھی حمدان منع کر رہا تھا۔۔

اور پھر انکی آوازیں آہستہ ہو گئی تھی۔۔۔

نورالعین جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی گھر خاموش پڑا تھا جیسے کوئی رہتا ہی نہ ہو یہاں وہ داخلی دروازے سے اندر آئی سامنے ہی لاونج میں اسکی ماں کچھ بھن رہی تھی۔۔وہ ماں کے قریب پہنچ کر ان سے لپٹ گئی۔۔۔

"اسلام علیکم امی کیسی ہے آپ؟؟'

ماں نے بھی اسکے گرد بازوں پھیلا کر خود کے قریب کیا تھا۔

" وعلیکم السلام ٹھیک ہوں میرے بچے تم کیسی ہو کھانا لگاؤں تمہارے لئے؟؟ "

ماں نے اسکے چہرے کو دیکھا جو اداس لگ رہا تھا اور اس سے کھانے کا پوچھا تھا۔

"نہیں امی بھوک نہیں ہے نماز پڑھ کے سوؤں گی پھر اٹھ کر کچھ کھالوں گی۔۔ "

" میں نے دال چاول بنائے ہے تمہیں تو پسند ہے وہ بھی نہیں کھاؤ گی؟؟ "

ماں نے اسکو کہا تھا۔۔

"امی دل نہیں چاہ رہا ابھی۔۔۔ "

نورالعین نے بے زاری سے کہا تھا اور اپنے کمرے کی جانب چلی گئی تھی۔۔

زہرا کے کمرے سے گزرتے ہوئے اسے خیال آیا کہ کتنے دن ہوئے اسے ملے ہوئے۔۔بے اختیار وہ اپنے کمرے کے بجائے زہرا کے کمرے کے اندر چلی آئی

اسکا کمرہ ویسے ہی تھا۔۔اسکا دل بے اختیار چاہا تھا کہ کاش اسکے پاس ابھی اسکی بہن ہوتی۔۔

وہ ہوتی تھی تو وہ اس سے اسکے کالج کے دن کے بارے میں سب کچھ پوچھتی اور نور بے زاری "سے اسے بتاتی تھی"

کبھی کبھی تو نور اسے غصہ بھی ہو جاتی تھی کہ میں کالج سے تھکی آتی ہوں اور آپ مجھ سے سوالات پوچھنا شروع کر دیتی ہے لیکن اب جب اسے اسکی ضرورت تھی تو وہ نہیں تھی۔۔

ہم انسان ایسے کیوں ہے کہ جب ہمیں ایک شخص دستیاب ہوتا ہے تو ہم اس کی قدر نہیں " کرتے لیکن جب وہ چلا جاتا ہے پھر ہمیں اسکی قدر پتہ چلتی ہے کہ وہ شخص کتنا ضروری تھا " ہمارے لئے۔۔۔

اور نورالعین بھی اس وقت یہی محسوس کر رہی تھی۔۔۔

وہ خاموشی سے آکر زہرا کے بیڈ پر آرام سے لیٹ گئی اور آہستہ آواز میں رونے لگی اور روتے روتے وہ کب سو گئی اسے اندازہ نہیں ہوا تھا۔۔۔

اسکی آنکھ مائدہ کے اٹھانے پر کھلی تھی۔۔اسنے مائدہ کو دیکھا اور اسکے گلے لگ کر زور سے خود کے قریب کیا تھا۔۔

"آئم سوری مائدہ آئم سوری میں تمہارے ساتھ روڈ ہو گئی تھی مجھے ایسا نہیں کہنا چاہیئے تھا سوری۔۔"

مائدہ کو گلے لگائے وہ بس اتنا ہی بولی تھی۔۔

" اٹس اوکے نور کوئی بات نہیں میں بھی تم سے سوری ہوں اوکے دوستوں میں چلتا ہے "

" اور تم نے سچ کہا تھا میں تمہیں اتنا ہی جان سکتی ہوں جتنا تم چاہو اوکے اب چلو۔۔ "

چاچی اتنی پریشان ہے تمہاری وجہ سے کہہ رہی تھی نور نے کھانا نہیں کھایا اور کالج سے آکر سو گئی ہے میں نے تمہیں تمہارے کمرے میں دیکھا تم نہیں تھی پھر میں نے زہرا آپی کے کمرے کا دروازہ تھوڑا کھلا ہوا دیکھا تو تم نظر آئی "

ویسے زہرا آپی کے روم میں کیوں سوئی۔۔۔لیٹ می گھس۔۔ تمہیں انکی یاد آرہی تھی؟؟ "

مائدہ بولنے پر آئی تو چپ ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔ نور نے اسے دیکھا اور مسکرانے لگی۔۔

چلو ہم دونوں ایک دوسرے سے سوری ہے تو بات ختم اور ہاں میں زہرا آپی کے روم میں اس لئے سوئی کیونکہ مجھے انکی یاد آرہی تھی۔۔ تم صحیح ہو۔۔اب چلو میرے روم میں۔۔ میں فریش ہو جاؤں پھر نیچے چل کر کچھ کھاتے ہے امی کو بھی اطمینان ہو جائے گا۔۔۔ "

نور نے بھی تفصیل سے جواب دیا تھا اور پھر وہ دونوں نور کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

یہ کچھ دنوں کے بعد کا ذکر ہے جب سیدہ بیگم اور زمان صاحب دونوں زہرا کے گھر اس سے ملنے کے لئے گئے تھے انہوں نے نور کو بھی کہا تھا لیکن اسکے پیپرز میں بس دو مہینے رہ گئے تھے تو اسنے

جانے سے منع کر دیا تھا اور اب وہ عصر کا نماز پڑھ کے لاونج میں بیٹھی اپنے کتابوں میں سر دیئے بیٹھی تھی شام ہونے والی تھی سورج ڈوب چکا تھا۔۔

جب اسے کچھ محسوس ہوا تھا جیسے بڑے بڑے بوٹ پہنے کوئی اوپر والے فلور میں چل رہا ہو اسنے اگنور کیا تھا اور سوچا کہ یہ بس اس کا وہم ہے

اور پھر سے پڑھائی میں مصروف ہو گئی۔۔ کچھ ہی دیر گزری تھی جب کسی چیز کی زور سے ٹوٹنے کی آواز آئی تھی اور اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ واقعی اوپر کوئی ہے اور اسکے جسم سے جان نکل گئی تھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج ہو گئی تھی۔۔

کچھ سیکنڈ ایسے ہی بیٹھے رہنے کہ بعد وہ کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل ہوئی تو سب سے پہلے فون کی طرف بھاگی تھی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کیا ڈائل کر رہی ہے وہ بس بٹن دبا رہی تھی وہ بس اتنا جانتی تھی کہ یہ نمبر صحیح ہے چاہے جسکا بھی ہے صحیح ہے دوسری طرف سے ابھی کوئی کال اٹھاتا کہ اسے اپنی کنپٹی پر کچھ ٹھنڈا محسوس ہوا ایسے جیسے کسی نے اسکے کنپٹی پر پستول رکھا ہو۔۔۔

" جسکو بھی فون ملا رہی ہو ابھی کی ابھی کاٹو "

آواز نے اسکو منجمد کر دیا تھا۔۔نور کو لگا اسنے یہ آواز کہیں سنی ہے

اس نے فون وہی رکھا اور آہستہ سے مڑی تھی اور اس شخص کو دیکھ کر اسکا سانس اٹک گیا تھا

جسم سن ہو گیا تھا۔۔

" تم؟؟ "

نور کے لبوں سے یہی نکلا تھا۔۔یہ وہی لڑکا تھا مال والا۔۔اور اسکے ہاتھ میں پستول تھا جو اسنے اسکے سر پہ تھانے ہوئی تھی۔۔

" تمہیں کیا چاہیئے؟؟ "

جیسے ہی وہ حواس میں لوٹی سب سے پہلے اس نے اس شخص سے یہی پوچھا تھا۔

" مجھے جو چاہئے وہ مل چکا ہے بلکہ میری آنکھوں کے سامنے ہے۔۔ "

اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔

" ک۔۔کیا کیا چیز مل گئی کیا۔۔کیا چاہئے تمہیں۔۔؟؟؟ "

وہ تر تر کانپ رہی تھی حلق خشک ہو چکا تھا اس نے دل سے دعا کی تھی کہ کوئی آجائیں اس وقت کوئی بھی بس اسکو یہاں سے لے جائے اسے بچائے۔۔۔

مصطفیٰ ہی آجائیں پہلے کی طرح اسے یہاں سے لے جائے۔۔

" نہیں آئے گا تمہارا شوہر تمہیں بچانے "

وہ اسکے قریب ہوا اور اسکے کان کے پاس بولا تھا۔۔

اووہاں تم سوچ رہی ہو گی میں کیسے تم دونوں کے نکاح کے بارے میں جانتا ہوں تو تمہاری "

" انفارمیشن کے لئے میں تمہیں بتاؤں کہ میں سفینہ کا بھائی ہوں

"اور اس دن ہوٹل میں بھی میں اسی لئے تمہاری طرف بڑھا تھا لیکن تم۔۔ "

وہ غراتا ہوا بولا تھا۔۔۔

دور رہو مجھ سے۔۔۔دور کھڑے ہو گھٹیا آدمی۔۔اور اس میں میرا قصور نہیں جو بھی سوچا " تمہاری بہن نے سوچا جو بھی کہا تمہاری بہن نے تم سے کہا میں نے نہیں۔۔سب باتیں تم دونوں نے خود سے بنائی میرا اس

"میں کوئی قصور نہیں۔۔۔

وہ بے بسی سے روتے ہوئے چیخنے لگی تھی۔۔

"تم نے مجھے گالی دی تمہاری اتنی اوقات۔۔ "

اس نے اسے بالوں سے پکڑ کر اسکا سر دیوار سے مارا تھا اور اسکی چیخیں پورے گھر نے سنی تھی وہ رو رہی تھی بہت بری طرح سے خود کو بچا رہی تھی۔۔

مصطفی میٹنگ روم میں تھا جب اسے چچا کے گھر سے لینڈ لائن کی کال آنے لگی پہلے تو وہ حیران ہوا اور پھر اسے ایک جھٹکا لگا جب یاد آیا کہ مائدہ نے اسے بتایا تھا کہ چچی اور چچا زہرا کے گھر گئے ہوئے ہے اور نور گھر میں اکیلی ہے تو اس نے جلدی سے کال پک کی اور دوسری طرف کی

آوازیں سن کر اسکو جھٹکا لگا تھا اور پھر اسکا خون کھول اٹھا تھا میٹنگ چھوڑ کر وہ جلدی سے گاڑی میں آکر بیٹھا اور گاڑی فل سپیڈ پہ ڈال کر گھر کی طرف موڑدی تھی۔ وہ سن رہا تھا وہ چیخ رہی تھی وہ آدمی مار رہا تھا اسکو اس پر ہاتھ اٹھا رہا تھا اور اسکو لگ رہا تھا اسکے جسم سے سارا خون خشک ہو چکا ہے۔۔ وہ آدمی مار نور کو رہا تھا اور تکلیف اسے ہو رہی تھی غصہ الگ سے آرہا تھا۔۔ وہ آدمی اسکی عزت کو ہاتھ لگا رہا تھا اسے مار رہا تھا اور اس وقت مصطفیٰ نے فیصلہ کیا۔۔ کہ وہ اس آدمی کو اب نہیں چھوڑیں گا۔۔

اسے نہیں پتہ تھا وہ کیسے وہاں پہنچا راستے میں اس نے حمدان کو کال کیا تھا وہ بھی کہیں باہر تھا جو اب آچکا تھا دونوں ایک ساتھ اندر آئے تھے اور سامنے کا منظر جان لیوا تھا دونوں کے لئے۔۔۔

اندر کے منظر نے اسکے قدم منجمد کر دیے تھے اسکی آنکھیں غصے سے لال ہو گئی تھی۔۔۔

وہ اس پر ہاتھ اٹھا رہا تھا اور ابھی وہ اس پر ہاتھ اٹھا تا کہ اسکا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا کسی نے زور سے اسکا ہاتھ پکڑ کر گھمایا تھا کہ اسکی کراہیں نکل گئی تھی

" کہا تھا اس سے دور رہنا؟؟ "

www.novelsclubb.com

مصطفیٰ نے اس آدمی کو پہچان لیا تھا اور اب وہ بہت بری طرح سے اسکے چہرے پر مکے مار رہا تھا۔۔۔اور یہی دہرا رہا تھا۔۔

" تم نے اسکو ہاتھ کیسے لگایا تم نے میری بیوی کو ہاتھ کیسے لگایا۔۔اب تمہیں اسکا حساب دینا ہوگا "

ابھی مصطفیٰ اسکو واقعی میں قتل کر دیتا کہ حمدان نے بیچ میں آکر اس سے اس آدمی کو چھڑایا تھا اور اسکا دھیان نور پر کروایا جو کھڑی عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

" تم نے خود کی موت کو دعوت دی ہے۔۔ "

اس آدمی کے پاس پہنچ کر اسنے بس یہی کہا تھا اور پھر

اسنے حمدان کو آنکھوں میں ہی کچھ اشارہ کیا تھا اور وہ سر ہلاتا نکل گیا تھا۔۔۔

ابھی وہ سمبھلتا کہ نور کی بات نے اسکو۔۔اسکی جانب دیکھنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

" اگر وہ مر جاتا؟؟ "

وہ تم پر ہاتھ اٹھا رہا تھا تمہارے ساتھ زبردستی کر رہا تھا اور تمہیں اسکے مرنے کی فکر ہے واہ "

" نورالعین صاحبہ واہ۔۔۔

اسکی طرف دیکھتا وہ طنزیہ لہجے میں بولا تھا

اسکی طرف دیکھتا وہ کچھ اور کہتا کہ نور کی حرکت پر شاکڈ رہ گیا۔۔

"وہ روتے ہوئے اسکے سینے سے آلگی تھی۔۔ '

اور وہ شاکڈ کھڑا بس اسکو اپنے سینے سے لگا روتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔ یہ اسکے لئے سب سے بڑا شاک تھا نورالعین اسکے سینے سے لگی تھی۔۔

" اگر تم نہ آتے تو شاید بہت کچھ ہو چکا ہوتا مصطفیٰ "

اسکے سینے سے لگی روتے ہوئے وہ بس اتنا ہی بولی تھی۔۔

اور مصطفیٰ کو دوسرا جھٹکا لگا تھا وہ اسکا نام لے رہی تھی اور بہت پیارے انداز میں لے رہی تھی

۔۔۔

اور پھر آہستگی سے اسنے بھی اسکے گرد بازوں حمائل کر کے اسکا سر چھوما تھا اور دلاسہ دینے والے انداز میں اسکے بال سہلانے لگا۔۔۔

کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے میں یہی ہوں سب ٹھیک ہے "

" ابھی مائدہ بھی آجائے گی سب ٹھیک ہو جائے گا او کے

مصطفٰی اسکے بال سہلاتے ہوئے آہستگی سے بول رہا تھا اور وہ بس سن رہی تھی۔۔۔

جو کچھ بھی ہوا بھول جاؤ کسی کے سامنے زکر کرنے کی ضرورت نہیں جب تک میں تمہارے '

" ساتھ ہوں تمہیں کوئی ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا

اسکی طرف دیکھتا ہوا وہ بہت مان سے کہہ رہا تھا۔۔

"اور چچا چاچی کو نہیں بتانا او کے وہ پریشان ہونگے اور ویسے بھی اب سب ٹھیک ہے۔۔۔ "

وہ بتا رہا تھا اور وہ سن رہی تھی۔۔

" تم کیوں آئے؟؟ '

www.novelsclubb.com

ایک دم سے نور نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھ کہ اس سے عجیب انداز میں پوچھا تھا۔۔

" کیونکہ تم میری بیوی ہو میری عزت ہو تمہارے لئے نہیں آونگا تو کس کے لئے آنگا؟؟ "

مصطفیٰ نے اسکے ہاتھ پکڑ کر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا۔۔

اور وہ سن ہو گئی تھی ابھی تک ویسی ہی کھڑی تھی۔۔

نہ پیچھے ہوئی تھی نہ اپنے ہاتھ اسکے ہاتھوں سے نکالے تھے۔۔

اس شخص کے لئے اسکے دل میں تھوڑی سی جگہ تو کہیں نہ کہیں تھی کیونکہ اگر نہ ہوتی تو اب " تک وہ اپنے کمرے میں جا کر مائدہ کا انتظار کر رہی ہوتی لیکن وہ ابھی تک وہی کھڑی اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔

اسکی بھوری آنکھیں اندھیرے میں کالی لگ رہی تھی۔۔

" میں یہی ہوں جب تک مائدہ نہیں آجاتی "

چچی لوگ کب آئے گے انہوں نے کچھ بتایا تھا "

"تمہیں ؟؟

مصطفیٰ نے آنکھیں پھیر لی تھی اور

اسے لیکر ایک کرسی پر بٹھا کر خود بھی اسکے ساتھ تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

کیونکہ اگر کچھ دیر اور وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ لیتی تو شاید وہ توڑ پھوڑ اور جو غصہ ابھی اس آدمی کے لئے تھا وہ جان لیتی۔۔۔

اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ جان لے ویسے بھی وہ ایک کھلی کتاب تھا اور نورالعین کی تو ایک نظر ہی کافی تھی

" امی لوگ رات کو آئیں گے۔۔"

" حمدان اس آدمی کو کہاں لیکر گیا ہے ؟؟ "

اسکے سوال کا جواب دیکر اب وہ آرام سے پوچھ رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

کہیں نہیں اسے بس پولیس سٹیشن لی کر گیا ہے دو تین راتیں پولیس سٹیشن میں گزارے گا تو "

' اسے پتہ چلے گا

مصطفی نے سامنے دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا۔۔۔

" مصطفی میری طرف دیکھ کر بات کرو "

نورالعین نے اسکا چہرہ ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کیا تھا۔۔۔۔

اب بتاؤ کہاں لیکر گیا ہے اسے اور مجھ سے جھوٹ بولنے کی کوشش بھی مت کرنا کیونکہ آپ "

" اسے اتنی آسانی سے نہیں چھوڑنے والے میں جانتی ہوں آپ کی آنکھوں میں صاف لکھا ہے

مصطفی نے بے یقینی سے اسکی طرف دیکھا تھا وہ اسے

تم "کے بجائے "آپ" کہہ رہی تھی اسکا شاکڈ ہونا ضروری تھا۔۔۔ "

" وہ اسے ہمارے آبائی گھر لیکر گیا ہے "

مصطفی نے اس سے نظریں چرا کہا تھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

" تمہارا مطلب وہ گاؤں والا گھر؟؟"

نور نے بے یقینی سے پوچھا تھا۔۔

" ہاں "

اس نے یک لفظی جواب دیا تھا اور ابھی وہ کوئی اور سوال پوچھتی کہ مائدہ کی آواز پر اسکی آنکھوں میں پانی آیا تھا وہ سامنے داخلی دروازے میں کھڑے ہو کر اسکا نام لیکر اسکی طرف تھا بڑھی تھی اور زور سے اسے گلے لگایا تھا۔۔۔

"اوہ شکر ہے تم ٹھیک ہو میری تو جان نکل گئی تھی جب حمدان نے بتایا فون پر۔۔۔ "

مائدہ نے روتے ہوا اس سے کہا تھا۔۔

" ہاں میں اب ٹھیک ہوں "

نور نے اسکو خود سے الگ کر کے اسکا چہرہ جو آنسوؤں سے گیلا تھا صاف کیا اور اسے صوفے پر بیٹھایا اور خود بھی بیٹھ گئی تھی۔۔

" شکر الحمدللہ "

مائدہ نے بس اتنا کہا تھا اور پھر مصطفیٰ کو دیکھا جو مسکرا کر دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

" لالا آپ ٹھیک ہے؟؟ '

مائدہ نے مصطفیٰ کو دیکھ کر پوچھا تھا۔۔

"ہاں میں بلکل ٹھیک ہوں بچے مجھے کیا ہونا ہے۔۔

مسکرا کر کہتا ہوا وہ اسکی جانب مڑا تھا اور اب وہ پوچھ رہا تھا۔۔

"امی یا کسی اور کو تو نہیں بتایا نا؟؟ "

نہیں میں نے بس اتنا کہا کہ نور کی طبیعت ٹھیک نہیں تو اس لیئے اور امی بھی کھانا بنا رہی تھی تو " کچھ نہیں کہا سوائے اس کہ "نور کو دوائی دو اور اسکا خیال رکھنا اور اگر چل کہ گھر آسکتی ہو تو اسے لے آؤ کھانا ہمارے ساتھ کھا لیگی "

اس نے حرف بہ حرف ماں کی نقل اتاری تھی اور نور کو اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ کر کر بے اختیار ہنسی آئی تھی اور کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی۔۔

مائدہ بھی اسکے ساتھ ہنس رہی تھی وہ دونوں پاگلوں کی طرح ہنس رہی تھی جیسے ابھی کچھ ہوا ہی نہیں اتنا بڑا حادثہ تو جیسے کسی اور کے ساتھ ہوا ہو۔۔

وہ دونوں ایسے ہی تھی ایک دوسرے کے ساتھ خوش رہتی تھی چاہے کچھ بھی ہو وہ دونوں ایک دوسرے کو ہنسانا جانتی تھی۔۔

اور مصطفیٰ نور کو دیکھتا ہوا ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔

" یہ لڑکی اسکے لئے ضروری ہوتی جارہی تھی اتنی ضروری کہ اسکے رونے سے اسکے دل میں تکلیف ہوتی تھی اسکے ہنسنے سے اسکے دل کو خوشی ملتی تھی اور اسکے ساتھ ہونے پر اسکا دل رقص کرنے لگتا تھا اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ کسی اور جہاں میں پہنچ جاتا تھا "

" اور آج اسکو پتہ چلا تھا کہ وہ اس لڑکی سے محبت نہیں عشق کرتا ہے '

وہ دونوں کو اسی طرح دیکھ رہا تھا جب اسکے فون پر حمدان کال آئی تھی جو اسے کہہ رہا تھا کہ

" امی بڑی غصے میں ہے تم تینوں کو بلا رہی ہے جلدی آؤ۔۔ "

" ٹھیک ہے ہم آ رہے ہے۔۔۔ "

وہ دونوں بھی مصطفیٰ کو دیکھ رہی تھی۔۔

" دونوں اٹھو اور چلو امی غصے میں ہے اور ہم تینوں کو بلا رہی ہے۔۔ '

اسنے دونوں کو دیکھ کر کہا جو اسکا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔

" لیکن میں کیسے جا سکتی ہوں "

نور نے مائدہ کو دیکھ کر کہا تھا۔ کیونکہ ان کہ ہاں رواج تھا کہ لڑکیاں جنکی منگنی یا نکاح ہو چکا ہو تو وہ اپنے سسرال نہیں جاتی چاہے کچھ بھی ہو۔۔۔۔

کیوں نہیں جا سکتی پیر سلامت ہے تمہارے نورے اب چلو شاباش یہاں رہنا صحیح نہیں اور "

" میں یہاں تمہیں چھوڑ نہیں سکتا اٹھو۔۔۔

اور نور العین پہلی دفعہ ٹھٹکی تھی وہ اسے نور العین نہیں

www.novelsclubb.com

نورے "پکار رہا تھا" یہ نام مصطفیٰ اسے بچپن میں کہتا تھا لیکن پھر ایک دم سے اسنے اسے اس "نام سے پکارنا چھوڑ دیا تھا یا تب سے جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ نورا سے پسند نہیں کرتی۔۔

نورالعین کے دل میں ایک دم سے توڑ پھوڑ ہونے لگی تھی۔۔

ابھی وہ کچھ کہتی کہ مصطفیٰ اسکا ہاتھ پکڑتا باہر کی جانب لے جانے لگا اور اپنے پیچھے مائدہ کو بھی اس نے آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

نور کی دل میں جو توڑ پھوڑ ہو رہی تھی اسکے لمس سے وہ خاموش ہو گئی تھی۔۔ جیسے وہ اسکے ساتھ خاموشی سے جا رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ تینوں جیسے ہی اندر داخل ہوئے سامنے صائمہ بیگم کھڑی انتظار میں ملی تھی۔۔

" کہاں رہ گئے تھے تم مصطفیٰ؟ "

اور تم مائدہ میں نے کہا تھا نور کو ساتھ لیکر آنا لیکن نہیں کسی بات کا اثر ہی نہیں ہوتا تم پر۔۔۔

ماں نے دونوں کو ڈانٹا تھا

مصطفیٰ نے انکے قریب جا کر انکے ہاتھ تھامے اور پھر چھومے تھے۔۔

امی کسی کام میں پھنس گیا تھا اور پھر چچا کے گھر کسی کام سے گیا تھا تو وہاں مائدہ بھی موجود تھی "
اسے ساتھ لانے ہی والا تھا کہ حمدان کی کال آگئی کہ آپ بلا رہی ہے تو بس دیکھے اب ہم یہاں
ہے۔۔"

مصطفیٰ نے تفصیل سے انکو سب بتایا اور انکا ہاتھ چھوڑتا ہوا دور ہوا تھا۔۔

نور میری بچی کھڑی کیوں ہو آجاؤ تمہارا ہی گھر ہے چلو آؤ مائدہ تم میرے ساتھ آؤ کھانا لگانے "
میں مدد کرو میری۔۔"

صائمہ بیگم مصطفیٰ کو چھوڑتی اب نور کو کہہ رہی تھی اور مائدہ کو اپنے پیچھے کچن میں آنے کا کہہ رہی
تھی۔۔۔

مائدہ ماں کہ پیچھے جانے لگی کہ نور بھی اسکے پیچھے چلی گئی تھی اب وہ باہر اکیلی بیٹھ کر کیا کرتی
مصطفیٰ اپنے کمرے میں جا چکا تھا فریش ہونے حمدان ابھی تک نیچے نہیں آیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

نکاح کے بعد وہ پہلی بار آئی تھی اس لئے اسے عجیب لگ رہا تھا سب

"ارے نور میری بچی تم کیا کر رہی ہو کچن میں۔۔ جاؤ باہر بیٹھو ہم کھانا لگا دیتے ہے۔۔ "

صائمہ بیگم اسکو کچن میں دیکھ کر مسکرا کر بولی تھی

"نہیں تائی امی باہر بیٹھ کر کیا کرونگی میں اور لائیں یہ چیزیں میں باہر ٹیبل پر رکھ دوں۔۔ "

اس نے تائی کو دیکھ کر مسکرا کر کہا تھا اور پھر اس نے اور مائدہ نے مل کر کھانا ٹیبل پر سجا دیا تھا۔۔۔

اس دوران مصطفیٰ بھی واپس آگیا تھا اور حمدان بھی اب مائدہ باپ کو بلانے گئی تھی۔۔

سب بیٹھ چکے تھے مائدہ اور نور ایک طرف تھی ٹیبل کہ جبکہ مصطفیٰ اور حمدان دوسری طرف

سربراہی کرسی پر ایک جانب صائمہ بیٹھی تھی تو دوسری طرف جیسے ہی کمال صاحب آئے وہ بیٹھ

گئے تھے اور سامنے ہی نور کو دیکھ کر کھل اٹھے تھے۔۔۔

" میری بچی اتنے دنوں بعد آئی ہے کیسی ہو میری گڑیا '

انہوں نے اسکا سر چھوما کر کہا تھا۔۔

" میں ٹھیک ہوتایا جان آپ کیسے ہے؟ "

نور بھی مسکرا کر بولی تھی۔۔

میں اب بلکل ٹھیک ہوں اپنی گڑیا کو جو دیکھ لیا "

" میں نے۔۔

انہوں نے نور کا ہاتھ پکڑ کر ہلکا سا دبایا تھا اور مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔

نور نے بھی انکو مسکرا کر دیکھا اور کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔۔

مصطفی خاموش بیٹھا تھا ہلکی سی نظر سامنے بیٹھی نور پر ڈالتا جو خاموشی سے کھانا کھا رہی تھی۔۔

اور پھر سب نے خاموشی سے کھانا کھایا تھا نور اور مائدہ دونوں لاؤنج میں بیٹھی تھی ابھی مائدہ کچن میں گئی تھی چائے بنانے کے لئے وہ سامنے مائدہ کو دیکھ رہی تھی جب اسے کان کے قریب آہستہ آواز میں مصطفی کی آواز سنائی دی تھی وہ اسکے قریب پہنچ کر زرا سا جھک کر اسکے کان کے پاس آہستہ آواز میں بس اتنا کہا۔۔

" اپنا خیال رکھنا خود کے لئے نہیں تو میرے لئے "

اور پھر وہ نکل گیا تھا۔۔۔

اور نور جو کب سے سانس روکی تھی ایک دم سے سانس اندر کھینچیں اور خود کو کمپوز کر کے مائدہ کو دیکھنے لگی۔۔۔ جو کچن سے واپس آکر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

" کیا ہوا؟؟ "

مائدہ اسکے قریب آکر مسکرا کر پوچھ رہی تھی۔۔

" کچھ نہیں تمہارا لالا بہت فری ہو رہا ہے اسکو سبق سکھانا پڑھے گا۔۔ "

نور نے اسکو اپنی جانب دیکھتا ہوا پایا تو بے اختیار بولی تھی۔۔

اچھا واقعی تو سکھاؤنا سبق۔۔۔ تم تو لال ٹماٹر "

" ہو گئی ہو بہن

مائدہ نے اسکو ہنستے ہو چھیڑا تھا اور مائدہ کے ساتھ خوامخواہ وہ بھی ہنسنے لگی تھی۔۔۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں سیدہ بیگم اسکو لینے کے لئے آگئی تھی وہ لوگ آ چکے تھے۔۔

گھر جا کر وہ آرام کرنا چاہتی تھی تو اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

اسکے چہرے پر مسکراہٹ تھی ایسی مسکراہٹ جیسے دیکھتے ہی تمہیں اندازہ ہو جائے کہ اس "

"عورت نے بہت پیاری اور قیمتی چیز پالی ہے۔۔

اور ایک عورت کو اگر ایسا مرد ملے جو اس سے محبت کرتا ہو احترام کرتا ہو عزت سے پیش آتا ہو تو

" اس عورت نے سب پالیا۔۔۔

____

مصطفیٰ جیسے ہی اپنے گھر سے نکلا اپنی گاڑی کی طرف بڑھا اور گاڑی مین روڈ پر ڈال کر اب اسکا رخ

اپنے آبائی گھر کی طرف تھا اس آدمی کو سبق بھی تو سکھانا تھا۔۔۔

وہاں پہنچ کر وہ جیسے ہی گاڑی سے باہر نکلا سامنے انکا ایک پرانا ملازم کھڑا تھا۔۔۔

" بشیر کیا وہ آدمی اندر ہے "

جی صاب انکو اس سٹور میں باندھ رکھا ہے میں نے "ملازم جس کا نام بشیر تھا اس کے بتاتے " ساتھ ہی وہ سٹور کی طرف بڑھ گیا تھا سے پوچھ کر وہ اب اندر چلا گیا تھا

اندر داخل ہو کر اسنے دیکھا تو اسے باندھا گیا تھا اور اسکا چہرہ جھکا ہوا تھا جیسے بے ہوش ہو۔۔

اسکے قریب پہنچ کر اسکا چہرہ اوپر اٹھایا تھا اور سائیڈ پر رکھے جگ جو پانی سے بھرا ہوا تھا اسکے چہرے پر انڈیل دیا تھا۔۔

جس سے وہ ہڑبڑا کر جاگا تھا۔۔

" ہاں تو میاں صاحب کیسے ہو؟ "

مصطفی کرسی پر بیٹھ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھ کر کالی شلوار قمیض اور اس پر سفید چادر اوڑھے اسکے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔۔اسکی آنکھوں میں اس وقت بس آگ تھی سامنے والے کو بھسم کرنے والی آگ جلانے والی آگ۔۔اور سامنے بندھا ہوا مرد اسکی آنکھیں پڑھ رہا تھا اور تر تر کانپ رہا تھا۔۔

" جب میں نے تمھیں منع کیا تھا کہ اس سے دور رہنا تو تم کیوں دور نہیں رہے؟؟ "

مصطفی نے اس سے اتنے سخت لہجے میں پوچھا تھا کہ سامنے والے کے ہاتھ کانپ گئے تھے۔۔

" معاف کر دو آئندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا میں نور کے راستے میں کبھی نہیں آؤنگا۔۔ "

ابھی وہ اپنی بات پوری کرتا کہ مصطفی کے دھاڑ نے اسکے اوسان خطا کر دیئے تھے۔۔

اسکا نام اپنے گندے زبان سے پھر لینے کی کوشش کی تو زبان گدی سے کھینچ کر کتوں کو کھلا "

دوں گا تم ابھی مجھے جانتے نہیں ہو۔۔"

اسکے چہرے کو ایک ہاتھ میں پکڑ کر مصطفی غرایا تھا۔۔۔

تمہیں پتہ بھی آج تم نے کتنی بڑی غلطی کی ہے اس پر ہاتھ اٹھا کر اسکے لئے میں تمہیں زندہ "

" بھی گاڑ سکتا ہوں اور تمہارے گھر والوں کو پتہ بھی نہیں چلے گا۔۔

" آج تک میں نے اس سے اونچی آواز میں بات نہیں کی اور تم نے اس پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔ "

اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ کوئی اور مصطفی لگ رہا تھا۔۔ چیر پھاڑ کر رکھ دینے والا مصطفی

۔۔

تمہیں پتہ ہے میں بہت اچھا ہوں۔۔ لیکن تب تک جب تک لوگ میرے ساتھ اچھے رہے ' لیکن جب ہی کوئی حد پار کریں میں ان کے لئے بھیڑیا بن جاتا ہوں۔۔اور تم نے آج میری پسندیدہ چیز کو صرف ہاتھ نہیں لگایا اس پر ہاتھ اٹھایا ہے تو تمہارے لئے میں نے ایک زبردست سزا سوچی ہے امید ہے تمہیں پسند آئی گی "

اسکو چھوڑتا ہوا وہ اس سے تھوڑا دور کھڑا ہوا تھا۔۔

اور اس آدمی نے جو کب سے سانس روکی ہوئی تھی بے اختیار رونے لگا۔۔

' دیکھو مجھے جانے دو میں آئندہ تمہاری عورت کی طرف دیکھوں گا بھی نہیں۔۔۔ "

" میں تمہیں دیکھنے کے قابل ہی نہیں چھوڑوں گا "

اسکی طرف دیکھتا ہوا وہ بولا تھا۔۔۔

وہ کمرے میں آکر فریش ہونے چلی گئی تھی اور واشروم سے نکل کر جیسے ہی وہ باہر آئی ایک دم سے اسکے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا تھا۔۔

مصطفیٰ رات کے وقت کہیں نہیں جاتا تھا اور آج وہ گیا تھا اور اسنے کہا تھا کہ سفینہ کے بھائی کو ان کے آبائی گھر لیکر گئے ہے۔۔

وہ جلدی سے گئی اپنا موبائل اٹھایا اور اس میں مصطفیٰ کا نمبر ڈائل کرنے لگی پہلی ہی بیل پر کال ریسیو ہو گئی تھی۔۔

" دن میں دوسری دفعہ میرا نمبر ملا رہی ہو محترمہ۔۔ خیر تو ہے نا۔۔۔ "

مصطفیٰ ابھی اس آدمی کو مارنے کی طرف بڑھتا کہ اپنے فون پر "محترمہ" کی طرف سے آنے والی کال پر حیران رہ گیا تھا۔۔۔ فون اٹھا کر اسنے یہی بولا تھا۔۔

" کہاں ہو اس وقت ؟؟ "

دوسری طرف سے نور نے بس یہی پوچھا تھا۔۔

" کیوں میری یاد آرہی ہے کیا محترمہ کو؟؟ "

وہ شاید مسکرایا تھا اور مسکرا کر کہتا ہوا نور کو آج پہلی دفعہ اچھا لگا تھا۔۔

" مصطفیٰ مزاق نہیں کر رہی میں "

نور ہلکی آواز میں بولی تھی

کیوں کیا ہوا تم ٹھیک ہو؟؟

اور اب وہ بے چینی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔مجھے یہ بتاؤ تم کہاں ہو؟؟ "

اس دفعہ نور تھوڑے غصے سے بولی تھی۔۔۔

"میں۔۔میں اپنے ایک دوست کے ساتھ ہوں۔۔۔ "

اسکی زبان نجانے کیوں لڑکھڑا گئی تھی۔۔

مصطفیٰ مجھ سے جھوٹ مت بولو مجھے پتہ ہے اس وقت تم اپنے آبائی گھر میں ہو اور سفینہ کہ "
بھائی کو مار پیٹ رہے ہو گے اس لئے میں تم سے کہہ رہی ہوں ابھی کہ ابھی واپس آؤ اور اس
" آدمی کو اس کے گھر چھوڑ دو نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

نور نے کہہ کر کال کاٹ دی تھی اور آ کر آرام سے اپنے بیڈ پر لیٹ کر جیسے ہی آنکھیں موندی
اس کے فون پر ایک میسیج ٹون آیا تھا آنکھیں کھول کر دیکھا تو

مصطفیٰ کمال "کی طرف سے تھا "

" جیسے آپ کا حکم محترمہ "

اور میسج پڑھ کر اسکے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی

جس سے وہ بے خبر نہیں تھی اسے یہ بھی پتہ لگ گیا کہ اسکا دل بدل چکا ہے۔۔اور سب سے
بڑی بات جس پر وہ خوش تھی کہ اس نے مصطفیٰ کو بہت بڑے گناہ سے بچا لیا تھا۔۔"ایک
" عورت اگر چاہے تو وہ کچھ بھی کر سکتی ہے شرط یہ ہے کہ وہ اگر چاہے

اور پھر وہ سکون سے آنکھیں موندھ کر سو گئی تھی۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مصطفیٰ ابھی کچھ کہتا کہ کال کاٹ دی گئی اور وہ حیران کھڑا فون کو دیکھ کر رہ گیا۔۔

پھر اسنے میسجز کھول کر اسکو میسج کیا تھا اور اپنا فون جیب میں رکھتا ہوا اسکی طرف مڑا تھا۔۔

شکر کرو میں اس عورت کا احترام کرتا ہوں اور اسکی بات مانتا ہوں ورنہ آج تم اپنے ہاتھ "

" پیروں کو کھو چکے ہوتے۔۔

اس آدمی کی طرف دیکھتا ہوا وہ بولا تھا۔۔ابھی وہ آدمی خوش ہوتا کے اسکی دوسری بات پر کانپنے لگا تھا۔۔

"لیکن میں تمہیں ایسے نہیں جانے دینے والا آگے کا حساب بشیر لے گا۔۔ "

اسکی طرف دیکھتا ہوا وہ نکل گیا پیچھے اسکی آوازں کو نظر انداز کرتا ہوا وہ آگے جا رہا تھا دروازے پر پہنچ کر اسنے بشیر کو دیکھ کر بس اتنا کہا تھا۔۔

" اسکو اچھا خاصا سبق سکھا کر کچھ دن اسکے تیمارداری کر کے اسکے بعد اسکے گھر چھوڑ دینا "

اپنی گاڑی میں آکر بیٹھا اور گھر کی طرف گاڑی موڑلی

اور پھر آہستہ آہستہ دن گزرتے جارہے تھے نورالعین نے اپنے دراز میں رکھا ہوا وہ بریسلٹ نکال کر پہن لیا تھا مصطفیٰ نے جب پہلی دفعہ اسکے ہاتھ میں وہ بریسلٹ دیکھا تو اسکو لگا تھا جیسے آج وہ مکمل ہو گیا ہو اس نے جو چاہا تھا مل چکا تھا۔۔

سب کچھ روٹین کے ساتھ سیٹ ہو گیا تھا اب وہ اگر مصطفیٰ کو دیکھتی بھی تو مسکرا کر اس سے تھوڑی بہت بات کر لیتی پہلی کی طرح مرچیں نہیں چباتی تھی اور مصطفیٰ اسکے اس طرح کا سا پلٹنے پر بہت خوش تھا جو بھی تھا وہ اب اسکو پڑھنے لگا تھا اور یا تو وہ اسے خود کو پڑھنے کی اجازت دے چکی تھی۔۔۔

نور اور مائدہ کے پیپرز قریب آگئے تھے دو ہفتے بعد دونوں کا پہلا پیپر تھا۔۔

آج وہ دونوں لان میں بیٹھی سٹڈی کر رہی تھی

مائدہ ابھی اٹھ کر لاؤنج کی طرف گئی سیدہ بیگم نے اسے کسی کام کے لئے بلایا تھا۔۔

وہ اپنے کتابوں میں اتنی مصروف تھی کہ اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ کب مصطفیٰ آکر اسکے ساتھ بیٹھ گیا ہے۔۔

" کیا کر رہی ہو محترمہ "

مصطفیٰ نے اس سے کہا تھا وہ بے اختیار ڈر سے اچھلی تھی۔۔۔

" جان نکال دی تم نے میری مصطفیٰ "

" اور اندھے ہو کیا دیکھ نہیں رہے پڑھ رہی ہوں میں '

اسکی طرف دیکھ کہ وہ مسکرایا تھا۔۔۔

وہ دوبارہ سے اپنے کتابوں میں مصروف ہو گئی تھی۔۔۔

وہ دیکھ تو کتابوں کو رہی تھی لیکن اسکی ساری توجہ مصطفیٰ کی طرف تھی جو اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟؟ "

جھکے ہوئے سر کے ساتھ اس نے یہی پوچھا تھا۔۔

" کیسے دیکھ رہا ہوں؟؟ "

مصطفیٰ نے پوچھا تھا

"ایسے۔۔ جیسے دیکھ رہے ہو۔۔۔ "

نور زچ ہو کر بولی تھی

" کیسے۔۔؟؟ "

مصطفیٰ بے اختیار مسکرایا تھا۔۔۔

"جیسے کوئی اپنے کسی قیمتی متاع کو دیکھتا ہے۔۔ '

نور ہلکی آواز میں بولی تھی۔۔

"تو کیا تمہیں اس میں شک ہے۔۔ "

اسنے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔۔۔

" کس میں۔۔؟؟ "

www.novelsclubb.com

تم میرا سب سے قیمتی اثاثہ ہو نور۔۔ میرا سب سے قیمتی کمایا ہوا اثاثہ جیسے میں کبھی کھو نہیں "
" سکتا اگر تمہیں کھو دیا تو میں خود بھی کہیں نہیں رہو نگا۔۔۔

اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ اس سے کہہ رہا تھا اور نور العین کو لگ رہا تھا اس کے کانوں "
میں کسی نے شیریں ڈال دی ہے اسے لگا وہ آج بے دھڑک ہر کسی سے کہہ سکتی ہے اکہ اسکی
زندگی میں ایک ایسا مرد ہے جو اس پر جان دیتا ہے جو اس کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے ہر حد پار
" کر سکتا ہے۔۔۔

"شکریہ "

اسکی طرف دیکھتے ہوئے نور العین فقط یہی بولی تھی۔۔

لیکن اسکی آنکھیں سب بتا رہی تھی۔۔

مجھے پتہ ہے تم بھی مجھ سے محبت کرنے لگی ہو لیکن تم کہو گی نہیں اور میں کبھی پوچھوں گا "
نہیں نور العین کیونکہ تم جو کہتی ہو کہ تمہیں کوئی نہیں سلجھا سکتا تو میں تمہیں بتاؤں کہ میں

تمہیں سلجھا چکا ہوں لیکن میں تمہیں بتاؤں گا نہی مجھے تمہارا یہ بھرم رکھنا ہے اور میں ہمیشہ

" رکھوں گا کیونکہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور

" جن سے محبت کیا جاتا ہے انکے بھرم رکھے جاتے ہے۔۔۔"

اسکو دیکھتا ہوا وہ سوچ رہا تھا کہ اسکی آواز پر خیالوں سے جاگا تھا۔۔

کیا بات ہے مصطفی ؟؟"ابا نے کچھ کہا ہے تم انہی سے ملنے آئے تھے نا کیا کہہ رہے تھے ابا؟ "

"

اسے دیکھتے ہوئے نور نے پوچھا تھا۔۔

" وہ مجھ سے رخصتی کے بارے میں پوچھ رہے تھے "

مصطفی نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے ہلکا سا کہا تھا

" کس کی رخصتی ؟؟ "

مصطفی نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا۔۔

"ظاہر ہے ہماری رخصتی۔۔ "

زرا سا پیچھے ہٹتے ہوئے مصطفی نے آہستہ آواز میں کہا تھا وہ ڈر رہا تھا کہ ایسا نہ ہو وہ اس پر چڑھ دوڑے

" جہاں بیٹھے تھے وہی بیٹھو کوئی ڈریکولا نہیں ہوں میں جو تمہارا خون چوس لونگی "

اسکی طرف دیکھتی وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔

اور اسکی بات سنتا ہوا مصطفی کھلکھلا کر ہنسا تھا۔۔

نورالعین نے اسے دیکھا تھا اور اسکی مسکراہٹ میں اپنا آپ ڈوبتا ہوا پایا تھا۔۔

تم نے کیا کہا؟؟"اسکی مسکراہٹ کو نظرانداز کرتی نور آہستہ آواز میں بولی تھی۔۔ "

مصطفی نے حیرانی سے اسے دیکھا اور کہا تھا۔۔

" میں نے سب تم پر چھوڑ دیا ہے "

" کیوں؟؟ '

اسے دیکھتے ہوئے نور نے پوچھا۔

کیونکہ نکاح تمہاری مرضی سے نہیں ہوا تھا اور میں نہیں چاہتا کہ رخصتی بھی ویسی ہی ہو۔۔ "

"

" کیسی؟ "

نور ہلکا سا مسکرا کر بولی تھی۔

" جیسا نکاح ہوا تھا "

مصطفیٰ نے بھی مسکرا کر سر جھٹکتے ہوئے کہا تھا۔۔

" کیسا ہوا تھا نکاح؟ "

اب وہ اسکو چھیڑ رہی تھی۔۔۔

" محترمہ لگتا ہے میری محبت نے آپ کے دماغ پر اثر کر لیا ہے۔۔۔ "

مصطفٰی نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا اور دونوں ہاتھوں کو پیچھے لے جا کر زرا سا ٹیک لگا کر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اسکی بات پر نور العین کھلکھلا کر ہنسی تھی اور پھر مصطفٰی کو دیکھا جو مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

" کیا ہے۔۔۔؟؟؟ '

کچھ نہیں سوچ رہا تھا کہ تم مسکراتے ہوئے واقعی اتنی پیاری لگتی ہو یا صرف مجھے ہی لگتی ہو۔۔ "
"

اور اب کی بار نور کا چہرہ گلاب کی مانند سرخ ہو گیا تھا اور دوسری طرف دیکھنے لگی تھی۔۔۔

" نور تم کیا چاہتی ہو؟ "

مصطفٰی نے اب کی بار سنجیدگی سے پوچھا تھا۔۔

" کیا مطلب؟؟ "

اسکی طرف دیکھ کر نور نے پوچھا تھا۔۔

"چچا تمہارے پیپرز ختم ہونے کے بعد رخصتی کروانا چاہتے ہے۔۔ "

" ٹھیک ہے لیکن میری کچھ شرائط ہے۔۔ "

مصطفٰی کو پہلے لگا اسنے غلط سنا ہے لیکن جب اسنے نور کو دیکھا تو وہ واقعی سنجید گی سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

" جو میں کہوں گی چاہے غلط ہو یا صحیح میری بات مانو گے اور میرا ساتھ دو گے "

" سر آنکھوں پر "

" میجھے جو چیز جس وقت چاہیے ہو گا دلاؤ گے ؟؟ "

"ظاہر ہے دلاؤ گا تمہیں نہیں دلاؤ گا تو کس کو دلاؤ گا؟"

مصطفٰی کو دیکھتے ہوئے یہ خواہشیں کرنے والی نور العین زمان نہیں بلکہ چھوٹی سی نورے لگ رہی تھی

" مجھے رات کے تین بجے اگر پاستا کھانا ہوا تو تم میرے لئے بناؤ گے ؟؟ "

" بالکل بناؤ گا محترمہ "

"مجھ سے کبھی لڑو گے نہیں۔۔ "

"میں پہلے کب لڑا ہوں تم ہی لڑتی تھی۔۔ "

" اچھا واقعی ؟؟ "

نور نے حیران سے نظروں سے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔

نہیں میں جب کبھی تمہیں غصہ دلاتا تھا تو تم پھر لڑا کرتی تھی ورنہ تم جیسی اچھی لڑکی میں نے "آج تک نہیں دیکھی۔۔

ایسے مسکرا کر کہتا ہوا وہ نور کو اپنے دل کے تخت پر براجمان ہوتا ہوا محسوس ہوا تھا اور نور کے دل نے اعتراف کیا تھا کہ وہ اس مرد کی محبت میں گرفتار ہو چکی ہے اور اب شاید کبھی رہائی نہیں ملے گی اسے۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ابھی تک اس سے کچھ کہہ رہی تھی اور وہ مسکرا کر سن رہا تھا سر ہلا رہا تھا۔۔

دور سے مائدہ ان دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی حمدان ابھی گھر کے اندر داخل ہوا تھا اور سامنے دیکھ کر اس کے چہرے پر بہت خوبصورت مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔

سیدہ بیگم اپنے کمرے کی کھڑکی سے اور زمان صاحب نے سٹڈی سے ان دونوں کو دیکھا تھا اور اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔

____

ختم شد

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: